جنگ ٹرانسوال

تصنیف

جے۔ ڈی۔ بی۔ گریبل صاحب بہادر سابق انڈین سول سروس،

و

عالیجناب شمس العلما مولانا سید علی صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ایف جی۔ ایس۔ ایسوشیئیٹ رایل اسکول آف مائینس لندن

ممبر آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹین اینڈ ایرلینڈ

ممبر آف دی نارتھ آف انگلینڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس

ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبی

بی۔ ایل گولڈ میڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی

ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ

مترجم میڈیکل جورس پروڈینس از انگریزی و تمدن عرب از فرانسیسی وغیرہ معتمد تعمیرات و ریلوے

و معدنیات و صفائی وغیرہ ممالک محروسہ سرکار نظام

در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی زیور طبع یافت

سنہ ۱۹۰۰ع

دیباچہ

اس مختصر سی کتاب کی اشاعت کا یہ مقصود ہے کہ اہل ہند ٹرانسوال
کے اصلی حالات اور جنگ کے اسباب سے بخوبی واقف ہو جائین غیر ملکون مین
بہت بدگمانیان پھیلی ہوئی ہین اور اُنکے دفع کرنے کے لئے یہ ضرور تھا کہ پچھلی
ساٹھ برس کے حالات تسلسل اور وضاحت کے ساتھ تحریر کئے جائین۔ ہندوستان
اور دوسرے ملکون مین بہت سے حضرات "جنوبی افریقہ" کے حالات سے برائے نام
واقف ہین۔ اس کتاب مین نہ کوئی جدّت ہے اور نہ تراش خراش صرف جداگانہ
وسائل سے ہم لوگون نے حالات فراہم کئے ہین اور مختلف مصنّفون کے
بیانات اور اُنکے اقوال پر اکتفا کی ہے جنھون نے کل کیفیتین بچشم خود دیکھی
تھین۔ اگر اُن تمام مصنّفون کی تحریرون کا ترجمہ کیا جاتا تو غالباً یہ کتاب بہت
ضخیم ہو جاتی اور کوئی شخص اسکے پڑھنے کی تکلیف گوارہ نہ کرتا۔ اس خیال سے

صرف مضامین ضروری منتخب کرلیئے گئے ہین اور وہ تاریخی حیثیت سے
آپس مین بالکل دست وگریبان ہین - ہملوگون نے جوکچھ لکھا ہے وہ انصاف
اور حق پسندی کیساتھ لکھا ہے جسمین بدطینتی اور کوتاہ نظری کا شائبہ تک نہین ہے
اور نہ یہہ ہوسکا ہے کہ بورون کی ہمدردی بالکل دل سے نکالڈالی ہے - اسمین
شک نہین وہ بڑے بہادر لوگ ہین اور اپنی آزادی کے لیئے جسے وہ
جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین سگلے کٹوانے کے لیئے تیار ہین -
واقعات جنگ نے جو دوسرے حصہ مین بیان کیئے جاوینگے ثابت کردیا
ہے کہ بہادری اور جنگ آزمودگی کسیقدر کیون نہو وہ کثیر التعداد فوج کے
مقابل مین کچھ نہین کرسکتی لیکن اُمید ہے کہ اختتام جنگ کے بعد اس بہادر
قوم کے ساتھہ فیاضانہ سلوک کیا جائیگا اور تخت وتاج ملکۂ معظمہ وزبردست حکومت
انگلستان اُنہین ایسے اختیارات اور آزادی عطا فرمائیگی جو اونکے شایان
ہوگی -

(جے - ڈی - بی - گریبل)
سید علی بلگرامی

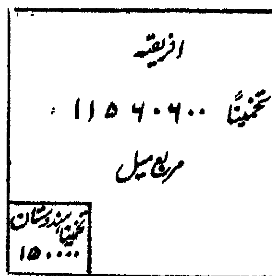
جنگ ٹرانسوال

باب اوّل

ٹرانسوال کی سلطنت جمہوری کا آغاز

۱- افریقہ ایک ایسا وسیع ملک ہے اور کچھ دنون قبل تک بمقابلہ دوسرے ممالک کے ایسا غیر مانوس اور مخفی رہا ہے کہ اس سرزمین اور اوس کے باشندون کی بابت عام لاعلمی کا ہونا حق بجانب ہے۔

۲- گو ہندوستان خود ایک وسیع ملک ہے مگر افریقہ کا برّاعظم تخمیناً آٹھ حصّہ اوس سے بڑا ہوا ہے ان دونون خطّون کے رقبہ کا باہمی اندازہ ان دو اشکال مربع سے ہو سکتا ہے جو ذیل مین درج کیجاتی ہین چھوٹا مربع ہندوستان کا ہے اور بڑے مربع سے افریقہ مراد ہے۔



۳- مگر آبادی کے لحاظ سے اِن دونون ممالک مین فرق عظیم ہے براعظم افریقہ مین جس کا طول انتہائے شمال سے جنوب تک پانچہزار انگریزی میل ہے اور عرض مشرق سے مغرب تک تخمیناً اوتنا ہی خیال کیا جاتا ہے صرف ۱۹۲۵۰۰۰۰۰ نفوس کی آبادی ہے برخلاف اِسکے ہندوستان مین جو بلحاظ وسعت کے اوس کا آٹھوان حصّہ ہے تخمیناً تیس ۳۰ کڑور نفوس بستے ہین۔ اکثر حصّہ افریقیہ کا ریگستان اور جنگل ہے اور اس آبادی کے لحاظ سے جو بحوالہ انسیکلوپیڈیا برٹیانکا اوپر بیان کی گئی فی اٹھارہ میل مربع ایک آدمی کا اوسط پڑتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان کی گنجان آبادی کا سر شکن فی میل مربع دو سو نفوس کے قریب ہے تاہم ہمین معلوم ہے کہ ہندوستان سے آباد ملک مین بھی ہزارہا میل مربع اس وقت تک نامزروع اور غیر آباد ہین۔ پس خیال کیا جاسکتا ہے کہ افریقہ کا کس قدر بڑا حصّہ ابھی تک آبادیون اور خلقت سے خالی پڑا ہوا ہوگا۔

۴ - بعض حصے افریقیہ کے زمانہ قدیم سے مشہور ہین خصوصاً شمالی و مشرقی حصہ جو مصر کہلاتا ہے غالباً دنیا کی قدیم ترین آبادیون مین سے ہے اور اوسمین شایستگی کے جو آثار نمایان ہین وہ اس بات کی خبر دیتے ہین کہ اوسکو پانچہزار سال سے بھی زیادہ زمانہ گذرا ہے -

۵ - دوسرا شمالی حصہ جو ساحل بحر متوسط پر واقع ہے اوسکو واقعات تاریخی سے قدیم تعلق ہے - کارتھج شہر روما کا مقابل رہا ہے اور پھر مراکش الجزائر اور ٹونس علوم عربیہ اور حکومت عرب کے مرکز رہے - مگر اسکو بہت ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ اس برّ اعظم کے باقیماندہ سواحل کے حالات سے ہم گویا بالکل ناواقف تھے پندرہوین صدی مین جبکہ پرتگیز سیّاحون اور تجّار نے وہان کے سفر کیے تب وہانکے حالات کا زیادہ انکشاف ہوا اور بتدریج کم و بیش سواحل کے صحیح حدود دریافت ہوے اور یہ معلوم ہوا کہ افریقیہ کا شمالی حصہ سب سے زیادہ عریض ہے اور ملک جنوب کی طرف تنگ ہوتے ہوتے بشکل راس بنگیا ہے -

۶ - جب اہل پرتگال نے سرزمین ہند کی تلاش مین کمر ہمّت چست کی تو پہلا مرحلہ اونکو یہ پیش آیا کہ مشرق جانیکی راہ نکالنے کیلیئے اونکو پانچہزار میل سے زیادہ افریقیہ کے ساحل غربی پر سفر دریا کرنا پڑا - ان مین سے اکثر سیاحون کو یا تو مایوس ہوکر واپس جانا پڑا یا ایسی کوشش مین جان دینی پڑی سنہ ۱۴۸۶ء تک

جس سال کہ بارتھالومیوڈیاز کا جہاز پرتگال سے روانہ ہوا ہے منتہائے
جنوب کے راس کا حال معلوم ہی نہین ہوا تھا۔

۷ - جب ڈیاز ساحل مغربی پر جانب جنوب جارہا تھا اور زمین اوس کے بائین ہات کی طرف تھی اوس وقت ایک طوفان شدید برپا ہوا اور کئی دن تک جہاز کو سمت مخالف کی طرف بہا لے گیا۔ اس طوفان کے فرو ہونے کے بعد وہ جانب شمال پھر خشکی کی تلاش مین چلا گیا مگر اوسکو تعجب یہ تھا کہ گو وہ جنوب کے عوض شمال کی طرف جارہا تھا تب بھی زمین اوس کے بائین ہات پر تھی اصل یہ تھا کہ اوس طوفان عظیم کی تندی مین وہ راس کو طے کر چکا تھا لیکن اوسکو خبر نہین ہوئی تھی جب وہ پلٹا۔ اور اوسی کنارے کے محاذی جہاز کو لے چلا تب راس اوس کو داہنی طرف نظر آئی۔ اوس نے اوس کا نام کاپو منٹوسو یعنی راس طوفانی رکھا۔ لیکن یہ نام قایم نہ رہنے پایا اور شاہ پرتگال کو جب ڈیاز کے سفر کی اطلاع دیگئی تو اوس نے اس خیال سے کہ اس راہ سے غالبًا ہندوستان کا راستہ جسکی اوسکو نہایت تمنا تھی ہاتھہ آ جائے گا اوس کا نام بدل کر کیپ آف گڈہوپ یعنی راس امید رکھدیا جو اتبک قایم ہے۔

۸ - کئی سال تک یہ خلیج جس مین موجودہ کیپ ٹون واقع ہے پرتگال کے تجار کے ٹھہرنے کا مقام تھا اور یہان پہونچکر اونکو پانی اور تازہ اشیائے خوردنی ہاتھہ آتی تھین۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۶۱۰ع تک جبکہ پرتگیزون نے

ایک مختصر سی بستی یہان قایم کی اہل یورپ کی کوئی باقاعدہ آبادی اسمقام پر نہین ہوئی تھی۔ سکے بعد اس بستی پر اہالیانِ سویڈن اور ڈنمارک نے قبضہ کرلیا۔ مگر یہ قبضہ عارضی تھا۔

۹ ۔ ۱۶۵۲ء مین ایک شخص مسمی جان۔ وان ریبک نے جو ڈچ اسٹیٹ انڈیا کمپنی کا (جسے اس واقعہ سے پچاس سال قبل سند دی گئی تھی) ڈاکٹر تھا معہ ہمراہیون کے ساتھ ٹیبل بے مین لنگر کرکے اس مقام پر ایک قلعہ تعمیر کیا اور ملک کے اندر آمد و رفت شروع کی۔ اس نئی آبادی کے رہنے والے کل قوم ڈچ اور ان قدیم ریفارمرون کی اولاد سے تھے جن کے آبا و اجداد نے اپنے مذہب اور آزادی کے لئے اسپین سی باوقعت حکومت سے مقابلہ کرکے خودمختاری حاصل کی تھی۔

۱۰ ۔ جب ۱۶۸۵ء مین لوئی چہاردہم بادشاہ فرانس نے قانون اڈیکٹ[۱] آف نینٹس کو جسکی رو سے مغربی فرانس کے پراٹسٹنٹ رعایا کو آزادئی خیال حاصل تھی منسوخ کردیا اوس وقت ان کی ایک جماعت نے ہالینڈ مین پناہ لی اور وہان سے

---

[۱] یہہ وہ قانون تھا جسکو فرانس کے بادشاہ ہنری چہارم نے ۱۵۹۸ء مین جاری کیا تھا اور جس کی رو سے فرانس کے فرقہ پراٹسٹنٹ کو پوری مذہبی آزادی دیگئی تھی۔ اس قانون کو لوئی چہاردہم نے ۱۶۸۵ء مین منسوخ کردیا اور اوس وقت فرانس کے پراٹسٹنٹ خاندانون نے دوسرے ممالک مین پناہ لی۔

وہ افسر لقیبہ کی اس نئی آبادی میں بھیجدیئے گئے یہان یہہ لوگ زراعت پیشہ ہوگئے اور شدہ شدہ ڈچ یا بور لوگون مین مل گئے۔ ڈچ کمپنی ان نوآباد لوگون کے ساتھہ نہایت سختی سے پیش آئی اور اپنے مظالم جابرانہ سے اونکے قدیم اور موروثی خیالات کو اس درجہ مٹایا کہ اونکی مادری زبان فرانسیسی تک باقی نہ رہی۔ یہانتک کہ اس واقعہ سے سو برس بعد جس وقت وہ مشہور فرانسیسی سیاح لادیّان اس آبادی مین سے ہوکر کیپ کو گیا تو اوسکو صرف ایک ہی پیر فرتوت ایسا ملا جو زبان فرانسیسی سمجھہ سکتا تھا اور وہ بھی پورے طور پر نہین۔ اونکی اصلی زبان کو نیست و نابود کرنے کیلئے اوّل تو اون نوواردون کو حکم دیا گیا کہ کوئی درخواست کمپنی کے نام فرانسیسی زبان مین نہونی چاہیئے پھر اون سے کہا گیا کہ عبادت کے کلمات اونکی مادری زبان مین نہ ادا کیئے جائین۔ اور آخر کار اونکے امور خانہ داری مین بھی خفیہ تجسس ہونے لگی۔ حتی کہ فرانسیسی زبان کا بالکل قلع قمع ہوگیا اور یہ نوبت پہونچی کہ ہیوگنو[1] کی نسل موجودہ نہ صرف اپنی مادری زبان ہی سے ناواقف ہین بلکہ خاص اپنے نامونکا تلفظ تک صحیح ادا نہین کرسکتے۔

۱۱- یہی پالیسی زمانہ موجودہ کے بورون کی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ زیادہ تر باشندے وہان کے انگریز ہین نہ وہان کے مدارس مین زبان انگریزی

[1] ہیوگنو فرانس کے پراٹسٹنٹ تاریخ مین اس نام سے مشہور ہین۔

پڑہائی جاتی ہے اور نہ سرکاری طور پر اس زبان کا استعمال کیا جاتا ہے -
سر سڈنی شپرڈ جو چند روز قبل برٹش بکیانا کے حاکم تھے بوئروں کی نسبت
حسب ذیل تحریر کرتے ہین -
۱۲ - "ان لوگون کی زبان کثرت استعمال سے ایک نادر الوجود مجموعہ ڈچ اور
فرانسیسی اور دوسری مختلف زبانون کا بن گئی ہے اسکو فی الواقع کسانون اور
چرواہون کی زبان کہنا چاہیے جس مین معمولی مہذب خیالات کے بیان کرنے
کے لئے بھی الفاظ نہین ہین اور یہ ممزوج اور گنوار بولی زبان ڈچ سے اس
درجہ مختلف ہے کہ خود ہالینڈ مین وہ بمشکل سمجھی جا سکتی ہے نہ اس مین تصنیفات
ہین نہ ادب ہے اور نہ بلا آمیزش بگڑی ہوئی انگریزی کے اس مین کسی قسم
کی وسعت پیدا ہو سکتی ہے غرض اس قوم بوئر کی زبان خود ان کی ترقی کو روکنے
والی چیز ہے اور بالکل صحیح ہوگا اگر کہا جائے کہ ان جاہل کسانون نے اپنی
زبان کے ذریعے سے اپنے اور کل دنیائے متمدن کے بیچ مین ایک
قہقہہ دیوار کھڑی کر لی ہے "
۱۳ - یہہ ڈچ لوگ جو بوئر کہلانے پر مرتے ہین جس قدر اپنی آزادی کا جوش
و خروش رکھتے ہین ویسا ہی دوسرون کے حقوق کو تسلیم کرنے سے
انکار کرتے ہین - اگرچہ جنوبی افریقہ مین متعدد دیسی اقوام آباد ہین مگر ان مین
زیادہ تر مشہور بشمن کافر اور زولو ہین ان دیسی اقوام کو بوئر لوگ مثل غلام یا

نوکر کے سمجھا کرتے تھے گویا انکی خاص خدمت گزاری کے لئے خلق ہوئے ہین۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ جب وہ مختلف وحشی اقوام سے دوچار ہوئے تو شدید جنگ وجدال کی نوبت آئی اور یہ دیسی اقوام بتدریج ملک کے اندرونی حصون مین ہٹتی گئین اور جو باقی رہگئین وہ حلقۂ غلامی مین آگئین۔

۱۴- یہ حالت ایک سو تینتالیس ۱۴۳ سال تک قایم رہی۔ اس زمانہ مین ہالینڈ کا گورنر ہندوستان مین پناہ گزین ہوا اور اوس کی طرف سے انگریزی بحری فوج نے اس خطہ افریقہ پر قبضہ کرلیا۔ کمپنی کے قایم مقام نے پہلے تو قبضہ دینے سے انکار کیا مگر ناچار اوسکو منظور کرنا پڑا۔ یہ قبضہ سرکار انگریزی کا ۱۸۰۳ء تک قایم رہا۔ مگر معاہدہ آمینس[ف۱] کے بعد کیپ کالنی کا خطہ ہالینڈ کو واپس دیدیا گیا۔ اس واقعہ کے دو سال بعد پھر یورپ مین جنگ ہوئی اور گورنمنٹ انگریزی نے فوج کشی کرکے بذریعہ سر ڈیوڈ بیرڈ کے جنہون نے میسور اور سرنگاپٹم مین نہایت شہرت حاصل کی تھی دوبارہ قبضہ کرلیا اور یہ قبضہ عہدنامہ وئنیا کے رو سے بحال رہا اور ابتک اوسی طرح قایم ہے۔

۱۵- منجملہ اقوام یورپ کے سالہاے دراز تک صرف انگریزی جنوبی افریقہ مین آباد رہے۔ ساحل مغربی پر خلیج ڈیلاگوا سے جانب شمال بہت دور تک

ف۱ فرانس کا ایک مشہور شہر ہے۔ یہان سنہ ۱۸۰۲ع مین انگلستان۔ فرانس۔ ہالینڈ اور اسپین کے درمیان وہ معاہدہ ہوا جس کا ذکر یہان کیا گیا ہے۔

اہل پرتگال کا قبضہ تھا مگر اُن کی حالت نہایت سقیم اور تباہ تھی اور چونکہ کوئی یوروپی دشمن ہزارون میل تک نظر نہین آتا تھا حکومتِ برطانیہ نے کیپ کالنی کے حدود کو بتدریج وسعت دی اور جو مختلف جنگین وقتاً فوقتاً کافرون کے ساتھ ہوتی رہین اون مین انگریزی ہی فوج لڑتی رہی بعض قطعات مین مثل الینی کے صرف اہل برطانیہ ہی آباد ہوئے مگر دوسرے حصون مین بور اپنی قدیم املاک پر قایم رہے اور جون جون اونکی تعداد بڑہتی گئی وہ جدید مقامات تک پھیلتے گئے۔ اور دیسی اقوام سے لڑبھڑ کر بڑے بڑے مزرعون پر جو رقبے مین ہزارہا بیگہ تھے قابض ہو گئے۔ چونکہ بور ہمیشہ جنگلی جانورون اور وحشی آدمیون سے خائف رہتے تھے وہ اپنے اوایلِ عمر ہی سے ہتھیار چلانے کی مشق کیا کرتے اور اسی لحاظ سے اعلیٰ درجہ کے نشانہ باز اور شکاری ہوا کرتے تھے اور اب بھی ہین۔ جہان کہین وہ جاتے دولت برطانیہ کی رعایا ہونے کے حقوق انکے ساتھ رہتے اور جب کبھی ضرورت پڑتی اُن کو انگلستان سے مدد ملا کرتی۔

۱۶ – ۱۸۳۲ء مین انگلینڈ کو بردہ فروشی کے مظالم سے آگاہی ہوئی اور دولت نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اس بدبخت رسم کو اپنے تمام دائرہ حکومت سے اوٹھا دے۔ اس قاعدہ کا عمل کیپ کالنی مین بھی کیا گیا اور جتنے غلام بور لوگون یا دوسرے باشندون کے پاس تھے وہ سب آزاد کر دئے گئے اور

اون سکے مالکون کو نقصان کا معاوضہ دیا گیا لیکن چونکہ یہ معاوضہ اونکے
خیال مین ناکافی تھا لوگ عموماً بد دل ہوگئے۔ صرف یہی ایک باعث انکی
ناراضی کا نہین ہوا بلکہ اونکے خیال مین حکومت انگریزی کی مداخلت اونکی
خانگی معاملات اور اون کی شخصی آزادی مین ضرورت سے زیادہ معلوم ہونے
لگی یہ شکایت زیادہ اون لوگون کو تھی جو سرحد پر تھے۔ اور سب پر مافوق یہ
شکایت تھی کہ قانوناً اونکے اور کافرون کے حقوق مین کوئی فرق نہین رکھا
گیا تھا۔ پس اس بنا پر بہتون نے آوارگی پر کمر باندہ لی تاکہ کوئی مقام جدید
تلاش کرکے وہان اپنے قدیم رسم ورواج کے موافق بسر کرین۔ اور
اون تک سلطنت انگریزی کے کسی حاکم یا محصولدار کا دسترس نہونے
پائے چنانچہ بہت سے بور ٹریچیرڈ اور پارٹس اور رٹیف کی سرکردگی مین
اپنے اہل وعیال اور اسباب خانہ داری کو ساتھ لیکر تبلاش ملجا و ماوا
نکل کھڑے ہوئے۔ اس قسم کے سفر کو وہ اپنی اصطلاح مین ٹرکنگ
یا زمین نوردی کہتے ہین اس مسافرت مین اونہون نے دریائے آرنج کو عبور کیا جو
اب تک برطانیہ کی سرحد سمجھی جاتی تھی اور یہی گویا اونکے مصائب کی ابتدا تھی۔
ان سیاحون کے سفر کی داستان اور ان کا ایک نامعلوم اور وحشت
ناک ملک مین سے جہان ایک خونخوار اور جنگلی گروہ وحشی اقوام کا آباد ہو رہا تھا
گذرنا اور لڑ بھڑ کر اپنی جگہ کر لینا ایک نہایت دلچسپ اور پرجوش افسانہ ہے

۱۷ – سیاحون مین سے جو لوگ کہ اپنے جرگہ سے علیحدہ ہو جاتے تھے اون پر دفعتہً دشمن آن پڑے اور انھین قتل کرڈالتے تھے۔ مگر بسا اوقات اس کا عوض بھی اچھی طرح لیا جاتا تھا۔ پس جو لڑنے بھڑنے والی دیسی قومین تھین وہ بتدریج جانب شمال اور مشرق ہٹتی چلی گئین اور ان مسافرونکا قبضہ ایک وسیع ملک پر ہو گیا جو اب آرنج فری اسٹیٹ کہلاتا ہے۔

اس کے بعد دوسرے بور بھی جو کیپ کے رہنے والے تھے اونمین آکر شریک ہونے لگے۔ ان سب لوگون کو حکومت انگلستان کے ساتھ ایک ہی قسم کی نفرت تھی اور سب کے ایک ہی قسم کے جہالت اور تعصب کے خیالات تھے مگر اسکے ساتھ ہی سب کے سب جوانمرد اور آزادی کے عاشق بھی تھے۔

اگرچہ یہ جنگجو دیسی قومین کچھ فاصلے پر ہٹ گئین تھین لیکن ان مین سے ایک گروہ نے وہین بود و باش اختیار کر لی تھی اور ان خیالات کی وجہ سے جو کالے اور گورے آدمیون کی نسبت بورون کے دلون مین تھے بہت زمانہ نہین گذرا کہ مفسدے برپا ہونے لگے یہ صحیح ہے کہ بور ایک ایسے ملک کی تلاش مین نکلے تھے جہان وہ آزاد رہین مگر جس ملک مین وہ جا کے آبسے تھے وہ اونکا نہ تھا۔ بلکہ اون لوگون کا تھا جو وہان کے اصلی باشندے تھے۔ یہ لوگ بورون کی مطلق العنانی اور جبریہ مشقت لینے کو اتنا ہی بڑا خیال

کرتے تھے۔ جتنا بور حکومتِ انگریزی کی بے رعایت اور مساوی انصاف
کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ گو بورون نے انگریزی حدود کو چھوڑ
دیا تھا۔ لیکن ان کی صورتِ ظاہری انگریزی رعایا کی تھی اور حقوق بھی اونکے
وہی تھے جو انگریزی رعایا کے ہین۔ اگرچہ وہ خود حکومتِ انگریزی سے
منحرف ہوگئے تھے لیکن دیسی تو مین یہی سمجھتی تھین کہ یہ لوگ انگریزی
ملک سے آئے ہین اور انکو جو شکایت ہوتی تھی اوسکی داد وہ حکومت
انگریزی ہی سے چاہتے تھے اگر ان شکایتون کی سماعت نہ ہوتی یا اگر بور
قدیم باشندونکو نکال کر کسی جدید حصۂ ملک پر قبضہ کر لیتے تو وہان کے
باشندے سرکارِ انگریزی ہی کو ذمہ وار قرار دیتے اور انکی آتشِ غضب
بہ مقابلہ اوسی سرکار کے مشتعل ہوتی تھی۔

۱۸ - یہ امر بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے کہ اُس زمانہ مین کیپ کالنی کی حکومت
اپنی ایسی رعایا سے جو اوس حکومت سے ناراض تھی پیچھا چھوڑانا چاہتی
تھی۔ لیکن ملک اس قدر وسیع تھا کہ اگر وہان کے چند ناراض بور کسی دور کے
خطے مین جا بستے تو اون سے حکومت کو کم و بیش ایک قسم کا امن ملجاتا تھا
مگر جب نوبت یہان تک پہونچی کہ سرحدِ انگریزی پر دیسی اقوام مین جھگڑے
ہونے لگے اور جن دیسی قومونکو بورون نے نکالدیا تھا وہ کیپ کالنی کے
حدود سے عبور کرنیکا قصد کرنے لگین۔ اور کالنی کے باشندون کی حفاظت

لازمی ہوگئی تو سرکارِ انگریزی کو دخل دینے کی ضرورت پڑی۔ سرکارِ
انگلشیہ کی ہمیشہ یہہ پالیسی ہوا کرتی تھی کہ اپنے ممالکِ محروسہ کی رعایا کیلئے
اسبابِ بہبودی کو ترقی دیتی رہے مگر جب تک ملک مین امن نہو بہبودی
ممکن نہین۔ پس جہان کہین اوسکے احاطۂ حکومت مین فتنہ و فساد برپا
ہوتا ہے وہان اونکے فرو کرنے مین وہ ہمیشہ سخت گیری سے کام لیتی ہے
چونکہ سرکارِ انگریزی ہی اس وقت جملہ گوری اقوام کی قائم مقام تھی اس لئے
دیسی سیاہ اقوام نے بھی اوسی سرکار سے انصاف چاہا۔ اگر صرف دوسرون
کے حق کی دادرسی کرنی پڑتی تو شاید حکومت کیپ مداخلت نکرتی مگر اوس کے
اغراض بھی اسمین شامل تھے لہذا کالون کو سرکشی سے روکنے
اور پرانی کالنی کو خرابیون سے بچانے کے لئے یہ تجویز قرار پائی کہ بورون
کی آبادی مین ایک جدید رزیڈنٹ بھیجدیا جائے تاکہ وہ حسب الحکم سرکارِ
انگریزی جملہ معاملات مین یورپ اور دیسی اقوام کے جھگڑونکا تصفیہ بحیثیتِ سرپنچ
کردیا کرے۔ مگر یہی وہ تجویز تھی جس سے کہ نوآباد بور پناہ مانگتے تھے اور
اسی قسم کی مداخلت سے بچنے کے لئے اونھون نے سخت فاقہ کشی منظور
کی تھی اور نقصان گوارا کرکے گھر چھوڑکر پردیس آباد کیا تھا۔ جہان بورون کی
آزادی اور خودمختاری کے خیالات کے ساتھ ہمدردی کیجائے وہان اس
بات کے سمجھنے کی بھی ضرورت ہے کہ ملک مین امن قایم رکھنے کے لئے ایک

ایک اخلاقی ذمہ داری برٹش گورنمنٹ کے سر تھی۔ بورون کو تو نہ صرف
حکومت انگلشیہ ہی سے نفرت ہے بلکہ ہر قسم کی حکومت سے وہ آزاد رہنا پسند
کرتے ہین یعنی اپنی خواہش کی موافق کیا چاہتے ہین اور شایستگی کے جو شرایط ہین اونکی
پابندی پر اون کو اعتراض ہے۔

۱۹۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک انگریز رزیڈنٹ بمقام بلوم فانٹین جو اس نئے صوبہ کا
دارالحکومت ہے مامور کر دیا گیا اور اوسکی خدمت یہ قرار پائی کہ تمام جھگڑون کا
بطور پنچ فیصلہ کیا کرے ساتھ ہی اُسکے تمام ملک مین ملکہ معظمہ کی حکومت کا
اعلان کر دیا گیا۔ یہ اعلان سر ہاری اسمتھہ نے ۱۸۴۸ء مین کیا اور اوس کی
ضرورت اس لئے سمجھی گئی تھی کہ ملک مین امن قائم نہ تھا۔ مگر برٹش
گورنمنٹ کی یہ کارروائی بہتوں کو نا پسند ہوئی اور انگلستان کے زیر حمایت
رہنے کے عوض مین پھر اکثرون نے قصد کیا کہ کوئی اور دوسرا مقام ڈھونڈین
جہان اُنکے سوا کوئی دوسرا نہو اور جو جی مین آئے کرین چنانچہ انہون نے
حکومت انگریزی کے خلاف مین بغاوت کی اور اس کا خاتمہ بومیم پلاٹس
کی لڑائی پر ہوا۔ اس کے بعد پریٹوریس نے ایک کثیر التعداد بورون کی
جماعت کے ساتھ دریائے وال کو عبور کیا جو ابتک آرینج فری اسٹیٹ کی شمالی
حد مانی جاتی ہے اور اوس وسیع ملک پر قبضہ کرنیکے لئے بڑھا جو ٹرانسوال کہلاتا ہی
اور جس مین بور ابتک مقیم ہین۔ چونکہ ابتدا اِن لوگون مین باہم بیعہد

حسد پھیلا ہوا تھا اس سے لئے ایک ریاست نہین قرار پائی بلکہ پانچ چھوٹی چھوٹی جمہوری ریاستین ہو گئین اور وہان کے گورنرون اور سرکار انگریزی کے کمشنرون کے مابین ۱۸۵۲ء مین عہد و پیمان ہوا کہ سرکار اون کے اندرونی معاملات مین مداخلت نکریگی۔ مگر زیادہ زمانہ گذرنے نہ پایا تھا کہ یہہ پانچون ریاستنین مل گئین اور ایک ریاست ہو کر اوسکا نام "سلطنت جمہوری جنوبی افریقہ قرار پایا۔ ۱۸۵۴ء مین سرکار انگریزی نے آرینج اسٹیٹ کے اخراجات اور حکومت کی ذمہ داریون کو فائدہ کے مقابل مین زاید تصور کر کے اوسکو بورون کے حوالہ کر دیا اور بالکل وہان سے کنارہ کشی اختیار کی اوس وقت اس کا نام آرینج فری اسٹیٹ رکھا گیا اور اسی نام سے وہ ابتک مشہور ہے۔ اور گو وہ ریاست خود مختار تھی مگر کیپ کالنی مین جو حکومت تھی اوس سے رابطہ دوستانہ رکھتی تھی۔ کیونکہ کئی موقعون پر جب کہ بورا اور دیسی قومون مین فساد ہوئے تو اون کے تصفیہ کے لئے اسی حکومت سے پنچ مقرر کئے گئے۔



باب دوم

ریاست جمہوری کی زیادہ نشو و نما اور حالاتِ جنوبی افریقہ

آخرکار بور ایک ایسے ملک مین پہنچ گئے جہان اون کو اُمید تھی کہ کوئی اون سے مزاحم نہوگا۔ یہ ملک ایک سطحِ بلند پر واقع ہے جس کی آب ہوا نہایت ہی خوشگوار ہے۔ اوس کی زمین متعدد دریاؤن سے سیراب اور شاداب ہے اور اطراف مین جو وسیع سبزہ زار ہے اوس مین بکثرت چارہ موجود ہے۔ بور شہرون اور قریون مین رہنا پسند نہین کرتے بلکہ ہمیشہ اون کی یہ خواہش رہتی ہے کہ اپنی اور اپنے عیال کے لیے جتنی لمبی چوڑی زمین مل سکے وہ لے لین۔ صرف اُس کے ایک جزوِ قلیل مین وہ زراعت کرتے ہین اور باقی مین بھیڑ بکریون کو چراتے اور شکار کھیلتے ہین جو اون کا ایک مرغوب شغل ہے۔ اون کو ہمسایون کے ساتھ ربط و اتحاد رکھنے کی مطلق خواہش نہین صرف اپنے اہل و عیال سے سروکار رکھتے ہین اور سب سے بڑی بات اُن مین یہہ ہے کہ جائے فراخ و وسیع کے خواہشمند ہین۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ٹرانسوال مین زیادہ تر مکانات ایک دوسرے

سے بیس بیس اور اکثر پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہوئے ہین۔ بورونکا
یہ خیال ہے کہ جب تک اون کے پاس اوّل درجہ چھ ہزار ایکڑ آراضی
ہو اوس وقت تک وہ اون کے بود باش اور کاشت کو کافی ہوگی۔
ٹرانسوال کا رقبہ گریٹ برٹن سے کچھ زائد یعنی تخمیناً سات کروڑ پچاس
لاکھ ایکڑ ہے مگر جس وقت چھ چھ ہزار ایکڑ کی کاشتین قرار دی جائین تو
سات کرور پچاس لاکھ ایکڑ کیا چیز ہے۔ پس بحساب مذکور تمام ملک مین
بارہ ہزار پانسو خاندان آباد ہو سکتے ہین۔ پچاس سال قبل کوئی مقام ٹرانسوال
کے نام سے مشہور نہ تھا بلکہ بوروں مین سے جو لوگ کہ اوس آبادی کے
بانی ہوئے انھون نے اوس کا ایک چھوٹا سا قطعہ وہان کے لوگون سے
جبراً چھین لیا تھا۔ کچھ باشندون کو تو قتل کر ڈالا اور جو باقی رہ گئے اُن کو
ایک دوسری سرزمین مین نکال پھینکا۔ جو اب میٹابیلا لینڈ کے نام سے
موسوم ہے۔ اس طریقہ سے جو آراضی حاصل کی گئی اوس کو وہ ایک
سونے کی کان سمجھے پھر اور لوگ جنوب سے آ گئے اونھون نے بھی ملک
کے لوگون کو کبھی جبراً کبھی حکمت عملی سے بیدخل کیا۔ جس سے ٹرانسوال کی
آبادی مین روز افزون ترقی ہوتی گئی یہان تک کہ مقبوضاتِ انگریزی نے
جو مشرق و مغرب اور شمال مین واقع تھے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے مغرب کی
جانب ان کے لئے سمندر کی راہ اس وجہ سے مسدود تھی کہ اس طرف

اہل پرتگال کے مقبوضات واقع تھے۔ اسی طرف زولوون کا ملک تھا جسمین
ایک جنگجو فرقہ قدیم باشندون کا آباد تھا۔ ان مین اور بورون مین بہت
جلد جنگ چھڑگئی۔ حکومت کیپ نے یہہ ہوشیاری کی تھی کہ اس وسیع
ملک کے ان چند قطعات یعنی گرگوا لینڈ۔ سوازی لینڈ۔ اور ٹونگا لینڈ کو متفرق
دیسی اقوام کی ضرورتِ خاص کے لئے محفوظ کردیا تھا اور یہ سب خطے
حکومتِ انگریزی کی حمایت مین تھے۔ اسی قسم کا ایک خطہ موسوم بہ بیکوآنا لینڈ
مشرق کی طرف تھا اور بور اس پر بھی دست تسلط دراز کرنا چاہتے تھے لیکن
سر چارلس وارن اور مسٹر سیسل روڈس نے اس قطعہ کی حد بندی کردی
تاکہ وہ اسی دائرہ مین رہین اور قدم باہر نہ نکالنے پائین۔ بعد کہ جب روڈیسیا
کی بنیاد قائم ہوئی تو وہ شمال کی طرف بڑھنے سے بھی روکدے گئے۔
حکومتِ بور کے نقشون سے اس وقت جنوبی افریقہ مین چھیاسٹھ ہزار
بورون کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ پس اگر فی خاندان پانچ اشخاص کا اوسط
رکھا جائے تو اس حساب سے (۱۳۲۰۰) خاندان ہوتے ہین اور یہہ
بات بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے کہ تھوڑے ہی دنون کے بعد بورون کو اپنے
پرانے متحد خاندانون کے خیالات کے لحاظ سے تنگئی مقام کی شکایت
پیدا ہونے لگی۔ اور چونکہ بور فطرتاً نہایت کثیر الاولاد ہوتے ہین اسلیے
ان کے نوجوانون کو کوئی اور مقام نہ مل سکا جسمے وہ آسودگی اور فراخ

حوصلگی کے ساتھہ آباد کرسکتے۔

منجملہ دیسی اقوام کے بورون کو خاصکر زولوون سے ہمیشہ مقابلہ رہا کرتا تھا اور اس قوم نے کئی بار جب کہ شمال سے بورون نے اون پر حملہ کیا سرکار انگریزی کی حمایت چاہی۔ سر آرتھر ہیولاک اس نزاع کے تصفیہ کے لیے بطور سرپنچ طلب ہوئے۔ اور اوتھون نے بورون کو ایک بڑا حصہ زولولینڈ اور ایک جزو سوازی لینڈ کا بھی دلوا دیا۔ گو یہہ ملک شاداب اور زرخیز تھا لیکن یہان کی حکومت آسودہ حال نہ تھی بلکہ نادار تھی۔ بور زراعت پیشہ لوگ ہین۔ تمامی ٹرانسوال مین نہ تو کوئی کارخانہ تھا نہ کوئی صنعت وحرفت جانتا تھا۔ وہان کی زمینون مین ضروریاتِ زندگی کے سوا اور کچھہ نہین پیدا ہوتا تھا اور چونکہ اون لوگون مین آرام وآسایش طلبی کا مادّہ نہین اور نہ وہان کسی قسم کا تجارتی شغل تھا اور نہ محصول کی کوئی آمدنی تھی۔ اسلیئے وہان کی زمین مالگذاری کی قید سے بالکل بری تھی اور اوس سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہ تھا اور نہ اوس بے شمار معدنی دولت یعنی طلا اور کوئلے کے برآمد کرنے کی کوئی کوشش کیجاتی تھی جن کا وجود اب ثابت ہوا ہے۔ وہان مدارس بھی نہ تھے اور بہت کم ایسے اطفال تھے جو لکھنا پڑھنا سیکھتے تھے۔ حکام کو بہت قلیل ماہوار ملتی تھی اور وہ بھی برابر اور وقت پر نہ ملتی تھی اسلیئے ایک عرضداشت کئی ہزار آدمیون

نے دستخط کر کے سرکار انگریزی مین بھیجی اوس مین یہ استدعا تھی کہ عرضی گذارون کا ملک حکومت انگریزی کے تحت مین کر لیا جائے ۔

مسٹر فٹنر پیٹرک نے حال مین ٹرانسوال کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس نے انگلستان مین بڑی شہرت حاصل کی ہے ۔ ہم اس کتاب سے ایک مضمون یہان درج کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ مصنف مذکور نے جس کتاب سے یہ مضمون لیا ہے اوس کا مصنف بورون کا بڑا دوست اور جانبدار تھا پس اوس نے جو کچھ لکھا ہے وہ بلاشبہہ صحیح ہوگا

" افریقۂ جنوبی کی ریاست جمہوری کو خود مختار ہوئے بارہ سال کا زمانہ ہوچکا تھا ۔ اوس وقت ریاست مذکورہ کی ناداری اس حد کو پہونچ گئی تھی ۔ کہ سوائے ایک صورت کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا جو اس ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالتا اور وہ الحاق کی صورت تھی ۔ اس امر کے ثابت کرنے مین بورون کے وہ لوگ بھی کمتر اقدام کرینگے جن کو اون کی تائید مین اہتمام بلیغ ہے کہ جس وقت ۱۸۷۷ء مین سر تھیافیلس شیپسٹن نے اس ریاست کا الحاق کیا ہے تو اوس وقت اوس کی خود اختیاری حیثیت کو چند ماہ سے بھی زیادہ بقا کی اُمید نہ تھی ۔ ذیل مین جو صورت حال درج ہے اوس کو ہم نے الفرڈ ایلورڈ فلینی اٰن متوفی کی تصنیف سے اخذ کیا ہے کیونکہ وہ خود بورون سے زیادہ انگریزون کا مخالف تھا اور اس وقت وہان

موجود تھا اور وہ کتاب اوس نے اس غرض سے لکھی تھی کہ ۱۸۹۸ء
مین تنسیخ الحاق کی نسبت جو تحریک کی گئی تھی اوس سے لوگون کو عام
ہمدردی پیدا ہو جاوے۔ ایلورڈ کی شہادت کی پوری قدر اوسوقت تک
نہین ہوسکتی جب تک کہ کچھ اوس کی شرح نہ کیجاوے۔ سر بارٹل فریر
(بحوالۂ حکام اسکاٹ لینڈ یارڈ جو نام بردہ سے بخوبی آگاہ تھے) اوس کی
نسبت تحریر فرماتے ہین کہ "یہہ شخص اوس گروہ مین سے تھا جس نے
مینچسٹر مین ایک پولس کے سپاہی کا خون بہایا تھا اور اہل ایرلینڈ کے
بدترین اور تیز ترین ڈائنامیٹ لگانے والون مین سے تھا۔ اغوا کرنا
اس کا پیشہ تھا اور ٹرانسوال مین جو اوس نے بغاوت کو ترقی دی تھی اوس پر
اِسے بڑا ناز تھا۔ میجر لی کیرن نے پارنل کمیشن کے روبرو جو اظہار حلفی
دیا ہے اوس مین صاحب موصوف نے بیان کیا ہے کہ بغاوت ٹرانسوال
کی آگ بھڑکانے کے لئے ایرلینڈ کی باغی جماعتون نے ایلورڈ
کے ذریعہ سے روپیے بھیجے تھے"

ایلورڈ کا بیان حسب ذیل ہے

سوائے ضلع یوٹرچ کے جہان سٹی وائیو کے مقابلہ مین ایک قدیم
ناراضی کے سبب کسی قدر خوف و بے چینی پھیلی تھی (یعنی سٹی وائیو کے
حملہ کا خوف تھا) کل جنوبی افریقہ اوس وقت سکون کی حالت مین تھا مگر

ٹرانسوال جہان اس اندیشہ سے کہ کوئی انقلاب ہونے والا ہے عالم اضطراب مین تھا۔ انقلاب کی نسبت یہ خیال تھا کہ یہہ شگوفہ باہر سے کھلیگا۔ اور اس کا سبب وہ لوگ سمجھے جاتے تھے جو دل کے کمزور تھے۔ خاصکر غیر ملک کے لوگ جو شہرون مین رہتے تھے۔ کسی قسم کے دستکار نہ تھے۔ خدمتون کے متلاشی تھے اور وہ لوگ تھے جو بھاگ کر پناہ گزین ہوے تھے اور فائدہ کے زعم مین اُنھون نے آکر زمینین لی تھین۔ اور اپنی نشو و نما چاہتے تھے۔ اور عموماً ٹرانسوال کے وہ اشرار تھے جو باعلان وعظ کرتے پھرتے تھے کہ قانون کی مخالفت کرنی چاہیئے ٹکس نہ دینا چاہیئے اور ملک کے جو اصلی مالکانِ اراضی ہین اون سے نفرت کرنا چاہیئے اور بالفاظِ صریح یہ اُمید دلاتے تھے کہ دوسری سلطنت کی دست اندازی سے ملک مین انگلستان کی دولت پھٹ پڑیگی اور اون کو فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔ بزدل فرقہ کے شور و شغب نے بورون کو جن کا رقبہ آبادی فرانس سے زیادہ تھا ساکت و صامت کر دیا تھا۔ بعض اضلاع مین بور مفلوک الحال تھے اور جو ٹیکس کہ بہ سببِ جنگ یا تعمیر ریلوے گورنمنٹ اون پر باندہتی تھی اوس کو وہ بآسانی ادا نکر سکتے تھے۔ اون کی مجلس وزرا جس کو اون کی زبان مین واکسراد کہتے ہین اوس زمانہ مین جمع تھی مگر جس تاراجی کا سامنا تھا اوس کی

افسردگی نے اونکو پاگل کر رکھا تھا۔ ملک کے ذمہ دو لاکھہ پندرہ ہزار
پونڈ کا قرضہ تھا جو کسی طرح سے ادا نہین ہو سکتا تھا۔ قرض خواہ شورشین
مچاتے تھے اور حکام صیغۂ عاملانہ کی یہ حالت تھی کہ جدہر رُخ کرتے
تھے اُن پر لامتون کی بوچھار پڑتی تھی اور غلامی اور ستم شعاری کے سمعی
الزامات اون پر لگائے جاتے تھے مگر مثلِ انتزاع ریاست جو قریب
الوقوع تھا اِن الزامات کا کہین وجود نہین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ اور واقعہ
کے خلاف تھا۔

گورنمنٹ کی تائید یا ریاستِ جمہوری کی تحفظ کے لئے کوئی آزادانہ
رائے زنی کا طریقہ نہ تھا۔ بور ایک دوسرے سے فاصلہ پر رہا کرتے تھے
اور جو لوگ کہ انتزاعِ ریاست اور بدنظمی کے خواہشمند تھے وہ اُن
شہرون اور قریون مین رہتے تھے جہان معدن ہین۔ ایسی پرآشوب
حالت اور ایسی سراسیمہ ریاست کی دارالسلطنت مین شیپسٹن اور اونکے
عمال داخل ہوے۔ وہ وہان ملک گیری کے لئے نہین آئے
تھے بلکہ ایک مشیر و معاون اور دوست کی حیثیت سے اُنکی آمد آمد
سے پریزیڈنٹ اور اون کی مجلس وزرا کو اور زیادہ کمزوری ہو گئی اور
اس پر بالکل اوس پڑ گئی۔ سر تہیوفلس شیپسٹن کا داخلہ قریب قریب کل
لوگون کے خیال مین گویا انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ بااین ہمہ کہ اس

فعل سے اشخاص انقلاب پسند کے خیالون پر تنبیہہ کا اثر پڑا تھا مگر پھر بھی آثار عذر نمایان تھے۔ ہر شخص امید و بیم کی حالت مین تھا۔ نہ کوئی ملک کو بچانے کی کوشش کرتا تھا اور نہ کسی کو خطرہ کے رفع کرنیکا خیال تھا۔ ساتھہ ہی اوس کے درحقیقت پوچھئے تو بلوہ نہ تھا۔ دربار عدالت کھلا تھا۔ مجرم گرفتار ہوتے تھے۔ اونکے مقدمات کی سماعت ہوتی تھی دیوانی جھگڑون کا انفصال ہوتا تھا اور سوائے معدنیات طلا رکے کسی مقام پر بدنظمی کا نام تک نہ تھا۔ کبھی کسی سختی یا خونریزی کی نوبت نہ آئی تھی اور قانون کا عمل جاری تھا۔ اس سکون کے زمانہ مین جس کو سورخین طرفدار نے تاریک اور عذر کا زمانہ بیان کیا ہے۔ ایک واقعہ بھی ایسا نہ گذرا جسپر ظلم کا اطلاق ہو سکے۔ اور نہ کوئی ایسا جرم کیا گیا جسکی سزا نہ دی گئی ہو۔

سکوکونی مین امن وامان ہوگیا اور ملک پر جو خموشی اور افسردگی طاری تھی وہ اور زیادہ بڑہ گئی۔

اب یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اون الزامات کی تفتیش کے لئے جو گورنمنٹ پر لگائے جاتے تھے اگر کوئی کمیشن شاہی یا مشترک پرٹوریا مین مقرر کی جاتی توشاید تاریخ کے صفحے انصافاً اس بات کی خبر دیتے کہ ٹرانسوال مبتلائے عقوبت ہوا تھا۔ مگر کوئی کمیشن مقرر نہین کی گئی۔ اتنا ہوا

کہ اوس کے عوض مین ایک دعوت ہوئی اور جلسۂ رقص ہوا اب تردد و انتشار دوچند ہوگیا۔ شکستہ دل فرقہ کے کارکنون اور پیش دستون کی بن آئی تھی تمام ملک مین کبھی یہ خبر مشہور کرتے پھرتے تھے کہ انتزاعِ ریاست عنقریب ہونے والا ہے کبھی یہ افواہین اڑاتے تھے کہ عنقریب ملک فتح کر لیا جائیگا۔ اور جو ملک کے باشندے تھے یوماً فیوماً دریافت کرتے پھرتے تھے کہ انگریزی کمشنر کے آنے سے کیا مقصود ہے؟ بصدہا لوگ صاحبِ موصوف کی ملاقات کو جاتے تھے۔ مگر وہ عجیب و غریب قائدے جو راز کی زیادہ پردہ داری اور اضطراب کے دوبالا کرنے سے حاصل تھے اون کو صاحب موصوف خوب سمجھے ہوئے تھے۔ اُن کا قاعدہ تھا کہ ہر شخص کی سُن لیتے تھے اور خاموش ہو رہتے تھے۔ نہ اُن لوگون کے حوصلون کو پست کرتے تھے جو انتزاعِ سلطنت کے شائق تھے اور نہ اُن فاسد خیالون کو دور کرتے تھے جو کسانون کے دلون مین جاگزین تھے۔ اب یہ خبر پھونچی کہ فوج آرہی اور سرحد پر جمع ہو رہی ہے افواہین اڑین کہ سوا انتزاع کے اور کوئی چارہ نہین۔ سر تھیوفلس نے نہ گورنمنٹ کے انتشار کے گھٹانے اور نہ اوس خطرہ کے فرو کرنے کی فکر کی جو لوگون کے دلون مین اب پیدا ہونے لگا تھا۔ وہ صرف خاموش بیٹھے سب کی سن رہے تھے۔ اور وہ اکسراد جس کا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا

اوس کی بیتابیون اور جان بازیون کے تماشائی تھے اور وقت کے منتظر تھے کہ اوسکا کام تمام کردین۔ آخرکار ایک شخص نے اس امر کے دریافت کرنے کا تہیہ کرلیا کہ آیا یہہ صورتِ انتزاع جو پیش نظر ہے اور تاریکی کیطرح ملک پر چھائی ہوئی ہے اوس کا دفعیہ بھی ممکن ہے یا نہین۔ چنانچہ وہ شخص سر تہافیلس کے پاس گیا اور اون سے یہہ سوال کیا۔ اوسوقت ہاتف غیبی بول اوٹھا۔ سر تہافیلس کے چہرہ پر جو از حد بیحس تھا کسی رگ کو بھی جنبش نہ ہوئی اونہون نے سوال کرنے والے کی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا بلکہ آہستہ دھیمی آواز سے یون بڑبڑا کر کہا کہ "بہت دیر ہوگئی ہے بہت دیر ہوگئی ہے" اور یون بغیر اجازتِ گورنمنٹ انگلستان۔ اور بلا رضامندئی کمشنر ملکۂ معظمہ۔ اور بلا اتفاقِ رائے واکثر او اور خلافِ مرضی ۳۹/۴۰ حصہ باشندگانِ ملک۔ اور عذراتِ حکام عاملانہ (جیسا کہ مسٹر انٹیہنی ٹرالاپ بیان کرتے ہین) سر تہیافیلس نے کہدیا کہ اسوقت سے اور آیندہ بھی ٹرانسوال ملک برطانیہ سمجھا جائیگا۔ اور اوھون نے نشانِ ملکۂ معظمہ وہان نصب کردیا۔

اب یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس فعل مین جس قوت سے کام لیا گیا اور فہم و فراست سے موقع کا انتخاب کیا گیا اور جس ملائمیت اور ساتھہ ہی اوسکے استواری سے برتاؤ کیا گیا اوس سے بڑھ کر کسی چیز کا خیال

مین آنا غیر ممکن ہے نہ کسی قسم کا وار کیا گیا نہ بندوق چلی بلکہ باشندگان
شہر سے تقریبًا ہر شخص جو انتزاعِ ریاست کے موافق تھا یا مخالف اوس کے
دل مین سب سے پہلے یہہ خیال پیدا ہوا کہ سر تہا فیلس شمبسٹین کو اونکی
لیاقت اون کی تدبیرِ جنگ۔ اور اون کی اقبال مندی پر مبارکباد دینا چاہیے
کیونکہ اونہون نے بے انتہا انتشار پراگندگیٔ دماغ اور حالتِ امید وبیم
کا خاتمہ کردیا۔ جس نے تمام لوگون کو از کار رفتہ کردیا تھا۔ یہ انتزاعِ ریاست
خواہ جائز ہو یا ناجائز مگر اس کی تکمیل متانت استقلال اور بامردی
کی ایک بے نظیر فتحیابی تھی۔

اس وقت تک کسی پر یہہ امر ظاہر نہین ہوا اور نہ کسی کے دل مین
یہہ خیال گذرا کہ پریٹوریا مین خود سر تھافیلس کی موجودگی نے برہمی
اور پریشان خاطری پیدا کردی تھی اور اہل ملک کے دلون مین جو انتشار
تھا وہ انہین کی کارروائیون کا نتیجہ تھا۔ یہہ کفر اونہین کے ہاتھہ سے
ٹوٹا اور بے اطمینانی کے جگہ اطمینان قایم ہوا۔ اور جس خوبی سے اونہون
نے اپنے خطرناک کام کو انجام دیا اُسپر اُنکو مبارکباد دیگئی اور سچی
مبارکباد دیگئی۔

مضمونِ بالا سے معلوم ہوگا کہ تحفظِ ملک کا کوئی اور علاج نہ تھا
بجزاِسکے کہ اوس کا الحاق کرلیا جائے باوجود اس امر کے یورون کی

ایک تعدادِ کثیر اوس کے مخالف تھی اور اُس نے نہایت شدو مدت مخالفت کی۔

اب ہم اوسی کتاب سے ایک دوسری عبارت انتخاب کرکے ناظرین پر ظاہر کیا چاہتے ہین کہ بعد کو یہ معاملہ کیونکر طے پایا۔

پریزیڈنٹ برجس سے جو خط و کتابت ہوئی تھی یا بغرضِ اطمینانِ مخالفین پریزیڈنٹ مذکور نے انتزاعِ ریاست کی نسبت عذرات پیش کرنے کو جو انتظام کیا تھا وہ سب سر تہیا فلس شبسٹن کے مراسلون مین درج ہے حالانکہ بجائے خود وہ اس کارروائی سے راضی تھے بلکہ اونھون نے اوس کی تکمیل مین اور مدد دی اور اوس کے جزئیات کو شبسٹن سے بحث کرکے طے کر لیا اور شبسٹن نے بھی اون کے عذرات مین اصلاح کی۔

۲۳ اپریل ۱۸۷۷ء کو شبسٹن نے فریر کو لکھا جہان تک تقریر سے پایا جاتا ہے مسٹر برجس بالکل ہمارے متفق الرائے تھے مگر یکایک وہ خائف ہو گئے اور ایسی غیر امکانی تجویزین پیش کین جن کی تکمیل مین غایت درجہ کی تاخیر اور خطرناک شورش متصور تھی۔ میری ذات کو جہان تک تعلق ہے مین اب اپنے کئے کو مٹا نہین سکتا۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہو اگر مین ملک کو چھوڑ دون تو فوراً خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ ملکی

لوگون کو اپنے اغراض ذاتی حاصل کرنیکا اس سے بہتر کوئی موقع ہاتھہ
نہ آئے گا۔ معدنیات طلا کے باشندے گورنمنٹ ٹرانسوال سے
بالکل بگڑے ہوئے ہین اور صرف میری تنبیہہ اور تالیف سے وہ کھلم
کھلا دست درازی نہین کرتے " اس واقعہ کے آٹھہ دن کے بعد اونھون
نے ایک تحریر مسٹر رابرٹ ہربرٹ کے نام بھیجی اور اوس کے ہمراہ ایک
چیٹھی فریر کے نام بھی اس غرض سے روانہ کی کہ وہ اوسکو خود پڑھکر فریر کے
پاس بھیجدین اُسکا مضمون یہ تہا۔ "انتزاع ریاست کی جو مینے کارروائی کی
ہے اوس کی مخالفت مین گورنمنٹ کی جانب سے ایک مضمون شایع ہونیوالا
ہے اور ساتھہ ہی اوس کے رعایا سے بھی استدعا کی جائیگی کہ تا انتظار
نتیجہ خموش رہین۔ اس فعل سے آپ منتشر نہ ہون کیونکہ یہ صرف نمایشی
کارروائی ہے اور ممبرانِ گورنمنٹ کو اوس فرقہ کی تعدیون سے محفوظ رکہنے
کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے جس نے ظاہرا سال ہا سال سے
(جب کبھی وہ گورنمنٹ سے ناخوش ہوا) پر یٹوریا پر قرق بٹھار کھا ہے
وجب مین آپ سے خفیہ طور پر یہہ کہدون کہ پریزیڈنٹ تو ابتدا ہی
سے اس انقلاب کی ضرورت کو تسلیم کئے ہوئے ہین اور بہت سے ممبرانِ
گورنمنٹ نے بھی اسبارہ مین اپنی خواہش ظاہر کی ہے تو آپ اس
معاملہ کو اچھی طرح سمجھ سکین گے۔ مگر چونکہ کسی کو اس بات کی جسارت نہ تھی

کہ اپنی رائے با علان ظاہر کرتا پس بصورت ظاہری میرا خیال اوس کے خلاف ہے اور اس کی نہایت ضرورت تھی کیونکہ ملک جس حالت او ر خطرہ مین ہے اوس سے مین آگاہ ہون اور تین حصہ رعایا اس انقلاب سے خوش ہوگی"

"کل صبح کو مسٹر برجیس اس غرض سے میرے پاس آئے کہ اس تجویز کی تعمیل کا کیا انتظام ہونا چاہیئے مین نے ان کو اپنے اشتہار کا مسودہ پڑہ کر سنایا اوس مین اونہون نے صرف دو الفاظ کے بدل دینے کو کہا مین نے اسکو قبول کر لیا وہ اپنے ساتھ متعدد شرطین لکھکر لائے تھے اور یہہ چاہتے تھے کہ وہ داخلِ اشتہار کر دی جائین مین نے اون کو قبول کر لیا اور اشتہار مین درج کر دیا۔ صاحب موصوف نے مجھسے کہا کہ غوغا کرنے والون کو خوش رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ مخالفت کی جائے اور اس امر مقدم بالحفظ کے وجوہ یہہ ہین کہ ریاست کے ملازمون مین سے صرف چھہ برقنداز پربٹوریا مین ہین اور اطراف و اکناف مین جو بور آباد ہین اون مین سے زیادہ تر از قسم جہلاء و اراذل ہین"

مسٹر برجیس نے بھی اپنا مضمون مخالفت مجھے پڑہ کر سنایا اور یہہ پوچھا کہ اوس مین کوئی کلمہ قابلِ اعتراض یا درشت تو نہین ہے مین نے جواب دیا کہ اس تحریر مین تو لوگون سے یہہ اقرار کیا گیا ہے کہ بتدریج مقابلہ کرینگے۔

اوس کے جواب مین صاحبِ موصوف نے کہا کہ "اسوقت جو مشکل درپیش ہے اوسی کا یہ دفعیہ ہے کیونکہ ابھی فوج امدادی دو ہفتہ کی راہ پر ہے اور جس وقت تک مخالفتِ تحریری کا جواب آئیگا اوسوقت تک کسی کو مقابلہ کا حوصلہ نہ رہیگا - پس مین نے اون کو مخالفت مذکور سے باز نہین رکھا"

"جب آپکو اشتہار پہونچیگا تو آپ ملاحظہ فرمائین گے کہ مین نے اپنا پورا وار کیا ہے - بجز انتزاع کے تحفظِ ریاست کی اور کوئی شکل نظر نہین آتی - اور سوا اس کارروائی کے اور کوئی ترکیب افریقہ جنوبی کو نتائجِ بد سے نہین بچا سکتی جتنے اہل دماغ اور صاحب ذکا ہین وہ سب اس بات کو جانتے ہین - اور جن چھوٹے چھوٹے گروہون کے ہاتھ سے وہ ہمیشہ نالان اور پریشان رہتے ہین اون کے مظالم سے رہائی پا کر وہ دعائین دینگے - کیونکہ یہان کی گورنمنٹ اور اس کی ہر بات ایک دہوکے کی ٹٹی ہے"

یہہ بندوبست جو پریزیڈنٹ برجرس کے ساتھہ کیا گیا فریقین کے لئے نامناسب تھا مزید بران قبل اسکے کہ شپسٹن اپنا اشتہار جاری کرے اوس کے پاس اکزیکٹو کونسل (مجلسِ عاملانہ) اور واکسراد کے عذرات پہونچ چکے تھے - اوس کے پاس بکثرت شہادتین اس امر کی

موجود تھین کہ گو غلبۂ رائے اوسی کی جانب ہے مگر جسقدر بوروں مین نااتفاقی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ چندے دیر کی جائے۔ وہ یہہ بھی جانتا تھا کہ باوجودیکہ خفیہ طور پر اوسکو یقین دلایا جاتا تھا اور منتین کر کے اوس کو ہمت دلائی جاتی تھی مگر گورنمنٹ اور کونسل راد کے ارکین سلطنت کی آزادی سے دست بردار ہونے کی ذمہ واری نہ کرینگے۔ اوس کے پاس خود بور کیطرف سے اتنی عرض داشتین اور ڈپوٹیشین آچکی تھین کہ وہ بلحاظ تعداد اور وقعت اسباب کا یقین دلانے کو کافی تھین کہ رعایائے ملک مین سے ایک تعداد کثیر انتزاع ریاست کا خواہشمند ہے۔ یہہ کارروائی جو اون کو بیوقوف بنا کر کی گئی اوس کو روا نہ رکھنا چاہیئے تھا۔"

"بوروں کے سرگروہوں کی یہ کیفیت تھی کہ وہ عملہ مین اُن کا آشیانہ تھا۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ وہ اپنی آزادی کی حد درجہ قدردان اور عاشق تھے اور اگر اوسکو وہ قایم رکھہ سکتے اور اوس سے فائدہ اوٹھا سکتے تو اوس وقت وہ اوسکے لئے لڑ مرتے۔ مگر وہ اوس پر قادر نہ تھے۔ اس کشمکش مین اونہوں نے صلح یعنی امداد قبول کر لی اور گورنمنٹ جدید سے روپیہ لینا منظور کر لیا اور اس خیال سے کہ کاغذی معاملات درست رہتے ہین اور جو لوگ کہ صلح پر آمادہ نہ تھے اون کا بھی ساتھہ نہ چھوٹے۔ اونہوں نے مخالفت سے بھی ہاتھہ نہ کھینچا۔ قوم

بور کے دوستون اور معاونون نے انتزاعِ ریاست کو ایسا عام طور پر
مطعون کیا ہے اور اس کاوش کے ساتھ اوس کو جنگِ بور کی بنا قرار دیتے ہین
کہ اوس وقت کی راے کا واضح طور پر ظاہر کرنا نہایت مناسب ہوگا۔ اور اگرچہ یہ
خیال کیا جاے کہ ضرورت سے زیادہ مین نے اس مضمون کا میدان وسیع
کر دیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت جو انگلستان نگاہ نفرت
اور بے اعتباری سے دیکھا جاتا ہے اوس کا سبب بھی الزام قرار دیا جاتا
ہے۔ پس اس کی سب سے انتہا ضرورت ہے کہ حق کا اظہار ہو جاے"
مسٹر جے۔ اف۔ سیلیرس جو بور اخبار ڈی واکسٹم کے وطن دوست
اڈیٹر ہین اونہون نے جو مضمون مجلسِ انتظامِ ملکی کے اجلاس خاص کی
کارروائی کے متعلق اوس موقع پر لکھا ہے (جب کہ مجلسِ مذکور لارڈ کارنارون
کے مسودہ قانون فیڈریشن پر بحث کرنے اور ملک کو بربادی اور تباہی
سے بچانے کے لئے جمع ہوئی تھی) وہ حسبِ ذیل ہے "مجلس کے زمانہ
نشست مین مین نے بارہا اوس کی کارروائی پر راے زنی کی ہے
اور جو راے کہ ظاہر کی ہے وہ موافقِ مجلس نہین ہے اور مین بہت افسوس
کے ساتھ یہ کہتا ہون کہ جب واضعانِ قانون نے اپنی کارروائی ختم کی
اوس وقت بھی اپنی راے بدلنے کی مجھے کوئی وجہ نہ ملی" اس کے بعد
ایڈیٹرِ مذکور نے مجلس کی کارروائیون کو نہایت خراب پیرایہ مین بیان

کیا ہے اور اس طور پر عبارت آرائی کی ہے۔

"باستثناء دو رکنون کے کسی رکن مین نہ اتنی لیاقت تھی نہ جرأت کہ وہ فیڈریشن کے مسئلہ پر بحث کرتا اور اس تمام معاملہ مین سب سے زیادہ حیرت انگیز یہہ امر تھا کہ تقریر کرنے والون مین بہت سے ایسے تھے جن کو ملک کی آشفتہ حالی کی مطلقاً خبر نہ تھی" اور پھر بتاریخ ۸ مارچ انہون نے عبارتِ ذیل تحریر کی "تریب تین مہینے کے ہوئے ہمنے یہ مضمون لکھا تھا کہ اگر غدر کی یہی صورت قائم رہی جو اسوقت پیش نظر ہے تو علم برطانیہ کے سایہ مین رہنے کو ہم زیادہ پسند کرتے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ایک عمدہ اور محکم گورنمنٹ ہر حال مین بدنظمی سے کہین بہتر ہے"

یہہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ مضمونِ بالا کا لکھنے والا وہی مسٹر سیلیرس ہے جس کو کرنل لنسیان نے دو سال کے بعد بغاوت کے الزام مین قید کر دیا تھا۔ کیونکہ انتزاعِ ریاست کے وقت جو وعدے کئے گئے تھے انکو گورنمنٹ نے پورا نہین کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اوس نے منتظمون پر حملہ کیا تھا۔

انتزاعِ ریاست کی تائید مین منجملہ آٹھ ہزار رائے دینے والون کے تین ہزار آدمیون نے عرضداشتون پر حقیقتاً دستخط کئے اور جن اراکین نے اتحاد اور انتزاع کی نسبت بیانات خفیہ کے مقابلہ مین پیش خلایق مخالفا

خیالات ظاہر کئے تھے اونہپر پریزیڈنٹ برجرس نے اجلاسِ کونسل مین علانیہ طور پر ملامت کی۔ علاوہ اِسکے منجملہ چار رکنون کے جو اِن امور پر گفتگو کرنے کے لئے دوسرے اراکین کی طرف سے معین ہوئے تھے اُنہون نے تین رکنون سے مشورہ کرنے مین انکار کیا اس بنا پر کہ اراکینِ مذکور نے اپنا ٹکس نہین ادا کیا تھا اور اون کا یہ فعل دوسرون کے لئے نظیر ہو گیا تھا اور کسیطرح اون قباحتون سے کم نہ تھا جن کے باعث بربادئی ملک و تاراجئ آزادی کی نوبت پہونچی۔

تیسری مارچ کو پریزیڈنٹ برجرس نے کونسل کے روبرو ایک اڈریس (خطبہ) پڑہا جس کا مطلب یہ تھا۔ " بعوض اِسکے کہ مین ایسی ریاست کا پریزیڈنٹ ہوون مین کسی حکومتِ زبردست کا برقنداز ہونا زیادہ پسند کرتا ہون۔ اے اراکینِ مجلس اور اے بور تمہارے ہی بدولت ملک ہاتھ سے جاتا رہا اور تمہارے ہی ہاتھون تمہاری خودمختاری ایک جام شراب کے نذر ہو گئی۔ باشندگانِ ملک کے ساتھ تم ہی نے بدسلوکیان کین تم ہی نے اون گولیون سے مارا۔ تم ہی نے اونکے گلے مین طوق غلامی ڈالا۔ اور اب تم ہی اپنے اعمال کی سزا پاؤ گے۔ اگر مین یہ اُمید کرون کہ رفتہ رفتہ معاملات مین اصلاح ہو جائے گی تو گویا اپنے کو دہوکا دینا ہے۔ مین تم سے صاف صاف کہے دیتا ہون کہ حالت ایسی ابتر ہو رہی ہے کہ اب اِس سے

بڑہ کر کیا ہوگی - یہہ الحق مُرّ" کا مضمون ہے - ممکن ہے کہ لوگ مجھسے منحرف ہوجائین - مگر اُس وقت مجھے اس خیال سے تشفی ہوجائیگی کہ مین نے اپنے فرضِ منصبی کے ادا کرنے مین کوتاہی نہ کی "

" یہ کہا جاتا ہے کہ فلان فلان اشخاص ٹکس سے مستثنی کردے جائین کیونکہ کافرون نے اون کی کاشتین چہین لی ہین اور انپر قبضہ کرلیا ہے۔ اس سے اب دنیا پر یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہان کی یہ حالت ہے کہ "جس کی تیغ اوس کی دیگ "

مسٹر میلیر بول اوٹھے اگر یہ صحیح نہین ہے تو پھر وہ بھی صحیح نہین ہے جو ہمارے معزز رکن مسٹر برٹن پیچ نے ضلع لڈن برگ کی نسبت کہا ہے۔ اور نہ وہ صحیح ہے جو دوسرے رکن نے زاوٹ پینسبرگ کی کاشتون کی نسبت بیان کیا ہے اور یہ بھی صحیح نہ ہوگا کہ جو خود مین نے لیڈن برگ مین اپنی آنکھون سے دیکھا ہے کہ بلگرون کو کافرنے نکال دیا اور ایک برگ کی زمین جو ہانس جوت رہا اور بو رہا تھا - کیا یہ واقعات اس بات کے ثابت کرنے کو کافی نہین ہین کہ "جس کی تیغ اوس کی دیگ" چوتھا امر جسپر ہمین توجہ کرنا چاہیئے وہ ہے جس کا اثر ہمارے اور ہمارے ہمسایہ انگریزون کے تعلقات پر پڑتا ہے - اس کے متعلق ہم سے یہ سوال کیا جاتا ہے

(۱) یعنی باشندگانِ برگ جس سے مراد وہ شہر یا قصبہ ہے جسکو پارلیمنٹ مین ممبر بھیجنے کا حق حاصل ہو

کہ اون کو ہماری حالتون سے کیا واسطہ۔ اوس کا جواب یہی ہے کہ اونکو اتنا ہی واسطہ ہے جتنا ہمکو ہمارے کافر ہمسایون کے ساتھ ہماری سرحد پر ہے۔ کافرون کے وحشیانہ انداز کو جس درجہ ہم اپنی سرحدون پر ناروا رکھتے ہین اوسی درجہ انگریز بھی جائز نہ کہین گے کہ اون کی سرحد پر کسی ریاست مین بدنظمی اور بغاوت پھیلے

"آپ کو خبر ہے کہ حال مین ٹرکی پر کیا گذری؟ ازبسکہ وہان کی گورنمنٹ نے آئینِ شایستگی کو ترک کردیا تھا یورپ کے دولِ اعلیٰ نے دست اندازی کی اور اوسے روا نہ رکھا۔ جب ایک سلطنتِ شاہانہ کے ساتھ یہ برتاو کیا گیا تو کیا ایک چھوٹی سی ریاستِ جمہوری کی بداعمالیان نظر انداز کی جاسکتی ہین۔؟

دوسری دولتوں سے فریادی ہوکر انصاف طلب کیا جائے تو اچھا خدا کا شکر ہے اکہ انصاف ادنیٰ سے ادنیٰ کے لیئے بھی اب تک میسر آتا ہے مگر اوسی انصاف کی وجہ سے ہم خود بھی قصوروار ٹھہر ینگے۔ پس اگر انصاف کے خواستگار رہین تو ہمکو اپنی حالت ایسی بنانی چاہیئے کہ صفائی کیساتھ ہم اوس کے طالب ہوسکین"

یہ ضرورت کہان سے پیدا ہوئی کہ ہم دوسری سلطنت سے مداخلت کی استدعا کرین؟ کیا یہ استدعا صرف دشمنانِ ریاست کی طرف سے

کی گئی ہے؟ حضرات ایسا نہین بلکہ سچی شکوہ سنجیون کی وجہ سے اس کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ اگلی حالتون کے اعتبار سے اگر دیکھیے تو ہم لوگون نے اپنے ہاتھون یہہ خرابی مول لی ہے۔ اور اب ہم وہ نہین رہے اور نہ ہم مین وہ تہذیب باقی ہے۔"

"آج میرے دستخط کے لیئے ایک بل ایک ہزار ایکسو پونڈ کا پیش ہوا تھا۔ مگر دستخط کرنے کے بدلے مجھے اپنا داہنا ہاتھ قلم کر ڈالنا زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مین خوب سمجھتا ہون کہ جب زمانہ اوس کے ادا کا آئیگا اس وقت ایک حبہ بھی نہ نکلے گا۔"

علاوہ اس کے پریزیڈنٹ نے بیانات ذیل بھی کئے اور اُن کی تردید نہین ہوئی

جس چیز نے کہ دراصل ہم کو موجودہ حیثیت پر پہنچایا ہے اوس کی طرف تو کوئی توجہ ہی نہین کرتا کوئی خاص چیز ایسی نہین ہے جس نے راہ چارہ بند کی ہو۔ بلکہ وہ مثل ہے کہ "از ماست کہ بر ماست" اگر آپ لوگ مجھسے یہ سوال کرین کہ میری خود مختاری کے لیئے کون امر مانع ہے۔ تو مین جواب مین یہ کہونگا کہ ریاست جمہوری خود ہی اوس کی مانع ہے۔ اور اوس کا سبب لوگون کی ناقابلیت اور کمزوری ہے۔ مگر یہ کمزوری کہان

سے آگئی ہے؟ کیا یہہ لوگون کی ناشایستگی کے سبب سے ہے؟ کیا وہ دوسرون سے بدتر ہین؟ کیا اون کی تعداد اسقدر قلیل ہے اور وہ ایسے ناچیز ہین کہ ملک پر قابض نہین رہ سکتے؟ میرے خیال مین یہ کوئی وجہ نہین ہے۔ نہ اون کی کچہہ حقیقت ہے اور نہ میرے نزدیک اون کی کوئی وقعت ہے۔ لوگ مثل اورون کے بھلے چنگے ہین مگر حد درجہ متبذل ہو گئے ہین۔ نہ وہ خدا کو مانتے ہین نہ اپنے اوپر اون کو بھروسہ ہے اور نہ ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہے۔ اِن وجوہ سے مجھے یقین ہے کہ ان کی خلقت مین کمزوری ہے۔ مین اس کو باور نہین کرتا کہ کوئی جدید آئین آپ کو فائدہ پہنچائیگا۔ کیونکہ جس طرح آئینِ قدیم کو اس تباہی مین مطلق دخل نہ تھا اوسی طرح آئینِ جدید آیۂ رحمت نہوگا۔

جو سلطنتین عظیم الشان ہین اگر اونکے باشندون سے کبھی وہی افعال سرزد ہون جو اس ریاست کے باشندون سے ہوئے ہین تو باوجود اون کی عظمت اور کثرتِ افواج کے اون پر بھی اوسی قدر جلد زوال آجائیگا جس قدر جلد کہ اس ریاست پر آیا ہے۔ اگر انگلینڈ کی رعایا اپنے بادشاہ کے ساتھہ ویسا ہی برتاؤ کرتی جیسا کہ یہان کی رعایا نے اپنی گورنمنٹ کے ساتھہ کیا ہے تو انگلینڈ اب تک قایم نہ رہتا اور شاید اس قدر بھی نہ ٹھہرتا جس قدر کہ یہ ریاست ٹھہری ہے یہ ریاست دوسری

ریاستون کی منت کش تھی جو جانتی تھین کہ جس آگ نے اس ریاست کو قریب خاکستر کے کر دیا اگر اس کے شعلے ان تک پہونچینگے تو انکو بھی جلا کر خاک سیاہ کر دینگے۔

ہالینڈ کے اکثر شہرون مین بہت ایسے لوگ تھے جنھون نے صرف ایک ہی ڈسنچ پر دستخط کئے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جنوبی افریقہ مین ہمارے ہی رشتہ دار رہتے ہین۔ اس کا انجام کیا ہوا۔؟ گذشتہ جولائی تک رقم سود ادا کر دی گئی تھی مگر سال حال کی ماہ جنوری مین سود کی رقم دو ہزار ڈہائی سو پونڈ واجب الادا تھی اور اس کے لئے ایک حبہ نہ تھا۔ ہتیار باندہ کر جنگ کرنا حماقت ہے۔ ایسے موقع پر شمشیر کشی عین خدا پر شمشیر کشی ہے کیونکہ یہ حکم قضا و قدر ہے کہ ریاست جس حالت پر تھی آج اسی حالت پر ہے اور یہ دریافت کرنا ہمارا فرض ہے کہ آیا ہزارہا بندگان خدا کا بے گناہ خون آلود ہونا روا ہے یا نہین۔ اور اگر ہے تو کیون؟ کیا صرف ایک خیالی امر کے لئے جو ہمارے دماغون مین پیچیدہ ہے مگر دلون مین نہین؟ اور اس خود مختاری کے واسطے جس کی ہمکو قدر نہین ہے۔ پس ہم لوگون کو چاہیئے کہ ہماری حالت موجودہ کا جو بہترین مقتضا ہی اوس کے موافق کاربند ہون اور بہترین شرایط پر صلح کرین ہم کو چاہیئے کہ اپنے برادران جنوبی سے دست و بغل ہو جائین اور کیپ سے لیکر

دریا سے زمبیزی تک برابر ایک سلطنت قایم ہو جائے۔ اس مین شک نہین اس صورت مین پھر بھی ایک شان ہے جو ہماری ریاست جمہوری سے بڑھی ہوئی ہے۔ اوس مین ایک ایسی بات ہے جس سے ہماری قومی خواہشین بر آتی ہین۔ کیا یہ بالکل ہی ذلیل صورت ہے؟ بیشک اون لوگون کے لئے تو ضرور ذلیل ہے جو پابندِ قانون نہین بلکہ باغی اور انقلاب پسند ہین۔ لیکن جو لوگ کہ قاعدہ اور قانون دان ہین اون کے واسطے تو اوس مین بہبودی اور فلاح کی صورت ہے۔

ہم کو چاہیئے کہ اپنی اصلی اور بیشمار تکلیفون کو خفیف نہ سمجھین۔ مین آپ سے سرحدِ جنوبی و مشرقی و قوم زولو و معدنیاتِ طلا وغیرہ کے متعلق جو مسائل ہین وہ نظیراً بیان کر سکتا ہون اور یہ دکھا سکتا ہون کہ حکومتِ انگلشیہ کے ساتھ کچھ بندوبست کر لینا میرا فرض ہے اور یہ بھی میرا فرض ہے کہ یہ بندوبست مردانہ وار کرین۔ شنبہ گذشتہ کو ایک ہمارے معزز رکن نے ایک تقریر حب الوطنی کے جوش مین ادا کی تھی مگر ہم کو اوس مین کوئی خوبی نظر نہ آئی کیونکہ اون کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ خود مختاری کے قایم رکھنے کے لئے ہم کو ہر شئے سے چشم پوشی کرنی چاہیئے۔

پریزیڈنٹ برجرس جنہون نے زیادہ تر اپنے گروہ کی ذلیل اور ظالمانہ سازشون۔ جھگڑون۔ نفاقِ باہمی اور بیوفائی کے باعث جن سے انتزاعِ

ریاست ممکن ہو گیا تھا نہ اوس انتزاع کے سبب اشکستہ دل ہو کر ٹرانسوال
کو چھوڑ دیا تھا اونھون نے اپنے انتقال کے وقت اس معاملہ کی ایک
صورت حال لکھی ہے طوالتِ مضمون کے خیال سے اوس کی پوری نقل
یہان درج نہین کیجا سکتی اس تحریر مین اونہون نے ثابت کیا ہے کہ جو گروہ
انگریزون کا معاون تھا اوس نے انتزاع ریاست کے لئے کوئی پہلو اُٹھا نرکھا
اور جو گروہ ڈاپر تھا اوس نے بسر پرستی کروگر کس طرح فرقہ اوّل سے سازش
کر کے گورنمنٹ سے مخالفت کی اور اوس کی تمام اصلاحون اور انتظامون
کو درہم و برہم کر دیا اور ٹکس کے ادا نہ کرنے کی لوگون کو جرارت دلائی شہادت
دینے والے نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ کروگر نے یہ کارروائی
صرف اس واسطے کی تھی کہ ہماری حکومت جاتی رہے۔ اور خود پریزیڈنٹ
بنجائے مسٹر برجرس یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ سابق مین دست اندازی گورنمنٹ
انگلشیہ کی جو خفیہ کارروائی ہو رہی تھی اوس کا اونھون نے کیونکر مقابلہ
کیا اور اوس کارروائی مین بور اور ایک اون کا خاص سردار پی کروگر
بھی معاون تھا اور جس نے باوجودِ وعدہ اعانت مظہر کے ساتھ دغا کی۔
انجام مین جو کچھ پیش آیا اوسکو صاحب موصوف نے ان الفاظ مین تحریر کیا ہے
"واکسر او برخاست ہو چکی تھی اور سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل
نہ ہوا تھا ارکانِ صیغہ عاملانہ یہ سمجھکر کہ ہر جگہ امن و امان ہے اپنے گھرون کو

جا چکے تھے اور مین نصف جدید اور ایک جزوِ قدیم مجلسِ وزرا کو لیے
بیٹھا تھا۔ اس حالت مین بھی مین نے ایک اور کوشش کی اور شبستن
کے نام اس مضمون کی ایک تحریر لکھہ کر بھیجی کہ مین بزورِ شمشیر مانع انتزاع
ہونگا۔ اِس تحریر کو مین نے دور کنون کو دکھایا مگر مین نے جو ملک سے
امداد طلب کی اوس کا جواب ایسے کمزور الفاظ مین دیا گیا (کیونکہ اُن مین
سے ایک رکن حکومت انگلشیہ کا شریک تھا) کہ مین اپنے منصوبے سے
دست بردار ہو گیا۔ اور "ہرچہ بادا باد" پر آمادہ ہو گیا مگر جب شبسٹن کے
پاس سے یہ جواب آیا کہ ہمنے اصلاح کے لیئے کافی وقت دیدیا تھا
اور اب اعلان کے شایع کرنے مین کوئی انتظار نہین کیا جاسکتا تو
مجھہ سے سوائے اس کے کچھہ نہ ہوسکا کہ مین اظہار نارضامندی اور طلبِ
اِعانتِ دولِ خارجہ کی بابت مشورہ دون۔ جب میری گورنمنٹ نے
اس رائے پر اتفاق کر لیا تو مین بہ موجودگی کونسل عالمانہ شپسٹن سے
ملا اور ملک کے لیئے وہان کی زبان وہان کا قانون اور اوس کے
حاکمون کے مناصب وغیرہ کے بچانے کا (جہانتک ممکن ہوا) مین نے
انتظام کیا۔ اشتہار شایع کرنے کے قبل شپسٹن نے میری اور گورنمنٹ
دونون کی عذرداریون کی نقلون کو دیکھنا چاہا مین نے اوس کو اس
شرط سے منظور کیا کہ وہ بھی اپنا اعلان شایع کرنے کے قبل دکھادین

اسباتکو اونہون نے بھی منظور کیا۔ اوس اشتہار مین ایک فقرہ پر مین نے ازحد اعتراض کیا اور اوس سے مخالفت کی۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص اشتہار کی تعمیل نہ کریگا تو اوس کی جائداد ضبط کر لی جائیگی۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہین کہ ایک شخص کے افعال کی پاداش مین اوس کا سارا بیگناہ خاندان سزایاب ہو یہ فقرہ نکال ڈالا گیا۔ وہ تہمت جو مجھپر لگائی جاتی ہے کہ مین نے شپسٹن کو اشتہار کے لکھنے مین مدد دی ہے اوس کی یہی علت ہے۔ انصاف تو یہ ہے کہ اگر کوئی افسر میری گورنمنٹ کا وہ کام نکرتا جو شپسٹن نے کیا تو مین اوس کو وفادارانہ سمجھتا اور اگر وہ فعل بیجا ہوتا "جیسا کہ یقیناً تھا" تو اوس کا الزام اوس پر عاید نہین ہو سکتا بلکہ اوس کی گورنمنٹ پر"

خلاصۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ گو تور الحاق کے بارہ مین متفق الرائے نہ تھے مگر یہ امر کس درجہ اون کے حق مین مفید تھا۔

بوروں کی قوتِ تحفظ مین انتزاعِ ریاست سے کوئی نقص نہین آیا تھا۔ بلکہ معاملہ اوس کے برعکس تھا۔ کیونکہ سرکارِ انگریزی کے روپیئے ہتیار فوج اور شان و شکوہِ علم سے اونکو اور مدد ملی تھی۔ با اینہمہ ایسے واقعات گذرتے تھے جن کا قبل مین ذکر ہو چکا ہے اور ان سے خیال کیا جاسکتا ہی کہ اگر قدیم حالت قایم رہتی تو کیا کیفیت ہوتی۔

اشتہار شایع کرنے سے ایک روز قبل سر شپسٹن نے سٹی
وایو کو کہلا بہیجا کہ ٹرانسوال زیر حکومت انگریزی ہو جائیگا اور اس
جایز معاملہ مین دست درازی کا خیال نکرنا۔ سٹی وایو نے یہہ جواب دیا"
مین اپنے خداوندنعمت سمتو (شپسٹن صاحب) کے اس پیغام کا شکریہ
ادا کرتا ہون۔ اس خبر سے مین خوش ہوا کیونکہ ڈچ لوگون سے مین ایسا
تنگ آگیا تھا کہ مین نے ایک دفعہ اون سے لڑنے کا ارادہ کیا تھا
اور ایک ہی مرحلہ مین اون کو دریائے وال کے اوس پار نکال دینے والا
تھا۔ میرے آقا آپ دیکھتے ہین کہ میری فوج جمع ہے اور ان لوگون کو
مین نے ڈچ لوگون کے مقابلہ کے واسطے طلب کیا تھا۔ اب مین اونکو
واپس کرونگا دسی ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۹) کرنل اے ڈبلیو۔ ڈرنفورڈ صاحب
آر۔ ای نے اپنی یادداشت مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۷ء مین لکھا ہے "کہ
اسوقت (۱۰ اپریل) سٹی وایو نے اپنی فوج کو سرحدون پر تین حصون مین
جمع کیا تھا اور اس مین شک نہین کہ اگر انگریز ملک کو نہ لے لیتے تو وہ
ٹرانسوال کو پریٹوریہ تک تو نہین مگر اقل درجہ دریائے وال تک تو ضرور تاراج
کر دیتا۔ میری رائے مین وہ پریٹوریا تک ملک کو تباہ کر دیتا۔
مقام پریٹوریا سے سر۔ اے کنگہام نے ۱۲ جون کو یہہ لکھا۔" مین
یقین کرتا ہون کہ اگر ملک سرکار انگریزی نہ لے لیتی تو اوس کو ویسی قوین

تباہ کر دیتین - انتزاعِ ریاست سے کچھہ قبل چالیس میل مربع تک دیسی لوگ
ملک مین آ گئے تھے اور ہر مکان مین اونھون نے آگ لگا دی تھی"۔
اونھون نے پھر لکھا ہر روز میرا یقین بڑھتا جاتا ہے کہ اگر سرکار انگریزی ریاست
نہ لے لیتی تو ملک سرحدی باشندون کے ہاتھہ سے جن کے ساتھہ
سکوکونی ماپاک - اور دوسرے فرقہاے بڑا نسوال بھی شریک ہین تباہ اور
برباد ہو جاتا مگر حکومتِ انگریزی کا زور دیکھکر اب یہ خاموش ہین۔
اصلیتِ خوف کی نسبت جسقدر بیان کیا گیا وہ کافی ہے اب اوسکے
اسباب اور نیٹال کی کالونی کی نسبت جو ذمہ داری بیان کی جاتی ہے
اون کی متعلق سر بارٹال فریر نے اپنے ایک خط مین جنرل پون سنبی کو
یہ مضمون لکھا ہے۔
"حقیقت یہ ہے کہ درحالیکہ بورون کی ریاست جمہوری ہماری حریف
اور کسیقدر مخالف تھی - یہہ نیٹال ہی کی کمزوری تھی کہ اوس نے زولون کو
منہ لگا رکھا اور اُن کو مارِ استین کی طرح پال رکھا تھا تاکہ ہمسایون کے
گوسفندون کا شکار کیا کرین - ہم لوگون نے ہمیشہ بورون کو فہمایش کی
مگر نرمی کے ساتھہ - اور اب چونکہ دونون گلے ہمارے ہی ہین - ہم پریشان
ہین کہ اوس گرگ کی دست برد کو کیونکر روکین -
سر بارٹل فریر نے اس حالتِ خطرناک کا پورا اندازہ کر لیا تھا اور

بوورون کی رائے کی تصدیق کی تھی۔ زولون کے ساتھ جیسا اُن کا برتاؤ تھا
اُس کی نسبت اونہون نے ۵ ار دسمبر ۱۸۷۸ء کو حسبِ ذیل رائے ظاہر کی ہے
"مجھے بڑی فکر اس بات کی ہے کہ مقابلہ کی نوبت نہ آئے اور اوس سے
گریز کی صرف یہی صورت ہے کہ مین خوف کا اظہار نہونے دون۔ بوورون پر
بڑا خوف طاری ہے اور مین نے دونون سرحدی قلعون یعنی یوٹراچ اور
واکراسٹرام کے بوورون کو حکم دیدیا ہے کہ تیار رہین کیونکہ شاید بضرورت
جنگ وہ طلب کیے جائین۔ پچیس ۲۵ دسمبر کو سرٹی شیپسٹن نے بھی
اُس خوفناک حالت کی ان الفاظ مین تصدیق کی ہے" بوور اب بھی
فرار ہو رہے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ ابتک تین مقامون کے سوا جو کسی
شمار مین نہین ہین سو میل کے لمبے اور تیس ۳۰ میل کے چوڑے رقبہ
مین ویرانہ ہی ویرانہ نظر آتا ہے اور اس سے حضرت کو اوس فتنہ
کا کسیقدر اندازہ ہو سکے گا جو سٹی وایو نے برپا کر رکھا ہے"

جس وقت سرکارِ انگریزی نے ٹرانسوال پر قبضہ کیا تو خزانے مین
۱۲ شلنگ ۶ پینس یا قریب آٹھ روپیے کے سوا اور کچھ نہ تھا اس کے
علاوہ ایک بھاری قرضہ ریاست کے ذمہ تھا۔ اس کو سرکارِ انگریزی نے
ادا کر دیا اور کچھ زمانے کے لئے ملک سبکدوش ہو گیا تھا۔

سرکارِ انگریزی کی اصلی غلطیون کا آغاز انتزاعِ ریاست کے بعد

شروع ہوا وعدون کا ایفا نکرنا۔ قدیم طرزِ حکومت کو بدل دینا۔ حکامِ ناموزون کو مقرر کرنا جو نہ وہان کے لوگون سے اور نہ اونکی زبان سے واقف تھے۔ مجلسِ وزرا جس کے جمع کرنے اور انتخابِ جدید کا وعدہ تھا اوس سے غفلت کرنا۔ اشخاصِ فوجی جو بورون کے ساتھہ نہایت سختی سے پیش آتے تھے اور اون سے نفرت کرتے تھے اور اُن کی قدیم سادہ روی اور اونکے تعصبات بلکہ اون کی بیہودہ پرانے خیالات کا ذرا بھی پاس و لحاظ نہ کرتے تھے۔ اون اشخاص کا ذاتی تحکم۔ اِن اسباب اور نیز دیگر اسباب سے تمام بیدلی پھیل گئی تھی اور جو لوگ کہ کسی طرح راہِ راست پر آنے والے نہ تھے انھین شغل کے لئے کافی مصالحہ ہاتھہ آیا تھا۔

حکومتِ انگریزی کے زمانہ مین مسٹر کروگر

ڈاکٹر جوریسن اور چیف جسٹس کوٹ زی (جو اسوقت جج تھے) اور تمام اون لوگون نے جو انتزاعِ ریاست کے مخالف تھے سرکار انگریزی کی ملازمت قبول کرلی تھی۔ باستثنائے مسٹر پاپٹ جوبرٹ جنھون نے انکار کیا تھا۔ اور اگر افعال بجائے الفاظ معیار قرار دئے جائین تو مین کہہ سکتا ہون کہ صرف یہی شخص سچا مخالف تہا۔ ریپیل (استرداد ریاست) کی بابت جو شورش ہوئی اوس مین بغیر شریک ہوئے یہی مسٹر کروگر تھوڑے دنون تک اپنے عہدہ کا کام کرتے رہے مگر آخرِ کار اسوجہ سے کہ اونکی

متعدد درخواستون پر اون کی تنخواہ مین اضافہ نہ ہوا وہ مستعفی ہو گئے اِسمین بہت کم شبہ ہوسکتا ہے کہ اگر اون کو نفع کی امید ہوتی تو وہ سلطنتِ انگلشیہ کی ایک رعیت خیر خواہ بنے رہتے۔

انتزاعِ ریاست کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملک مین ہُن برسنے لگا۔ ملک کا قرضہ ادا ہو گیا۔ سکوسینسی۔ اور سنیٹی وا پو کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ اِن امور کے سوا اور جو معاملات تھے وہ دوسرون کے سر تھے۔ جب تجارت زندہ ہو گئی اور ذمہ داریان فنا ہو گئین تو اب دور کی سوجھنے لگی۔ جس روٹی سے ان کا پیٹ بھرتا تھا اب اوس کی یاد بھی نہ رہی۔ گذشتہ مصیبتون اور بلاؤنکا خیال بھی ہوتا تھا کیونکہ اُن کا خاتمہ ہو چکا تھا پس جو لوگ کہ خاموش تھے اور باقاعدہ عذرات تحریر کیا کرتے تھے۔ اونہون نے استردادِ ریاست کے واسطے ہنگامہ برپا کر دیا۔ انتزاعِ حکومت سے جو فواید کہ بورون کو حاصل ہوسکتے تھے وہ سب حاصل ہو چکے تھے اون کی سخت ضرورتین رفع ہو چکی تھین۔ اُنکا قرضہ بیباق ہو چکا تھا۔ تجارت اور ساکھہ اون کی پھر قایم ہو چکی تھی۔ اونکے دشمنون کا انتظام ہو رہا تھا۔ استرداد سے اونکے کسی امر پر بھی زوال نہین آسکتا تھا۔ بقول شخصے "ہم خرما وہم ثواب" کا مضمون تھا۔ مسئلہ ژولو چھڑ چکا تھا اور حکومت انگلشیہ اُسے خود نہین چھوڑ سکتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قرضہ جو اون کی طرف سے ادا کیا گیا تھا یا جو خرچ اُنکے لئے ہوا تھا وہ

اُن ہی کے سگلے منڈہا جاتا تہا مگر وہ کیون کر ادا ہو سکتا تہا۔ ظاہر ہے کہ
پتھر مین جونک نہین لگتی پس جو فرضنہ ہوتا تھا وہ قرضئہ سلطنت کہا جاتا تھا۔
جس کے حاصل کرنے کے لیئے وہ سالہا سال سے کوشش کر رہے
تھے مگر اعتبار اوٹھہ جانے کی وجہ سے اُنھین نہ ملتا تھا۔

اِن کی بیدلی کے وجوہ جو اوپر بیان کیئے گئے ہین گو سخت تھے۔
مگر عدم ایفائے وعدہ دیدہ و دانستہ نہ تھا۔ سر بارٹل فریر نے جو وعدہ
کیا تھا اور ٹرانسوال جانے کا قصد کر لیا تھا بوجوہ چند در چند اوس کی
نوبت نہ آئی۔ باشندگانِ قدیم یعنی فرقہ ہائے گیکا اور گالیکا کی جنگ
مین حکومت کانونی اور شاہی حکام کا اختلاف۔ وزارت مالٹینو۔ میریمین کی
دراندازیان۔ اور پھر شکستین۔ نیٹل اور معدنیات الماس کے معاملات۔
ان سب باتون نے اور سب سے بڑھکر جنگ ژولو نے سر بارٹل فریر کو ایسا
مجبور کر دیا کہ وہ معاملات ٹرانسوال کا تصفیہ نکر سکے۔

اس اثنا مین دو سفیر انگلستان روانہ کیئے گئے کہ وہان جاکر بورون کی
طرف سے استردادِ ریاست کی کوششین کرین۔ بورون مین جو فرقہ کہ ہمہ تن
مستعد تھا یعنی فرقہ موار ٹریکر جو حکومت برطانیہ کا سچا مخالف اور طرزِ جمہوری
کا معاون تھا اوس نے کمی جمعیت پر بھی اس موقع پر باقی ماندہ بورون
پر تسلط کامل حاصل کر لیا اور اون مین ایک جانِ تازہ ڈالکر اون کو متحرک

کردیا یہ نتیجہ گو کسی قدر سچے افہام و تفہیم سے مگر زیادہ تر خوف دلانے سے پیدا تھا - آخرش جب اپریل ۱۸۷۹ع مین سر بارٹل فریر ٹرانسوال گئے تو اون کو اس کی تصدیق اپنے سفر مین ہوئی اور جو مراسلہ صاحب موصوف نے مقام اسٹانڈرٹن سے بنام - سر - ایم - ہکس بیچ اوسی مہینے کی چھٹی تاریخ کو روانہ کیا ہے - اوس مین مضمون ذیل درج ہے -

" ایک بور جو وضعِ قدیم کا عمدہ نمونہ تھا - اوس کے جوابون کا مجھپر خاص اثر ہوا - اوس کی حالت یہ تھی کہ چھہ ہفتے تو وہ محبسِ انگریزی مین رہ چکا تھا اور بجرم بغاوت روزانہ پھانسی کے حکم کا منتظر رہتا تھا اور جن جن دشمنون سے اوس کے اہلِ وطن لڑے تھے مثل اس کے کہ انگریز - زولو - بسوٹو - گریکوا - اور کبشی مین - ان سب کے ہاتھہ سے وہ زخمی ہوا تھا مگر اوس کا قول تھا کہ وہ زمانہ میری کمسنی اور ناتجربہ کاری کا تھا اگر اُس وقت مجھکو ان باتون کا علم ہوتا جو اب ہے تو مین انگریزون سے ہرگز مقابلہ نکرتا اور نہ اب پھر کرونگا - مین اس ضعیفی مین بھی بخوشی زولون سے جنگ پر آمادہ ہون اور اپنے ساتھہ پچاس ایسے رفیق لے سکتا ہون جو ہر جگہ میرے ساتھ رہینگے - مگر جب تک مجھکو اس کا یقین نہ ہوے کہ جو لوگ مجھکو باغی ٹھہراتے ہین اسوجہ سے کہ مین لمقابلہ گورنمنٹ اون کا شریک نہین ہون وہ میری عدم موجودگی مین میرا مکان اور اسباب لوٹ نہ لین گے - اوس وقت تک مین

اپنا گھر نہین چھوڑ سکتا۔ میری بیوی جس نے کیپ کالونی مین ایک مہذب طریقے سے تعلیم اور پرورش پائی ہے اوس کو زولون اور بسوٹون کے محلون سے جان بچا کر پانچ مرتبہ گھر چھوڑ کر بھاگنا۔ اور شب بھر کھیتون مین رہنا پڑا۔ میرے بارہ بیٹون مین سے ایک بیٹے کو ڈاکوٗن نے میرے گھر کے سامنے مار ڈالا اور ایک موقع پر جب مین گھر مین نہ تھا۔ اور بسوٹون نے مکان گھیر لیا تو اسی بی بی کو تنہا بھاگنا پڑا اس طرح پر کہ ایک لڑکے کا ہاتھ پکڑے تھی اور دوسرا پیٹھ پر تھا۔ تقریباً پچاس میل اوس کو پیادہ پا جانا اور اوس جنگل سے گذرنا پڑا جہان شیر رہتے تھے۔ چنانچہ مقام امن تک پھونچتے پھونچتے اوس کو تین شیر ملے۔ ایسی باتین ہم لوگ کبھی بھول نہین سکتے نہ اون باتون کو پھر خیال مین لانے کی خواہش کرتے ہین۔ اور ایسی حالت مین کہ باغیون کے سرغنا مجھے دہمکا رہے ہین کہ تمھارا گھر پھونک دین گے تمھارے سب جانور چھین لینگے۔ بھلا مین کیونکر اپنی بی بی کو گھر مین چھوڑ کر زولون سے لڑنے کو جا سکتا ہون۔ اگر آپ اس بات کا اطمینان کر دین کہ گورنمنٹ انگلشیہ میرا ساتھ نہ چھوڑے گی تو مین اور میرے ہمراہی بخوشی کرنل وڈ کی مدد کے لئے موجود اور جانے پر تیار ہین "

مین یہ دیکھتا ہون کہ نیک بخت بوروں کے دلون مین یہ خیال راسخ

کر دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ ٹرانسوال سے دست بردار ہوگی۔ جس طرح کہ سابقاً آرینج فری اسٹیٹ سے وہ دست بردار ہوگئی تھی اور مین یقین کرتا ہون کہ اس سبب خاص سے اونکو گورنمنٹ کی مدد دہی سے اکراہ ہے۔"

اُون کی یہ تقریر ہے کہ جیسا پہلے ہوا تھا ویسا اب بھی ہونا ممکن ہے اور "ہمان آش در کاسہ" کی مثال نہ صادق آئے۔ اور اس کا کیا جواب ہے کہ اگر آج وہ سرکارِ انگریزی کے طرفدار ہو جائین تو جو وقت حکومتِ جمہوری ہو جائیگی اوسوقت وہ مخالفین کے پنجۂ انتقام سے بچ جائینگے۔ پھر ۹ر تاریخ کو مقام ہیڈلبرگ سے اونہون نے اسطور پر لکھا "یہہ خیال کہ ہم کسی نہ کسی طرحپر خواہ جبر خواہ ترغیب سے ملک کو چھوڑ دینگے بعض اعلی درجے کے ذی شعور آدمیون کے دلون مین راسخ ہوگیا ہے۔ اس خیال کو بعض اخباراتِ آفریقۂ جنوبی نے خواہ وہ انگریزی ہین خواہ ڈچ بہت سرگرمی سے ظاہر کیا ہے اس کا اثر خاصکر اون لوگون پر ہے جو یہ کہتے ہین کہ ہم قدیم کالونی سے آکر یہان آباد ہوئے تھے اور اگر اس کا یقین ہوتا کہ عملداریٔ انگریزی جاتی رہیگی اور ملک پھر اپنی قدیم حالت بدنظمی پر آجائیگا تو ایسا کبھی نہ کرتے۔"

"مگر عوام الناس کے دلون مین گورنمنٹ کی قوتِ اصلی کا ذہن نشین کرنا ایک سخت مشکل امر ہے"

انتظام انگریزی سے ٹرانسوال کے ابواب محاصل مین ترقی ہوئی جس سال کہ الحاق ہوا ہے جملہ رقم محاصل صرف باسٹھ ہزار سات سو باسٹھ پونڈ تھی اور تین سال کے بعد ۱۸۸۰ء مین ایک لاکھ چوہتر ہزار اڑسٹھ پونڈ ہوگئی اور بعدِ وضعِ اخراجات تیس ہزار پونڈ کی بچت ہوئی۔ مگر انگریزی انتظام عام پسند نہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی گورنر کرنل لانیان کا برتاؤ ہمدردی سے کوسون دور تھا۔ الحاق کے دوسرے سال قوم زولو کے ساتھہ جنگ چھڑ گئی اور سخت لڑائیون کے بعد اونھون نے شکست کھائی اور پسپا ہوئے۔ اس کے بعد ٹرانسوال کے لوگون مین بیدلی ترقی کرنے لگی۔ حتی کہ آخر مین کھلم کھلا بگاڑ ہوگیا۔ پوچیفسٹروم مین بلوہ ہوا۔ اور ۲۰ ر دسمبر کو بمقام برد کھارسٹ اسپروٹ ایک جماعت بور نے ایک فوج قلیل پر حملہ کیا اور اوسکو تہ تیغ کر ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد سر جارج تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور لینگ نک مین ایک جنگ عظیم پیش آئی اور پھر مجوبا ہل مین مقابلہ ہوا۔ یہان منجملہ ۵۵۴ سپاہیون کے اون کا کمانڈر چیف اور ۹۲ سپاہی کام آئے۔ ۱۳۴ آدمی زخمی ہوئے اور بہت سے لوگ قید کر لئے گئے ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ اس جنگ کی تاریخ لکھین مگر جو نتائج کہ اوس سے پیدا ہوئے وہ بے انتہا وقیع ہین۔ کیونکہ وہی جنگِ موجودہ کے اسباب ہین۔

۲۷ فروری ۱۸۸۱ء کو جو مقابلہ کہ مجوبا ہل مین ہوا اوس سے عملاً جنگ کا خاتمہ ہو گیا یہ صحیح ہے کہ سر ایویلین ووڈ فوج لیکر بڑہ رہے تھے اور اون کا قصد تہا کہ جنگ کرین اور یہ بہی درست ہے کہ لارڈ رابرٹس بھی (جو اوسوقت سر فریڈرک تھے) دس ہزار فوج کے ساتھ ولایت سے روانہ کئے گئے تھے مگر جنگ ہونے نپائی لبرل پارٹی اور اوس کے سرپرست مسٹر گلیڈسٹون کی یہ رائے ہوئی کہ بحالت شکست صلح کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ انگلستان سی عظیم الشان سلطنت نے اگر ایک چھوٹی سی ریاست کے ساتھ (جس کی آبادی چالیس ہزار نفوس سے زاید نہو گی) اگر یہ برتاؤ کیا تو بیجا نہ ہوگا۔ اوسوقت یہ بھی کہا گیا کہ اس ترکیب سے میدانِ اخلاق مین ہمکو اتنی بڑی فتح حاصل ہو گی کہ میدانِ رزم مین بھی نہین ہو سکتی۔ بلکہ اسطور پر جو اظہارِ علوِ ہمت کیا جائیگا تو وہ قوم جو اپنی ازادی کے لئے جان دینے کو موجود ہے وہ بندۂ احسان ہو جائے گی۔ اس مین ہم کو شبہ ہے کہ آیا انھین وجوہ سے جنگ روکدی گئی یا اوس کے اور اسباب تھے۔

لارڈ کمبرلی نے (جو اوسوقت کالونیل سکرٹری تھے) ابھی حال مین اس امر کو باعلان بیان کیا ہے کہ اگر اوسوقت جنگ ہوتی تو آرنج فری اسٹیٹ او کیپ کولونی کے بور ٹرانسوال کے شریک ہو جاتے اور کل افریقہ جنوبی مین آتشِ جنگ مشتعل ہو جاتی۔ مسٹر گلاڈسٹون کو اسی امر کے پیش آنیکا

اندیشہ ہوا۔ اور طوعاً و کرہاً گورنمنٹ صلح کرنے پر آمادہ ہوگئی۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے اور نسبتِ صحت لارڈ کمبرلی کے بیان پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی غلطیٔ فاحش نہین ہو سکتی تھی۔ احسان تو گیا گذرا یہہ جاہل کامیابی کے جوش مین جو ہر مقام کی فتحیابی سے اون مین بھرا ہوا تھا انگریزونکو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے اور اون کو اِس خبط نے گھیرا کہ اگر صرف ڈچ لوگ ہمارے شریک ہو جائین تو ہم انگریزی عملداری کو فنا فی البحر اور بجائے اِسکے ڈچون کی ایک ریاست جمہوری اس سرے سے اوس سرے تک قایم کر دینگے۔



باب سوم

ٹرانسوال کی خودمختاری اور ۱۸۸۴ء کا عہدنامہ

ناظرین پر یہہ امر واضح ہو چکا کہ انگلستان ایسی سلطنت جس نے گذشتہ صدی کے اخیر مین اور موجودہ صدی کے آغاز مین بیس سال تک فاتح یورپ کا مقابلہ کیا اور انجام مین فتحمند رہی اوسنے کن وجوہ سے صلح کرنا بہتر سمجھا اور جسوقت کہ اوس کی تھوڑی سی فوج نے ایک چھوٹے سے ملک مین جہان تیس ہزار دہقانی اہلِ سیف ہین شکست کہائی تو گو انگلستان اسپر قادر تھا کہ لاکھہ دو لاکھہ کی جمعیت بھیجتا اور انتقام لیتا مگر اوس نے ایسا نہین کیا۔ اوسوقت اہلِ انگلستان کے دلون مین جو جوش اوٹھا تھا وہ ہمین خوب یاد ہے مگر وہ زمانہ ایسا تھا کہ تمام ملک مسٹر گلاڈسٹن کے سحر سے مسخر ہو رہا تھا اور اہل ملک نے اونکو اپنی خودرائی پر چھوڑ دیا تھا۔ اگست ۱۸۸۱ء مین ایک عہدنامہ مرتب کیا گیا اور اوس مین شاہی حقوقِ ملکہ معظمہ اور اونکے ورثاو کے محفوظ رکھکر ٹرانسوال کو حکومت خوداختیاری کامل طور پر دیدیگئی مگر امورِ ذیل کی نسبت حق محفوظ رکھا گیا تھا

ف ۱ تقرر ریزیڈنٹ۔

ف ۲ عبور فوج۔جس حالت مین کہ کسی دیسی ریاست اور انگلستان سے جنگ واقع ہو۔

ریاست کے تعلقات بیرونی کی نگرانی جس مین عہدنامون کی تکمیل اور دولِ خارجہ کے ساتھہ سفارتی رابطہ پیدا کرنے کا طریقہ بھی داخل ہے اور اوس رابطہ کی بہ نسبت یہہ شرط ہے کہ ملکۂ معظمہ کے سفیرون اور کونسلون کے ذریعہ سے پیدا کیا جائے۔

عہدنامۂ مذکور مین ۴۳ شرایط ہین مگر جو شرایط کہ مذکور ہوئے ہین وہ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کافی ہین کہ دونون ریاستون کا تعلقِ باہمی کیا تھا۔ الغرض یہ تعلق ویسا ہی تھا جس کو یہان ہندوستان مین اتحادِ محکومانہ کہتے ہین۔ اوس مین یہ ہوتا ہے کہ اندرونی معاملاتِ ریاست مین گورنمنٹ کی جانب سے مداخلت نہین کی جاتی۔ مگر بیرونی معاملات مین گورنمنٹِ ہند نگران رہتی ہے۔

اس مقام پر یہہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ عہدنامۂ مذکور مین فوجی معاملات کا کچھ ذکر نہین کیا گیا ہے غالبًا اوس کی وجہ یہ ہوگی کہ چونکہ وہ لوگ وحشی قومون سے گھرے ہوئے تھے پس اون کو اوس سامان کی فراہمی کی اجازت دینی ضرور تھی جو اون وحشیون کے حملون کو روک سکے۔ اس مین شبہ

نہین کہ بورون کے سرغناؤن کو اس غیر مترقبہ کامیابی پر نہایت حیرت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اون کو جو نفع ہوئے وہ اُن کی امیدون سے بڑہکر ہوئے مگر جب یہہ خواہشین پوُرا نی ہوگیین تو اور جدید پیدا ہوئین۔ پہلی کامیابی ایسی آسانی سے حاصل ہوئی تھی کہ اور خواہشون کے پیش کرنے کی اون کو جرارت ہوئی اور اون کے حصول کی غرض سے اون لوگون نے شور وشغب شروع کردیا۔

ریاست جس نے ٹرانسوال کا اب لقب پایا دوبارہ قایم ہوئی اوس کی تجارت کا باب کہل گیا اوس کے دشمن پائمال ہوگئے یعنی سکوسینی اور سٹی وایو۔ دونون شکست کھاکر پس پا ہوچکے تھے اور اوس کا قرض ادا ہوگیا تھا۔ یا یہہ کہ یکجا ہوکر انگلستان کا بافتنی ہوگیا تھا اس طور پر کہ جب امکان مین ہو اوس وقت ادا کیا جائے مگر ایک زمانہ تک سود بھی اس قرضہ کا نہین دیا گیا۔

رعایائے برطانیہ مین سے بہت سے لوگون نے مایوس اور بیزار ہوکر ملک کو چھوڑ دیا۔ دوستون کو کھو بیٹھے اور اون کے دل پژمردہ ہوگئے تھے پس جو کچھہ اون کو اپنی مقبوضات سے مل سکا اُسے لے دیکر انہون نے اُس ملک کو سلام کیا جہان اون کو حقوقِ آزادی حاصل نہ تھے۔ چند سال تک اہلِ برطانیہ کی زندگی بورون مین کچھہ خوش نہ گذری یہ امر نہ تعجب خیز ہے

نہ خلافِ فطرت کہ جن لوگون مین تعلیم اور ترتیب کا اثر نہو اور جن مین تعصبات قومی بھرے ہوئے ہون اور نشۂ کامیابی غیر متوقعہ مین چور ہون اونکے ہاتھہ سے مفتوحین کو آزار پہونچے جو لوگ کہ حکومتِ برطانیہ کے ہمدرد یا جو انگریزی نام سے موسوم تھے اونکی حالت اضلاع مین بہت خطرناک تھی اور جو نا انصافی اون کے ساتھہ کی جاتی تھی وہ بلاشبہہ سخت تھی۔

ملک کی حکومت تین شخصون کے ہاتھہ مین تھی اور مسٹر کروگر بعد جنگ کے وایس پریزیڈنٹ تھے مگر ۱۸۸۳ء مین طرزِ قدیم نے پھر کروٹ لی اور مسٹر کروگر پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔ جس عہدہ پر وہ آجتک موجود ہین اور یہ تیسری مرتبہ ہے کہ وہ منتخب ہوئے ہین[۱]۔

جنگ کے قبل ازروئے شمارِ حکام ڈچ و انگریزی ملک کی آبادی چالیس ہزار آدمیون کی تھی جس مین زیادہ تر ڈچ لوگ تھے۔

جو عرضداشت لارڈ کارنارون کو تباریخ ۷ جنوری ۱۸۷۸ء بغرضِ استرداد ریاست بھیجی گئی تھی اوسپر منجملہ آٹھہ ہزار انتخاب کرنے والون کے (۶۵۹۱) آدمیون کے دستخط تھے۔ اس کی صراحت سفیرانِ ٹرانسوال کے خط مین موجود ہے جو انہون نے۔ سر۔ ایم۔ ہکس۔ بیچ کو دسوین تاریخ جولائی ۱۸۷۸ء کو بھیجا تھا۔ یہ واقعہ جو بیان ہوا ہے کہ تین ہزار انتخاب

[۱] فروری ۱۸۹۳ء مین اونکا چوتھی مرتبہ انتخاب ہوا۔ ۱۲

کرنے والون نے انتزاعِ ریاست کی درخواست کی تہی اس کے یہی معنی
ہین کہ اون مین سے بعضون نے دیکر اپنی رائے بدل دی تہی اور اون
لوگون کے شریک ہو گئے تہے جو استرداد کے طالب تہے - پس جن لوگون
نے ۶ صنداشت پر دستخط کئے تہے اون مین کل ڈچ لوگ داخل تہے جو
ملک کے انتخاب کرنیوالون مین سے تہے اور باقی مانده ایک ہزار چارسو وه
اشخاص تہے جو حکومتِ انگریزی کو ترجیح دیتے تہے اور جن سے جبراً
دستخط کرا لینا ممکن نہ تہا - اِن اعداد سے بڑا مطلب نکلتا ہے کیونکہ گورنمنٹ
ٹرانسوال نے جو اعداد اس بیان کی تکذیب مین اب پیش کئے ہین کہ
یوٹلینڈرس کی تعداد بورون سے زیاده ہے اون کی جانچ اِن اعداد سے
ہوتی ہے - اگرچہ امر تسلیم کر لیا جائے کہ بور خاص کر کے خانہ دوست
اور کثیر الاولاد ہوتے ہین تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ منجملہ کل آبادی کے اونکی
تعداد پینتیس ۳۵ ہزار ہو گی جو نہایت رعایتی تخمینہ ہے - جس وقت کہ سفیرانِ
ٹرانسوال نے اعداد مذکورهٔ بالا کا حوالہ دیا ہے اوسوقت ہر جوان بور جو عمر
مین اکیس ۲۱ سال سے زاید تہا رائے دینے کا مجاز تہا - پس اس سے
یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک بور کے گہر مین جو رائے دینے کا مجاز تہا بدرجۂ
اوسط ایک زوجہ تہی اور ۳ء۴ لڑکے جو نہایت معقول تخمینہ ہے
یہہ اعداد پیش نظر رکھنا چاہیئے - کیونکہ اسوقت جو بورون کی آبادی ہے وه

انہین پنتیس ۳۵ ہزار آدمیون سے جو باقی رہ گئے ہین اور اون لوگون سے جو اٹھارہ سال مین اور بڑے ہین علاوہ ان کے وہ ڈچ لوگ ہین جو کیپ کالونی اور فری اسٹیٹ سے آکر آباد ہوے ہین - یہہ غیر ملکی ہین اور اونکی سب بے بہا صفت یہ ہے کہ اون کو انگلستان اور اوسکے باشندون اور اونکے طریقِ عمل سے قلبی نفرت ہے قانون فرانچیز کے بیان مین یہہ امر ظاہر کیا جائیگا کہ اگر فریب یا رعایت کو دخل نہ دین تو بورون کے موجودہ حلقۂ انتخاب مین آٹھہ ہزار اشخاص ممکن الوجود اور اون کی اولاد کا شمار ہوتا ہے یا شمار ہونا چاہیئے -

دلیرانِ میدانِ آزادی مین سے اکثرون کے نام ظلم و ستم کے دہبون سے اون کی زندگی ہی مین آلودہ ہوگئے ہین اور بور جنہون نے سنہ ۱۸۳۵ء مین تلاشِ آزادی صحرا نوردی اختیار کی اور سنہ ۱۸۸۱ء مین جنگ کی تھی انہون نے اب خود ہی اُنہین اصول کی پیروی کرنی شروع کی جن سے اون کو سخت مخالفت تھی - واکسرادکا اجلاس جو سنہ ۱۸۸۲ء مین ہوا اوس مین پہلے پہل قانونِ اخراج جاری کیا گیا - فرانچیز (حق آزادی) جو حسب قانون نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۶ء اسوقت تک صرف اون لوگون کو دیا جاتا تھا جو صاحبِ جائداد ہون یا ریاست مین سکونت رکھتے ہون یا اگر جائداد نہو تو ایک سال سے مقیم ہون وہ اب ترمیم کردیا گیا - اور اوس کی جگہ قانون

ممبر ۱۸۸۲ء نافذ ہوا جس مین یہ اقرار کیا گیا کہ غیر ملک والے بھی
پانچ سال کی سکونت کے بعد اہل ملک سمجھے جا سکتے۔ حقوقِ آزادی حاصل
کر سکتے اور قدیم باشندگون کے درجہ مین داخل ہو سکتے ہین جو فرقہ
کہ انتزاعِ ریاست کے موافق تھا اوس کے مقابلہ مین اب سخت برہمی پھیلی ہوئی
تھی۔ یعنی وہ فرقہ جو نڈر تھا اور جس نے باعلان انتزاع کے لیئے کوشش
کی تھی۔ پس وہ لوگ جو پہلے خفیہ طور پر اس فرقہ کی مدد کر رہے تھے اور
مشتبہ ہو گئے تھے اون کو اس کی ضرورت آپڑی تھی کہ اپنی خیر خواہی ثابت
کرنے کے لیئے اس فرقہ کے خون کے پیاسے ہو جائین اور اون پر
زجر و ملامت کرین۔ یہہ ارادہ صاف ظاہر کیا جاتا تھا کہ اس فرقہ کو اچھوت
اور بے آمیزش رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے بوروان کا یہ قول تھا
کہ سابق مین جو لوگ اون مین آکر داخل ہوئے اور اونہون نے حقوقِ
جدید حاصل کیئے انھین کی بدولت ملک کی آزادی جاتی رہی۔ اور بحالاتِ
موجودہ یہ خیال اون کا بیجا بھی نہ تھا کاش اس قانون مین شکستِ عہد نہ کیا
جاتا تو جو لوگ کہ بے لوث تھے وہ اس کی تائید کرتے مگر بدقسمتی سے
یہ قانون اندفاعی ثابت نہ ہوا بلکہ بامِ اخراج کا پہلا زینہ تھا۔ یہ پہلا فعل
تھا جس سے دیدہ و دانستہ شرایطِ تصفیہ باہمی مین نقص آگیا اور گو عہدنامہ
پریٹوریا مین ایسا کوئی فقرہ نہین ہے جو اس کا مخالف ہو مگر بقولِ مسٹر چیمبرلین

یہہ فعل اون کو الفت سابقہ کا متناقض ہے جو تصفیۂ شرائط عہدنامہ کیوقت وزرائے ملکۂ معظمہ کے پیش نظر تھے"۔

مگر وزارتِ گلیڈاسٹون جس نے مسئلہ ٹرانسوال سے نجات پانے کے لئے نقصاناتِ عظیم اوٹھائے تھے نہین چاہتی تھی کہ بورون کو اغراضِ تصفیہ کے پابند کرنے کے واسطے اس مضمون کو پھر چھیڑے دوسری پیش بندی یہ کی گئی کہ اختیارات بورون کے ہاتھہ مین رکھے گئے۔ جن مختلف قصبات کو سابق مین یہہ استحقاق تھا کہ اپنی جانب سے ایک رکن نیابتاً پارلیمنٹ مین بھیجین وہ اس حق سے محروم کر دیئے گئے اور اس وقت تک محروم ہین۔ مسٹر طکروگر کو یہ خوف تھا کہ قصبات کی ترقی خیالات اون کی قومی مصلحتِ ملکی مین رخنہ انداز ہو گی۔

اب بھی کچھہ نہین گیا تھا اگر استقلال سے کام لیا جاتا تو مسئلہ ٹرانسوال بلا کشت و خون ہمیشہ کے لئے بعنوانِ شایستہ طے ہو جاتا۔ وزرائے انگلستان کا بلاشبہ یہ عقیدہ رہا کہ ازبسکہ ہمنے انتہائی درجے کے ضبط اور بلند حوصلگی کو ظاہر کیا ہے کچھہ نہ کچھہ طرفین سے انصاف کیا جائیگا۔ بہرطور یہ ممکن ہے کہ اسی سبب سے وہ خاموش رہے ہون نہ اسوجہ سے کہ اون کو رعایائے برطانیہ و انجام افریقۂ جنوبی سے مسلسل غفلت رہی ہو۔ ایسی حالت مین ضرور ہے کہ وزرائے مذکور ڈچ لوگون کے عیبون کو بھول

گئے ہون جنکو اینڈرو ماروِل نے نظم کیا ہے یعنی "کم دینا اور زیادہ طلب کرنا"

ٹرانسوال کے بور بڑے کارگذار لوگ ہین اور بالحاظ اس امر کے کہ جو کچھ ملجائے اور جسطرح ملجائے چاہے کسی حکمت یا معاوضہ یا خوش قسمتی یا عطیہ سے وہ اوس کی تنگ طلبی اور زیادہ طلبی سے کبھی غافل نہین رہتے اون کے خواص مین سے یہ ایک ناگوار خاصّہ ہے جو اون کے ذاتی اور عام تعلقات مین نمایان ہے اور شاید یہہ اون صعوبتون اور مشکلون کے جھیلنے اور محرومیٔ تعلیم کا ثمرہ ہے جن سے انسان بدخلق اور پست خیال ہوجاتا ہے۔ یہہ ایک ایسا خاصّہ ہے جو تمام غیر تعلیم یافتہ لوگون مین پایا جاتا ہے جن کی گردشِ دوران نے خوب خبر لی ہے۔ اور اس مین شبہ نہین کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھہ اُس کا اثر جاتا رہیگا۔ مگر فی زمانہ یہہ صفت تو اون مین موجود ہے اور یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ جب اوس کی حقیقت تسلیم کرلی گئی تو اوس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگون کو بور اپنے گروہ کا نہین سمجھتے اون کے حقوق کو جبتک کہ وہ مجبور نہ کئے جائین نہ تسلیم کرینگے نہ اون کی نسبت انصاف کرین گے۔ اون کی تنگ حوصلگی اور خودغرضی کے خیالات امتیازِ حق و باطل پر غالب رہتے ہین اپنے تحمل اور کریم النفسی پر ذرا اور رعایائے برطانیہ کا یہہ گھمنڈ

اظہار سے ہمنے اپنے حریفِ کمزور کے دل مین تخمِ نیکی بو دیا ہے جس کا
نخل کسی وقت بارآور ہوگا۔ محض خام خیالی ہے۔ ایک نہ ایک دن خونریزی
کا ضرور سامنا ہے اور اوس روزِ سیاہ سے بچنے کی اور کوئی صورت نہین
بجز اِسکے کہ استقلال اور انصافِ شدید سے کام لیا جائے یا جسوقت
معاملاتِ گذشتہ سے انحراف کا قصد کیا جائے اور اُن مین دوسرے
معنی پہنانے کی کوشش کیجائے تو فوراً ان باتون کا سدباب کر دیا جائے
کسی صورت سے گورنمنٹِ ٹرنسوال کے یہہ امر ذہن نشین نہین کیا جاسکتا
کہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایک فریق ہمیشہ فتحمند ہوتا جائے اور دوسرا ہمیشہ دبتا
جائے اور ایک سلطنتِ عظیم الشان جو کسی دوسری چھوٹی سلطنت کے ساتھ
برتاو کرنے مین پس وپیش کرے اوس سے وہ ہمیشہ فائدہ اُٹھا سکے۔
علاوہ اِسکے گورنمنٹِ ٹرنسوال کو ضرور ہے کہ اپنی ذمہ داریون کے لحاظ سے
کاربند ہو۔

گورنمنٹِ ٹرنسوال سے اپنی عہدِ حکومت جدید مین جو پہلا فعل سرزد ہوا
اوس نے ریاست کو بہت نقصان پہونچایا اربابِ ثلثہ جو ۱۸۸۲ء مین حکمران
تھے اونھون نے متعدد اشخاص کے ساتھ اوس قسم کی رعائتین کین
جن کا ظاہری مدعا یہ تھا کہ کارخانجاتِ صنعت وحرفت اور معدنیات کا دروازہ
کھل جائے گا مگر عام طور پر یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اوس کے ساتھہ

اون کے ذاتی اغراض وابستہ تھے۔ پس انجام یہ ہوا کہ گلشنِ حرفت
ہائے نوخیز مین خزان آگئی اور جو لوگ کہ کارہائے جائز مین اپنی جان اور
اپنے مال کو صرف کر دینے والے تھے وہ از حد شکستہ دل ہو گئے۔
جو رعائتین کی گئی تھین اون مین صریح عنایتون کے اثار نمایان تھے اور یہہ
کھنا مبالغہ نہو گا کہ جو طریقہ اسوقت جاری کیا گیا تہا اور جو اوس کا مدعا تہا
وہ آجتک جاری ہے باوجودیکہ مجلس وزرا نے قطعی طور پر تجویز کر دیا ہے
کہ اختیاراتِ کلی اور ایسے اقتدارات جن سے کسی قسم کے حقوقِ مرجح حاصل ہوتے
ہرگز نہ دئے جائین مگر جب کبھی مجلسِ مذکور کے پریزیڈنٹ یا اور حکام صیغہ عاملانہ
مناسب سمجھتے ہین تو اس تجویز کو بالائے طاق رکھہ دیتے ہین اسکی مثال
یہہ ہے کہ دسمبر ۱۸۹۵ء مین اختیارِ کلی دیدیا گیا تھا کہ جو غلہ باہر سے آئیگا
اُس کا محصول نہ لیا جائیگا اور اوس مین یہ پردہ رکھا گیا کہ یہ کارخانہ سرکاری
ہے اور ایجنٹ کو صرف کمیشن دیا جایگا۔ حالانکہ حقیقت مین وہ اختیارِ
کلی ہے۔

بوروں کو ۱۸۸۱ء کے عہد و پیمان سے تشفی ہوئی وہ چاہتے تھے
کہ دولتِ علیہ کا اونپر کوئی اختیار نہ رہے اور اصلی باشندگانِ ملک کے
متعلق جو فقرات کہ درج کئے گئے ہین وہ منسوخ کر دے جائین اور اونکی
ریاست کو بجائے ریاستِ ٹرانسوال ریاستِ جمہوری افریقہ جنوبی کہا

خطاب دیا جائے۔ وہ یہہ بھی چاہتے تھے کہ اون کے بیرونی تعلقات مین اون کو کامل آزادی حاصل ہو۔ گو اوس کی اون کو امید نہ تھی اور اس امر کی کوشش تھی کہ مفہوم عہدنامہ کو وہ کہان تک وسعت دیسکتے ہین۔ اونہون نے تاخیر نہ کی اس سلیے اثراور متبذل دستاویز مین سوائے چند حدود اور اس شرط کے کہ اون سے تجاوز نہ کیا جائیگا اور کوئی چیز واضح تر نہین ہے یون تو اون کا محصور ہو جانا یا بقول مسٹر کروگر ایک جھوپڑے مین بند کر دیا جانا اونکو از حد ناگوار تھا۔ کیونکہ اوس سے اون کی ایک عادت قدیمہ کی بیخ کنی ہوتی تھی مسٹر موصوف نے صحرانوردی اور توسیع ملک کا یہہ طریقہ رکھا تھا کہ پہلے وہ قریب کے ملکون مین شکار کھیلنے جاتے تھے پھر وہان اپنے جانورونکو چرنے کے لئے بھیجتے تھے اور جب اس ترکیب سے کچھ دن گذر جاتے تھے تو اپنے دل مین یہہ خیال کرتے تھے کہ ہم کو ایک حق قدیم حاصل ہو گیا ہے جسکو خواہ جبراً خواہ بذریعۂ اقرار تحریری قایم کرنا چاہیئے یہہ اقرار تحریری اکثر اوقات غلط ترجمہ کیا جاتا تھا۔ اس معاہدہ مین اکثر تغیر و تبدل ہوا کرتا تھا اور بعد اوسکے دو مخالف سردارون مین جو کمزور ہوتا تھا اوسکی امداد کی جاتی تھی۔ اور اسطرح جب فرقہ زوردار کی طاقت گھٹائی جاتی تھی اوس کا نتیجہ لازمی یہہ ہوتا تھا کہ قدیم باشندگان ملک خارج از بلد کردئے جاتے تھے۔

چونکہ بوروں مین انتظامی قابلیت بالکل نہ تھی اور وہ اپنی جائداد کی نگرانی نکر سکتے تھے اور نہ اپنی آراضی مقبوضہ کو کام مین لا سکتے تھے اسلیے اب بھی جیساکہ قبل مین حالت تھی خاص ٹرانسوال مین بہت سی غیر مقبوضہ اراضیان موجود ہین مگر زمین کی طمع اونکا پیدایشی مرض ہے ہر شخص کی یہہ حالت ہے کہ اپنے ہمسایہ کے گھر سے دہوان نکلتے دیکھہ نہین سکتا گو وہ پچاس ایکڑ زمین مین بھی زراعت نہ کر سکے۔ مگر پچاس ۵۰۰۰۰ ہزار کی اوسکو خواہش رہتی ہے غرض یہ قوم بلاکم وکاست کل افریقہ کی خواستگار ہے۔

جب کبھی سوازی لینڈ زولینڈ بکیانا لینڈ۔ متابل لینڈ مشونا لینڈ اور ٹانگا لینڈ پر دست درازیون کی خواہش اونکے دلون مین پیدا ہوئی تو وہ اپنا حق قایم کرنے کے لیے بہانہ ڈہونڈنے لگے۔

انھون نے بکیانا لینڈ مین طرفداریان شروع کین۔ اسکے یہ معنی ہین کہ ٹرانسوال کے شہرون نے دوسرے سردارون کے مقابلہ مین بعض ملکی سردارون کی مدد پر آمادگی ظاہر کی۔ ۱۸۸۰ء کے عہدنامہ لندن نے تمام باتون کا فیصلہ کردیا۔ اور ریاست جمہوری کے حقوق مغربی حدود قایم ہوکر سرداران متنازعین مین سے دو گورنمنٹ ٹرانسوال اور دو حکومت انگلشیہ کے سردارون کے ماتحت کردیے گئے مگر عہدنامہ پر دستخط ہوتے ہی پھر اونھون نے حرفت شروع کی اور ایک سال بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ

بورانِ ٹرانسوال کے ایک گروہ نے جس کے اکثر لوگ اسوقت ریاستِ
جمہوری مین جلیل القدر عہدون پر مامور ہین اون جاگیردارون کے
اراضی پر یورش کی جو انگریزون کی حمایت مین تھے بلکہ اونکے دارالریاست
میفکن پر بھی اُنہون نے حملہ کیا۔ اوس کے بعد پریزیڈنٹ کروگر نے ایک
اشتہار دیا کہ اراضی مذکور ریاستِ جمہوری کی حمایت مین لیلی گئی ہے
مسٹر روڈس جنکی ہمیشہ یہہ کوشش تھی کہ اندرونی ملک کا راستہ
کُھلا رہے اور جن کا نام اس کوشش کی وجہ سے مشہور ہوچکا تھا اونھون
نے دولت علیۂ انگلستان کو اس کارروائی کے روکنے پر آمادہ کیا
چنانچہ ایک تحریرِ آخری گورنمنٹ ٹرانسوال کے پاس بہیجی گئی مگر جب تک کہ
بارہ لاکھ پونڈ صرف کرکے سپہ سالاریٔ وارن ملک پر چڑھائی نہ کی
گئی نہ اوس گورنمنٹ نے اشتہار کو واپس لیا اور نہ بور ملک کے
چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہ فوج کشی مسٹر گلاڈسٹن کے حکم سے ہوئی تھی
جو بورون کے مربی تھے اور ہمیشہ یہ ثابت کیا چاہتے تھے کہ ٹرانسوال کی
ساتھہ جو تصفیہ کیا گیا ہے وہ نہایت اچھا ہوا ہے۔ مگر گورنمنٹ ٹرانسوال
کے افعال اور مسٹر بیتھل کے ظالمانہ قتل کیے جانے سے ظاہر ہوگیا کہ
حکام کا دلی منشا کیا ہے اور یہ امر ساکنانِ افریقۂ جنوبی کے دلون پر نقش
ہوگیا۔ بورون نے جب ملک پر حملہ کیا تہا تو اوس وقت بیتھل زخمی ہوچکا

تھا اوسی حالت مین اوسکے پاس ٹرانسوال کا ایک نامی عہدہ دار آیا اور دیکھا کہ زمین پر ایک رفل پڑی ہے۔ اُسنے پوچھا کہ یہ کیونکر چلتی ہے بیتھل نے ترکیب بتائی عہدہ دار نے دیکھنے کے بہانہ سے اُٹھا کر بیتھل کو اوسی سے فنا کر دیا۔

ریاستِ جمہوری نے زولولینڈ مین بھی اسی قسم کی رفتار رکھی۔ ٹرانسوال کے بورون نے زولولینڈ پر چڑہائی کی اور ۱۸۸۴ء مین سر گارنٹ وولزلی کے انتظام کو پلٹ کر سٹی وایو متوفی کے ایک بیٹے ڈنزولو کے ساتھ شریک ہوکر اوسکو بادشاہ بنا دیا۔

جب یہ ہوچکا تو ملک پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑہے مگر برٹش گورنمنٹ نے مداخلت کی اور دو ثلث حصّہ کو زولوٗن کے واسطے بچا لیا۔ نقشہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ بورون کا ارادہ سمندر تک پہونچ جانیکا تھا۔ اور بدنصیب زولوجن کی طاقت حکومتِ انگریزی نے ضعیف کردی تھی اور یہ قوت شکنی درست بھی تھی کیونکہ اون سے ٹرانسوال کو بہ نسبت بیتھل کے زیادہ خوف تھا اسوقت اپنی جدیدہ ملک کو کھو بیٹھے تھے اور اون ہی لوگون کے ہاتھ سے تباہ اور پریشان تھے جو مداخلتِ برٹش گورنمنٹ کے قبل اونکے زیردست تھے یہ امر قابل یادگار ہے کہ جنگِ سکوکونی اور زولو مین جو خاص بورون کے لئے ہوئی تھی شیر دل پایٹ یواس

اور اوس کے بیٹون کے سوا جو ان لڑائیون مین اہل برطانیہ کے پہلو بہ پہلو لڑ کر مر گئے گو یوروں مین سے کوئی بھی مدد کے لئے نہین آیا مگر زولون کی طاقت ٹوٹ جانے کے بعد اون کا ملک چھین لینے پر آمادہ تھے۔

اسکے بعد سوازی لینڈ کی باری آئی۔ اوّلاً گھانس کی چرائی کا حق حاصل کیا گیا پھر اور حقوق تحصیل وصول محصولات و مالگذاری اراضی اور تار برقی و ریلوے و بنک و پیمایش اور واللہ اعلم کیا کیا حقوق حاصل کئے گئے۔ ایک صاحب نے باقیماندہ حقوق کے لئے درخواست دی اور اون کو حاصل کر لیا۔ دوسرے صاحب نے میرمجلسی و عدالت کی درخواست کی اب غور کیجئے کہ ایسی حالت مین بدنصیب باشندگان ملک کو کیا مل سکتا تھا۔ غرض ٹرانسوال نے جملہ حقوق خرید کر لئے تاکہ بغیر شرکت اون کی حکمرانی ممکن ہی نہو۔

سفیران قوم سوازی کو راہ راست پر لانے کے لئے ریاست جمہوری ٹرانسول قوم کی خفیہ کارروائیون کا سرمایہ موجود تہا۔ پس جب تحقیقات حقوق اور تجویز انتظام آئندہ کا وقت آیا تو نتیجہ وہی ہوا جو پیشتر سے خیال مین تھا۔ دولت علیہ کی جانب سے جو شخص کہ ان حقوق اور عام طور پر دوسرے امرون کی تحقیقات کے واسطے کمیشن خاص مین مقرر ہوا تھا اوسنے حقوق پانیوالون اور مترجمون سے جو سوال کئے اون سے کسیقدر یہ امر منکشف ہوا کہ حقوق مذکور کیونکر حاصل

اور عطا کئے گئے تھے اُس نے ایک یہ سوال کیا - کیا آپ حلفاً کہہ سکتے ہین کہ آپ نے اس دستاویز کو لفظ بلفظ بادشاہ کو سمجھا دیا تھا -

جواب - "جی ہان"

سوال - براہِ مہربانی آپ عدالت سے بیان فرمائے کہ زبان کا فرین ایڈ ولورم ڈیوٹیز (رسوم عدالت بہ مناسبت دعویٰ مالیت) وغیرہ وغیرہ کو کیا کہتے ہین اور آپ نے حقوقِ پبلیٹس - دارالضرب - مالگذاری اراضی اور ٹاؤن شپ کنسیشن (حدود اراضی قصبہ و اختیاراتِ باشندگانِ قصبہ مذکور) کا کیا ترجمہ کیا اور اوسکے معنی کیونکر ادا کئے - ؟

اب وہان کے دبنگ اور مخمور سردار اور اُن کے خوشامدی مصاحبین کا شرمناک اور نفرت انگیز طریقہ قابلِ بیان ہے اس امر کے اظہار کے لئے صرف ایک نظیر کافی ہے کہ کامونکی رفتار کس طریقہ کی تھی مثلاً - قماربازی کی اجازت کے لئے ایک درخواست پیش ہوئی جو شخص کہ ترجمان تھا وہ کافرزبان بہت کم جانتا تھا اور اوس نے جو ترجمہ کہ الفاظِ اختیار کلی بلیرڈ کھیلنے - تاش کھیلنے چھٹی ڈالنے اور ہارجیت کے کھیل کھیلنے) کا کیا وہ یہ تھا کہ "فقط ہمکو اختیار گیند - بہ چوٹ مارنے کا عذون سے کھیلنے اور کل روپیہ سے لینے کا دیا جاے" سردار نے حالتِ مستی اور غنودگی مین پہلے دونون فقرون پر تو سر ہلا دیا مگر جملۂ آخر کی

جب نوبت آئی کہ کل روپیہ لے لین" جسکو وہ بھی سجھہ سکتا تھا تو اوسکو غیظ آگیا۔ یہ درخواست پھر بعد کو منظور ہوئی جب اوس کا مضمون کسی ہوشیار ترجمان نے بیان کیا۔

سب سے گرما گرم ترکیب جس سے منشا ۓ عہد و پیمان لندن مین خلل ڈالدیا گیا اور حصولِ اراضی مین ایک دلیرانہ کوشش کی گئی وہ یہ تھی کہ امینڈراین بادشاہ سوازی کی جانب سے ایک وصیت نامۂ آخر کا لکھا تجویز کیا گیا اور اوس مین یہ شرط مندرج کی گئی کہ بحیثیت وصی و متولی بادشاہِ مذکور مسٹر کروگر کو اختیاراتِ حکومت تفویض کیے جائین۔ اس تجویز مین کروگر صاحب کو اوس وقت ناکامیابی ہوئی مگر آخر مین بور گورنمنٹ کا مقصد حاصل ہوگیا اور باوجودِ منت و سماجت و عذراتِ اہلِ ملک اور باوجود اس کے کہ اونھون نے زمانۂ سابق مین اپنے کو عملاً سرکار انگریزی کا نہایت بکار آمد مستعد اور وفادار دوست ثابت کر دیا تھا مملکتِ سوازی لینڈ ریاست جمہوری کے حوالہ کردی گئی۔

جس وقت مملکتِ سوازی لینڈ کو یون دام مین لانے کی فکرین ہو رہی تھین گورنمنٹِ ٹرانسوال دوسرے مقامون سے بھی غافل نہ تھی۔ میٹابل لینڈ کو اوس قدیم دوستی کے سبب جو بورون کو میٹابل سے تھی اور جب کو اونھون نے نکال باہر کیا تھا وہ اپنی موروثی جائداد سمجھتے تھے

اور مشونا لینڈ کو اس بنا پر کہ وہ اون کی قدیم شکارگاہ تھی اپنا ہی ملک جانتے تھے۔ جس وقت مسٹر الف ٹامسن مسٹر روڈس کی جانب سے معاملہ طے کرنے گئے تھے تو اوس وقت لوبنگیولا کے جھوپڑے مین اوسکو ایک خط ملا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم بور نے معاہدۂ تحریری کے بعد بھی اپنی قدیم عادتون کو ترک نہین کیا۔ کسی میر افواج کا ایک سردار ملکی کے سامنے گڑگڑانا اور چکنے چپڑے الفاظ استعمال کرنا اور مکاری سے اس بات کا دم بھرنا کہ جب تک بورون یا متابلون مین سے ایک متنفس بھی باقی رہیگا اوس وقت تک ہم دونون مین دوستی قایم رہے گی۔ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ بور سرداران ملکی کے ساتھ کیسی چالین چلتے تھے اور وہ لوگ ہر امر مین بورون سے کسقدر خائف اور بدگمان رہتے تھے خطِ مذکور کا مضمون درجِ ذیل ہے۔

مقام مری کو ریاست جمہوریۂ افریقیۂ جنوبی ۹ ماہ مارچ ۱۸۸۲ء بملاحظہ والا منزلت سردار لوبنگیولا ولدِ امزلیکاٹ سے شاہِ بزرگ قوم متابیلی سردار اعظم۔

بوصولِ نیاز نامہ ہذا آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپ سے ملنے کی نہایت آرزو ہے مگر مین اپنے ملک کے لوگون سے ایسا وابستہ ہون کہ ایسا دور دراز سفر اختیار نہین کرسکتا۔ پس مین اسی پر قناعت کرتا ہون کہ بذریعۂ تحریر ہذا قدیم امزیلیکاٹ سی کے فرزند شاہِ متابل کی جناب مین آداب

نیازمندی بجا لاؤن۔

یہہ جو مین نے عرض کیا کہ مجھکو آپ سے ملنے کی خواہش ہے تو اس تقریب سے مین کچھہ طلب کرنا نہین چاہتا بلکہ گفتگو کے ذریعہ سے کچھہ آپکو دنیا کی حالت سے آگاہ کرنا چاہتا ہون کیونکہ ایسے لوگ توبہت ہین جوان معاملات مین خوب باتین بنانا جانتے ہین مگر سچی بات کے کہنے والے بہت کم ہین۔

میرے خیال مین غلط بات کا سُنتا نہ سُننے سے بدتر ہے۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ایک غلط خبر سُنی ہے اسوجہ سے مین اوسکی حقیقت بیان کرتا ہون۔

آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ انگریزون نے ہمارے ملک ٹرانسوال کو لے لیا تھا یا بقول اونکے اوس کا الحاق کر لیا تھا۔ ہم اون سے چار سال تک ختم حجت کرتے رہے اور عاجزانہ طور پر اوس کا استرداد چاہتے رہے مگر اونھون نے کچھہ نہ سُنا۔ انگریزون کا یہ خاصہ ہے کہ جب کوئی جائداد اون کے ہاتھ آجاتی ہے تو اون کی حالت اوس بندر کی سی ہوجاتی ہے جسکے ہاتھہ مین کدو کے بیج ہون۔ جب تک تم اوسکو مار نہ ڈالوگے وہ نہ چھوڑے گا۔

ہماری چار سال کی محنت مفت رائیگان ہوئی اوس کے بعد اون

لوگون نے ہمکو گرفتار کرنا شروع کیا۔ اس بنا پر کہ ہم ناراض ہین۔ اوس کی وجہ سے ہتیار چلے اور خانہ جنگیان ہوئین۔ اوسوقت اون لوگون کو ہمارا ملک ہمکو واپس دیدینا مناسب معلوم ہوا۔ چونکہ اب وہ جاچکے ہین اور ہمارا ملک ازاد ہوگیا ہے ہم آپکے ساتھہ پھر اوسی اتحاد کے ساتھہ رہا چاہتے ہین جیساکہ آپ کے والد کے ساتھہ تھا۔ اور ہمارے آپ کی ایسی دوستی ہونی چاہیئے کہ جب تک ایک متنفس پور اور میٹابل زندہ رہے یہ دوستی قایم رہے۔ اسی سبب سے مین آپ سے ملنا چاہتا ہون اور اگر مین زندہ رہا اور یہان ملک کا کامل انتظام ہوگیا اور وہ بدبو جو انگریزون نے آکر پھیلائی تھی دور ہوگئی تو مین آپ تک پہونچون گا۔ اور اگر اوسوقت تک یہ خط موجود رہا تو قلم اور کاغذ کی جگہہ یہ الفاظ آپ میری زبان سے سنین گے جو اسوقت پوری طور پر ادا نہین ہو سکتے — مین اون تین بھائیون مین سے ایک بھائی کا لڑکا ہون جو بتیس ۳۲ سال قبل آپکے والد مزلیکاٹ زی کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور اوس صلح کی داغ بیل ڈال آئے تھے جو ہنوز باقی ہے۔ مجھکو ابتک وہ زمانہ بہت اچھی طرح سے یاد ہے جبکہ پورون مین سے پہلے پھل فرنٹز جوبرٹ۔ جان جوبرٹ اور پیٹر جوبرٹ آپ کے ملک مین گئے تھے اور آپ کے والد سے صلح کی تھی جسکی وجہ سے آپکے والد بھی مطمئن ہوگئے تھے اور پورہ بھی اور

وہ رشتۂ صلح ایسا استوار تھا جسے فتنہ پرداز کبھی نہ توڑ سکے اور نہ توڑ سکین گے۔ جب تک کہ ایک بور بھی زندہ ہے یا آپ سلامت ہین۔

آب مین اپنی دوستی کی یادگار مین کچھہ تحفہ آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون حاملِ خط ہذا آپ کی خدمت مین ایک کمل اور ایک رومال آپ کی خاتونِ معظمہ کے واسطے پیش کریگا۔ مین خود بھی آپ اور آپ کی خاتونِ معظمہ کی محبت سے ایک دن فیضیاب ہونگا۔ یہ صاحب کہ یہہ خط لیکر حاضر ہونگے وہ یہان کے سب حالات آپ سے بیان کرینگے بعض بدنفسون نے کولاہنگ کو بھڑکایا اور اونکے دل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ قلعہ بندی کرکے ہم لوگون سے لڑین مگر پھر وہ ڈر گئے اور سمجھہ گئے کہ اون کی جان جائیگی۔ اوسپر مین نے اونکے سب قلعے توڑ واڈالے اور اون سے ۵۰۰۰ مویشی اور ۴۰۰۰ بھیڑین اور بکریان تاوان مین لین اب ایک اور سردار گٹسز بی نے ہمارے ملک پر چڑھائی کرکے تین آدمیون کو مارڈالا اور چند کو لوٹ لیا اوسکو بھی تاوان دینا ہوگا اور اگر نہ دیگا تو ہم اوسکو سزا دین گے۔ یا مارڈالین گے۔ کیونکہ ہم اپنے ملک مین امن رکھنا چاہتے ہین باقی والسلام

راقم

پی جے۔ جوبرٹ

سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین جنرل جوبرٹ اون کے اعوان اور معاونون نے ملکر ایک بہت بڑے سفر (یعنی سفر بن جسے لینڈ) کا سامان کیا اور یہ قصد کیا کہ جو ملک حمایت انگریزی مین آچکا تھا اور انتظام چارٹرڈ کمپنی مین تھا اوس کے ایک حصّہ پر قبضہ کرلین۔ مگر یہ قافلہ روڈس ڈرفٹ سے واپس کردیا گیا۔ کیونکہ اس مقام پر ڈاکٹر جیمسن نے نہایت استقلال جوانمردی اور لیاقت سے اون کا تنہا اور بے ہتیار مقابلہ کیا۔ دوسرا سبب اونکے واپس جانے کا پریزیڈنٹ کروگر کا اشتہار تھا۔ صاحبِ موصوف کو صاف الفاظ مین اطلاع دیگئی تھی کہ اگر وہ نہ مانینگے تو بہ زور روکدئے جائینگے اور لامحالا جنگ کی نوبت آئیگی۔ معاملہ یہان تک پہونچا تھا کہ بن جسے لینڈ جو داخلِ ریاستِ جمہوری ہوا چاہتی تھی اوسکے کل عہدے تقسیم ہوچکے تھے اور بجائے اسکے کہ پریزیڈنٹ کا اشتہار صرف عہدنامہ کی تعمیل سمجھا جائے (اور وہ بھی دباؤ کی حالت مین نہایت لے دیکے ساتھ کیا گیا تھا) یہہ کہا جاتا تھا کہ اشتہارِ مذکور مین از حد عالی حوصلگی اور فیاضی سے کام لیا گیا ہے اور سوازی لینڈ کا معاملہ جب چھڑا ہوا تھا تو اوس کا حوالہ دیا جاتا تھا۔

ٹانگا لینڈ مین بھی سفیرانِ بوئر غافل نہ تھے اون کی کوشش اسمقام پر صرف اسوجہ سے بیکار گئی کہ ملکِ ٹانگا کی شہزادی زمبالی جو اسوقت

بحیثیت ولیہ کار فرما تھی اور وحشیانہ فرمانروائی کا ایک عمدہ نمونہ تھی اوسنے
صاف کہدیا کہ ہم سوائے انگلستان کے اور کسی حکومت سے کچھ تعلق نہ
رکھینگے اور دولت مذکور کی علویت کو اوسنے ۱۸۸۱ء مین قبول کرلیا تھا۔
جب یہان بھی ناکامیابی ہوئی تو اوہون نے سمندر کی طرف بڑہنے
کا قصد کیا اور اپنے سفیرون کے ذریعہ سے دو چھوٹے سردار زمبان اور
انبیگیسا سے چند حقوق حاصل کرکے اونکو خود مختار بادشاہ بنا دیا مگر
سنہ ۱۸۹۴ء مین لارڈ روزبری نے اون کے تمام ملک ضبط کرلئے اور اوراس
طریقہ سے گورنمنٹ ٹرانسوال کی اون تجویزون کا سدباب کردیا جو وہ
ملکی لوگون کے ساتھ سازشین کرکے شکست عہدنامہ کے لئے کیا
کرتی تہی

ان معاملات مین جیسا برتاؤ کہ بورون کی جانب سے کیا گیا اوس سے
بڑہکر اور کیا ثبوت اس امر کا ہوسکتا ہے کہ عہدنامہ کی شرطونکو وہ بالقصد
توڑا چاہتے تھے۔ عہدنامۂ پریٹوریا مین حدود ٹرانسوال مندرج ہین اور
سوازیون کی خودمختاری تسلیم کی گئی ہے باایںہمہ ریاست جمہوری کی
طرف سے جو سوازی لینڈ کا الحاق کیا گیا اور اوسکے منظور کرنے مین گورنمنٹ
انگلستان نے تاخیر کی اوس کی نسبت سالہاسال یہہ شکایت رہی کہ اب
اوس کا تحمل نہین ہوسکتا ہے اور اوسکو اسقدر تشہیر کیا کہ تقریباً کل افریقیہ

جنوبی کے باشندے اوسکو ایسا ہی سمجھنے لگے۔

اس زمانہ مین دول یورپ نے اپنی توجہ بھی افریقیہ کیطرف مائل کی اہل جرمن اور فرانس دونون نے وسیع قطعات حاصل کئے یا اونکو اپنے دائرہ حکومت مین ہونا مشتہر کیا۔ دور اندیش شاہ بلجیم ایک عظیم الشان ریاست کی بناڈال چکا تھا جو کانگو کے نام سے مشہور ہے اور ساحل غربی سے وسط افریقیہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس ریاست کے شمال مین اہل فرانس نے غربی ساوڈان کا حاصل کرنا شروع کر دیا تھا اور جنوب مین ایک ایسے ملک پر قبضہ کر لیا تھا جو ساحل سے حدود حکومت انگریزی تک پھیلا ہوا تھا اور ساحل مشرقی کے اُس خطہ پر اُنھون نے قبضہ کر لیا تھا جو ساحل اور بزرگ جھیلون کے درمیان واقع ہے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب اہل جرمنی ساحل کے اس کنارہ سے اوس کنارہ تک قابض ہو جائنگے اور انگریزون کو شمال کی جانب بڑھنے سے روکدینگے۔

ان جدید حریفان یورپ نے انگریزون کی حالت بہت نازک کر دی تھی جن قومون کے ملکون پر یہ حملہ آور ہوتے تھے اون مین جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو اوسکا اثر ہماری نوآبادیون پر بھی فوراً پڑتا تھا۔ پس اور زمانون کے مقابلہ مین اسوقت زیادہ ضرورت تھی کہ اہل ملک کا تحفظ کیا جائے اور بقول مسٹر کروگر بورون کی یہ حالت تھی کہ وہ قلعہ بند تھے اور کسی طرف ہاتھ پاون نہ پھیلا سکتے تھے ہر طرف سے وہ شائستگی کے محاصرہ مین آتے جاتے تھے اور ایسی شائستگی

جسے فرائض اور تکلیفون مین بطور کمال نفرت انگیز سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنی ہی خواہش کو اپنا قانون خیال کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۸۴ء مین مسٹر کروگر اور مسٹر اسمتھ یورپ گئے کہ عہدنامہ مین کچھہ ترمیم ہوجائے اور روپیہ بھی فراہم کرین جسکی اشد ضرورت تھی

جن اہلِ ہالینڈ کو حال مین تیاری ریلوے کے حقوق عطا کئے گئے تھے اون کے ذریعے سے فراہمی روپیہ کی جو جو کوششین کیگئین وہ بیکار گئین مگر اور معاملات مین بہہ نسبت زیادہ خوش قسمت رہے۔ عہدنامہ[۵] لندن کی نسبت جو انہون نے سلسلہ جنبانی کی تو چند حدود جواب تک قرار نہ پائے تھے اونکا تعین ہوگیا گو اس وقت اوس مین برطانیہ اعظم کے حق شاہانہ کا کوئی ذکر نہین کیا گیا۔

ریاست کا نام بدل دینے کے لئے بھی اونہون نے گورنمنٹ برطانیہ کی

---

۵ عہدنامہ لندن کے پوری عبارت ضمیمہ ب ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء مین مندرج ہے۔ حقوق شاہی کی نسبت بہت طولانی خط و کتابت ہوئی ہے عہدنامہ سنہ ۱۸۸۱ء کا جو مقدمہ نہین لکھا گیا اوس سے گورنمنٹ ٹرانسوال یہ معنی پیدا کرلی ہے کہ ازانجا کہ حقوق مذکور کی نسبت یہ قرار پایا تھا کہ وہ سوخت کردئے جائینگے اس وجہ سے ایسا کیا گیا۔

مسٹر چیمبرلین یہ جواب دیتے ہین کہ عہدنامہ لندن مین عہدنامہ پریٹوریا کی صریح ترمیم کی گئی تھی نہ ضمنی اور حقوق شاہی کے سوخت کردینے کی جو درخواست کی گئی تھی اوس کو لارڈ ڈربی نے نامنظور کردیا تھا اور مقدمہ جو بنا ہے تحریر تھا اوسکو نافذ سمجھنا چاہیئے اور اگر ایسا نہ سمجھا جائے تو وہی دلیل جو حقوق مذکور کے سوخت ہوجانے کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔ ٹرانسوال کی خودمختاری کے مقابلہ مین بھی موزون ہوگی۔ کیونکہ سنہ ۱۸۸۱ء کے عہدنامہ کے مقدمہ مین یہ مذکور ہے کہ کیا عطا کیا گیا اور کیا محفوظ رکھا گیا۔

رضامندی حاصل کرلی - اور بجائے ریاست ٹرانسوال بار دگر اس کا نام ریاست
جمہوری افریقۂ جنوبی قرار پایا - اس سفر مین ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو مسٹر کروگر
کے اوس کلام کا جواب دیتا ہے جسے بارہا وہ اپنی زبان پر لائے ہین - یعنی
یہ کہ " اہل یوٹی لینڈر سے کسی نے کہا کہ تم ٹرانسوال مین آکر آباد ہو اور اون کی وہان
حاجت بھی نہین ہے " مسٹر کروگر اور مسٹر اسمٹ البیمارل ہوٹل مین ٹھہرے
ہوے تھے چند ہفتون کے بعد اتفاق سے اونکے پاس اتنا روپیہ نہ رہا کہ ہوٹل
کا حساب پاک کرسکتے اوس حالت تکلیف مین اوہون نے بیرن گرنیٹ سے
معاملہ رجوع کیا بیرن موصوف اوس زمانہ مین ایک نامی ساہوکار تھے اور حقوق
معدنہائے طلا واقع لیڈن برگ سے انکو نہایت دلچسپی تھی وہ مدد کرنے کو
آمادہ ہو گئے تھے مگر بشرطہا و شروطہا امداد کرنے کا معاوضہ انہون نے یہ کہا
کہ ٹرانسول مین جو اہل برطانیہ آباد ہین اون کی نسبت کچھ سرکاری طور پر اس امر کا اطمینان
کیا جائے کہ اونکے ساتھ نیک سلوک ہوتا رہیگا اور اونکا تحفظ کیا جائے گا -
اوس کے جواب مین مسٹر کروگر نے ریاست جمہوری کی طرف سے ایک مضمون
اخبارات لندن مین شایع کیا اوسکے ذریعے سے اہل برطانیہ کو نہایت محبت سے طلب
کیا انکا خیر مقدم ادا کیا آنے والون سے وعدہ کیا کہ اونکے حقوق کا لحاظ اور اونکا
تحفظ کیا جائیگا حال مین اس مضمون کا بارہا حوالہ دیا گیا ہے -
اس جدید عہدنامہ کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ یہ عہدنامہ بجائے عہدنامہ سابق

جو ۱۸۸۱ء مین ہوا تھا تصور کیا جائے گا۔ عہدنامہ جدید مین ملکہ معظمہ کے حقوق
شاہی کا کوئی ذکر نہین ہے مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی اوس مین نہین لکھا ہے کہ
ٹرانسوال کو اختیارات خودمختاری دئے گئے ہین۔ بوراب یہ حجت کرتے ہین کہ چونکہ
عہدنامہ جدید مین جو عہدنامہ قدیم کا قایم مقام ہے حقوق شاہی کا کوئی ذکر نہین ہے
پس یہ سمجھنا چاہیئے کہ اون سے قطع نظر کرلی گئی تھی۔ مگر مسٹر چیمبرلین کا یہ جواب ہے
کہ اگر عہدنامۂ قدیم منسوخ ہوگیا تو جو فقرہ کہ خودمختاری ٹرانسوال کے متعلق اوس مین
درج تھا وہ بھی منسوخ ہوگیا اور چونکہ عہدنامہ جدید مین کسی خودمختاری کا کوئی ذکر نہین
ہے پس کل معاملہ اوس حالت اصلی پر جارہیگا جو ۱۸۸۱ء کے قبل مین حالت تھی۔ ہماری
رائے مین یہ دونون دہوکا دینے والی بحثین ہین جسوقت کہ دوسرا عہدنامہ ہوا ہے
تو گورنمنٹ برطانیہ کا یہہ منشا نہ تہا کہ وہ حقوق شاہی سے دست بردار ہو جائے
اور ساتھہ ہی اوسکے یہ بھی ارادہ نہ تھا کہ بورون کی خودمختاری کو چہین لے جو
اندرونی معاملات ریاست مین اونکو حاصل تھی سلطنت برطانیہ کا منشا خود عہدنامہ
کے [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً فقرہ چہارم مین یہ لکھا ہے کہ ریاست جمہوری
افریقیہ جنوبی (جو نام قدیم اوس کا اب پہر عہدنامہ مین منظور ہوا ہے) اس امر کی مجاز
ہنوگی۔ کہ جب تک ملکہ معظمہ منظور نہ فرماوین۔ باستثنائے آرنج فری اسٹیٹ
کسی قسم کا معاہدہ کسی ریاست یا قوم یا ایسے فرقہ ملکی کے ساتھہ کرے جو ریاست
جمہوری کے شرق یا جنوب مین ہون۔

اگر ریاستِ جمہوری ٹرانسوال کے اختیارات شاہی کو برطانیہ نے تسلیم کر لینے کا ارادہ کیا ہوتا تو ایسا فقرہ کسی صورت سے داخل عہدنامہ نہین ہو سکتا تھا۔ پس ریاست جمہوری اب بھی ماتحت ملکۂ معظمہ ہے دو فقرونکے سوا اور فقرون سے یہان بحث کرنا ضروری نہین ہے وہ حد جدید وسعتِ حدود اور رزیڈنٹ صاحب کے فرایض اور بعض قرضہ کے ادا کے متعلق ہین۔

مگر فقرۂ ہفتم بہت ضروری ہے اور اوس مین یہ تحریر ہے کہ کل اشخاص جو قبل از ۸ اراگست ۱۸۸۱ء ٹرانسوال مین جائداد پر قابض تھے اور اب تک قابض ہین اونکو وہی حقوق اوس جائداد کی نسبت حاصل رہینگے جو اونکو ۱۲ اراپریل ۱۸۷۷ء سے حاصل تھے (یادداشت ان حقوق مین وہ پورے حقوق شہری داخل ہین جنکو مسٹر کروگر نے بہت شد و مد سے اخبارات لندن مین مشتہر کیا تھا جنکا ذکر قبل مین ہو چکا ہے) حال کی لڑائیون مین جو شخص ملکۂ معظمہ کا خیر طلب رہا ہوگا اوسکو اپنی خیر خواہی کے باعث کوئی آزار نہ پہونچے گا۔ نہ بصیغۂ فوجداری اُسپر کوئی الزام لگایا جائیگا اور نہ بصیغۂ دیوانی اُسپر کوئی دعویٰ دائر کیا جائیگا اور ایسے شخصون کو اس امر مین پوری آزادی رہے گی کہ ملک مین سکونت رکھین تمام حقوق سے بہرہ مند رہین اور اُن کی ذات اور جائداد کا تحفظ کیا جائے۔

دوسرے فقرہ نمبر ۱۵ کی یہ عبارت ہے (علاوہ باشندگان ملک کے وہ اشخاص جنہون نے ٹرانسوال مین ۱۲ اراپریل ۱۸۷۷ء اور ۸ اراگست ۱۸۸۱ء کے درمیان

باقاعدہ سکونت اختیار کی ہے اور جنکے نام تاریخ مذکور سے ۱۲ مہینہ کے اندر اپنا نام درج رجسٹر دفتر صاحب رزیڈنٹ بہادر ہو گئے ہین وہ ہر قسم کی خدمت فوجی سے مستثنےٰ رہین گے آگے چلکر معلوم ہو جائیگا کہ بورون نے دونون فقرون کی کیونکر تعمیل کی۔ اب مجکو اسقدر اور کہنا ہے کہ اس جدید عہدنامہ کے مقدمہ مین یہ مذکور ہے کہ عہدنامۂ سابق ۱۸۸۱ع مین چونکہ بعض مضامین تکلیف دہ ہین اور عہدنامۂ مذکور سے ایسی بار اور فرایض ریاست کے ذمہ پیدا ہو گئے ہین جن سے ریاست سکدوش ہوا چاہتی ہے اور اس خیال سے کہ بعض حدود کی ترمیم بہی ہونی چاہیے اسلئے یہ جدید عہدنامہ لکہا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ محض دولت علیہ کی مہربانی تہی اور وہ کسی حالت مجبوری مین نہین لکہا گیا۔



باب چہارم

دربارہ دریافت حالات معدن طلا والماس

جس زمانہ تک یعنی سنہ ۱۸۸۴ء کے حالات ہم تحریر کر چکے ہین اوس سے چند روز قبل یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس ملک کے اکثر حصون مین علاوہ اور معدنون کے طلا والماس کے معدن بکثرت موجود ہین۔

معدن الماس کا حال پہلی مرتبہ سنہ ۱۸۶۷ء مین کمبرلی کے قرب وجوار مین دریافت ہوا تھا جس حصہ ملک مین کمبرلی واقع ہے اوس کے آرنج فری اسٹیٹ اور کیپ کالونی دونون دعویدار تھے۔ آخر کو اُس کا باہمی طور پر تصفیہ ہو گیا اور وہ سنہ ۱۸۸۰ء مین شامل گریکوالینڈ ہو گیا جو کیپ کالونی کا ایک غربی صوبہ ہے اور گورنمنٹ انگلستان نے (لعہ ۹۰۰۰۰ پونڈ) معاوضہ دیا۔ علاوہ برین ایک اور بڑی رقم تعمیر آرنج اسٹیٹ ریلوی کی غرض سے عطا کی۔ ٹرانسوال مین گو معدن طلاء کا حال معلوم ہو چکا تھا مگر ابتدا مین طلاء کی بہت ہی قلیل مقدار برآمد کی گئی تھی۔ لیکن جو زمانہ کہ عہدنامہ جات سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۸۴ء کے مابین گذرا اوس مین جوہانسبرگ کے قریب معدن ہائے مذکور بکثرت ظاہر ہوئے یہ مقام پری ٹوریا سے جو ملک کا دارالسلطنت ہے تقریباً (۲۵) میل پر واقع ہے۔ اب تک ٹرانسوال مین

تمام کشاورزی کے کارخانے تھے اور گو چند انگریز اور غیر ملک کے لوگ آکر آباد
ہوگئے تھے اور ریاستین خرید کرلی تھین مگر اون کی تعداد بہت قلیل تھی۔
یہ نوآباد لوگ اور بور یکسان سمجھے جاتے تھے اور اونکو حقوق مساوی حاصل تھے
جب معدن ہاے طلا ظاہر ہوئے تو غیر ملک کے لوگون کا یکایک ہجوم ہوگیا۔
جو عام طور پر اب یوٹ لینڈرس کہلاتے ہین۔ یہ لوگ دنیا کے تمام ملکون سے
آکر جمع ہوئے تھے۔ اب روپیے خوب رولے گئے۔ اُن سے سرمایہ جمع کیا
گیا۔ اور کمپنیان قایم ہوئین اور اس کے ساتھ ہی تجارت نے بھی ہوا باندھی قیمتی
کلین یورپ سے منگائی گئیں۔ اور باشندگانِ ملک جن مین یومًا فیومًا ترقی ہوتی
جاتی تھی انکے رفع ضرورت کے خیال سے ہر قسم کا مال واسباب جمع کیا گیا۔ اِس
جدید کارخانہ سے بورون نے کنارہ کشی اختیار کی اور تجارتی ہنگامون سے
اونھون نے گوشۂ تنہائی اور شغلِ کاشتکاری کو زیادہ دل پسند سمجھا۔ تمام
روپیے جو دوسرے ملک سے آکر یہان صرف کیے گئے اون سے بورون کے
خزانہ مین دفعتًا ترقی ہوگئی تختہ ذیل سے (جو مسٹر کمبل کی کتاب برٹش افریقہ سے
اخذ کیا گیا ہے) واضح ہوگا کہ ملک کی آمدنی دفعتًا کیونکر بڑھ گئی۔ جب ہم لوگون
نے سنہ ۱۸۷۷ء مین ملک لیا اوسوقت اوسکی آمدنی [illegible] پونڈ تھی اور
اور خرچ [illegible] پونڈ۔ پس قریب تھا کہ دیوالہ نکلجائے۔ پھر جب ہم لوگون
نے سنہ ۱۸۸۱ء مین ملک واپس دیا اوسوقت اوس کی آمدنی [illegible] پونڈ

تھی اور خرچ [illegible] ہزار پونڈ سنہ ۱۸۸۶ء تک آمدنی اور خرچ کی یہی حالت رہی مگر سنہ مذکور میں آمدنی یکایک دونی ہوگئی اور جب سے اوس میں روز افزون ترقی ہے یہاں تک کہ سنہ ۱۸۹۷ء میں اسکی تعداد بڑھ کر [illegible] ہزار پونڈ ہوگئی اور خرچ کی تعداد [illegible] ہزار پونڈ رہی۔

سال	مداخل	مخارج
۱	۲	۳
سنہ ۷۲-۱۸۷۱ء	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ
سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״
سنہ ۱۸۸۰ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״
سنہ ۱۸۸۲ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״
سنہ ۱۸۸۳ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״
سنہ ۱۸۸۵ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״
سنہ ۱۸۸۶ء	[illegible] ״ ״	[illegible] ״ ״

سال	مداخل	مخارج
۱	۲	۳
سنہ ۱۸۸۷ء	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ
سنہ ۱۸۸۸ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۸۹ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۰ء	[illegible]	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۱ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۲ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۳ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۴ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۵ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،
سنہ ۱۸۹۶ء	[illegible] ،، ،،	[illegible] ،، ،،

سال	مداخل	مخارج
١	٢	٣
سنہ ۱۸۹۷ء	[illegible] پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ

سنہ ۱۸۷۷ء مین خزانۂ عامرہ کے مخارج کی تعداد صرف ([illegible] ہزار پونڈ) تھی سنہ ۱۸۹۷ء مین اوسکی تعداد ساڑھے چالیس لاکھ ہوگئی۔ پس جہان دولت کی یہ کثرت ہو وہان جو ہو وہ تھوڑا ہے۔ اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ اس دولت کا جزو کثیر جنگ کے نئے نئے آلات اور اسباب کے مہیا کرنے مین صرف کیا گیا جیسا کہ بعد کو معلوم ہوگا مگر اُس دولت کا جزو اعظم خود بورون مین تقسیم ہوا اوسکی ایک مثال یہ ہے کہ اون کی پارلیمنٹ کے ہر ممبر کو ([illegible] ہزار پوند) سالانہ ملتا ہے۔

اب وہ زمانہ آیا کہ غیر ملکیون کے ساتھ جن کے سرمایہ سے یہ دولت جمع ہوئی تھی دوسرا برتاؤ شروع ہوگیا۔ اب تک ان باہر والون اور بورون کے حقوق مساوی تھے جیسا کہ عہدنامون مین طے ہوگیا تھا۔

مگر اب سب قسم کی شرطین لگائی گئین تاکہ جن لوگون مین وہ پائی جائین وہی روپیے کے صرف کرنے اور قانون بنانے مین رائے زنی کرسکین بورون مین جو قدیم باشندے تھے وہ گویا عمایدین بیٹھے اور اونھون نے تمامی حقوق اپنے واسطے مخصوص کر لئے اور ملک غیر کے لوگون کو کسی شماری

مین نہ رکھا۔ جو مال کہ دوسرے ملک سے آتا تھا اوسپر محصول کثیر لگایا جاتا تھا اور اس خیال سے کہ وہان کارخانے نہ تھے۔ ہر شئے باہر ہی سے منگائی جاتی تھی اور ایسے سخت قوانین نافذ کئے گئے کہ ان بیچارون کی حالت مثل غلامونکے ہوگئی۔ شہرونکے انتظام مین اونکو کسی قسم کا دخل نہ تھا باوجودیکہ وہان اکثر جگہ آبادی کے لحاظ سے غیر ملکیون کی تعداد (۹۹) فیصدی تھی۔ اب مجھے یہ دیکھنا ہے کہ اس آبادی اور روپیہ کی زیادتی نے چندہی سال مین کیا نتیجہ پیدا کیا۔ اس مقام پر مین اسی کتاب کی عبارت نقل کرتا ہون۔

"اہل برطانیہ کے داخل ہونے سے اون کی دولت اور دماغ مین انقلاب پیدا ہوگیا اور اونکی خریداری کی وجہ سے آراضی کی قیمت بڑھگئی۔ اور نشانات سرحدی بنا واجب ہوگیا۔ بورون نے اپنی عمدہ اور زاید زمینون کو رفتہ رفتہ بیع کرنا۔ اور اہل برطانیہ نے بتدریج اونکو خرید کرنا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ معمولی قابل الزراعت آراضی کی قیمت فی ایکڑ دو شلنگ چھ پنس ہوگئی۔ اسکے بعد پانچ شلنگ ہوئی اور اکثر مقامات پر دس شلنگ اور بیس شلنگ ہوگئی۔

اسوقت قیمت اور رقبہ آراضی کے لحاظ سے ٹرانسوال کی حالت حسب ذیل ہے۔

	رقبہ
آراضی مملوکہ بوران	۶۵ فیصدی
آراضی مملوکہ انگریزان	۳۵ فیصدی
	۱۰۰

مگر آراضی کی قیمت صرف اوسکے رقبہ پر منحصر نہین - بلکہ اوسکی زرخیزی پر -
بوروں نے اپنی عمدہ زمینین فروخت کر ڈالی ہین اور اون کے عوض مین
اہلِ برطانیہ سے زر نقد لے لیا ہے - پریٹوریا مین جو گورنمنٹ ڈپوز آفس کا
دفتر سرکاری ہے اوسکے اعداد سے قیمت آراضی حسب ذیل پائی جاتی ہے

قیمت

قیمت آراضی مملوکہ بوران	۳۳ فیصدی
قیمت آراضی مملوکہ انگریزان	۶۷ ״
	۱۰۰

پس ڈپوز آفس کے اعداد سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ٹرانسوال
مین وہ آراضی جنپر صرف بور قابض ہین اون کی قیمت اہل دنیا کے نزدیک
(یعنی ۱۱۸۵ ہزار پونڈ) ہوتی تھی) حالانکہ آج اگر اوسمین وہ زمینین بھی شامل کر دی جائین
جو اہل برطانیہ کے قبضہ مین تھین تو اون کی قیمت ایک کروڑ پونڈ ہوتی ہے
ان اعداد مین وہ زمینین نہین شامل ہین جن مین معدن یا شہر آباد ہین -

آبادی

ازروئے کاغذات سرکاری ٹرانسوال کی آبادی حسب ذیل ہے -

بور	۶۶۰۰۰
اہلِ برطانیہ اور دوسری گوری قومین	۱۷۹۰۰۰

ہمارے نزدیک بورون کا تخمینہ بہت واجبی ہے۔ مگر اہل برطانیہ اور دوسری گوری قوموں کا غلط ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ تخمینۂ ذیل زیادہ صحیح ہے۔

اہل برطانیہ اور دوسری گوری قومین	۱۰۰۰۰۰
بور	۱۰۰۰۰
	۱۶۰۰۰۰

اگر گورنمنٹ بور کے اعداد صحیح مان لئے جائین تو جو گوری قومین ٹرانسوال مین ہین اون کی تعداد بلحاظ فیصدی حسب ذیل ہوتی ہے۔

اہل برطانیہ و دیگر اقوام	۷۳ فیصدی
بور	۲۷ ،،
	۱۰۰

منجملہ ۷۳ فیصدی متذکرۂ بالا پورے ۸۰ فیصدی خاص برطانیہ ذرا گورے ہین۔

ملک ٹرانسوال حسبیت گوری قومین باہر سے آکر بسی ہین اوس کی آبادی کا تناسب قومی لطف سے خالی نہ ہوگا۔ پس اعداد ذیل قابل ملاحظہ ہین۔

اہل برطانیہ	۷۲٫۵۵ فیصدی
،، جرمنی	۹٫۳۶ ،،
،، ایشیاء (یہودی)	۵٫۴۷

اہل امریکہ	۵،۴۸	فیصدی
" فرانس	۳،۶۲	"
" ہالینڈ	۲،۵۶	"
	۹۹،۹۷	

مصنف مذکور نے آگے بڑھ کر یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر فرقہ سے کس قدر محصول وصول کیا جاتا ہے اور وہ کیونکر تقسیم ہوتا ہے نتیجہ نہایت تعجب خیز ہے۔

محصول

یہہ ضرور ہے کہ جملہ ابواب کی آمدنی فرقہ وار تقسیم کیجاے۔ تاکہ اون کی تعداد اور فیصدی دریافت ہوسکے۔ پس تحقیقات واجبی کے بعد سنہ ۱۸۹۶ء کے متعلق جو نتیجہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

محاصل

جو کالے آدمیون سے وصول ہوتا ہے۔	صــ للــ ہزار	پونڈ	۷۰ ،۳۳	فیصدی
بورون سے	سے للــ سہا و للعہ	"	۷،۴۴۷	"
اہل برطانیہ سے	للو للــ ہو صماطعہ	"	۸۹،۴۸۳	"

اب مجھے یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ محاصل کیا ہوتا ہے بورون کے کاغذات سرکاری سے اون کا خرچ اسطور پر پایا جاتا ہے۔

خرچ

اخراجات عام جس سے بور اور اہل برطانیہ دونوں بہرہ مند ہوتے ہین۔ [illegible] ہزار پونڈ

اخراجات خاص جو صرف بوروں سے متعلق ہین۔ [illegible] ،، پونڈ

جملہ خرچ [illegible] ،، پونڈ

ان اعداد پر دوسرے طور پر نظر ڈالنے سے نتیجہ ذیل حاصل ہوتا ہے۔

	دادنی (دادی)	یافتنی	تفاوت
بور	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ نفع
اہل برطانیہ	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ،، پونڈ نقصان

یہ اعداد خیالی معلوم ہوتے ہین اور عجائبات چین کو مات کرنے والے ہین با این ہمہ وہ بالکل صحیح ہین۔

یہ بات بہت اچھی طرح قیاس مین آسکتی ہے کہ اس فرق عظیم نے جو دونوں فرقون کی حالتون مین تھا بڑی بیدلی پیدا کر دی۔ غیر ملکیون پر جو محصول لگائے گئے تھے اون مین برابر ترقی ہوتی رہی۔ ہر شے کے لئے اختیارات

کلّی سے لیئے گئے تھے۔ جن سے اون کی اصلی قیمت بڑھ گئی تھی اوراون سے بورتقون اوراون کی دوستون کو نفع عظیم حاصل ہوتا تھا۔ بعض معدن بند کردیے گئے جن کا فلز ادنی قسم کا تھا کیونکہ اون سے برآمد کرنے مین خرچ بہت پڑتا تھا۔ مگر جن معدنون مین کام جاری رہا وہ ایسے زرخیز تھے کہ باوجود ان سب اخراجات کے اون سے نفع کثیر حاصل ہوتا رہا۔ ان معدنیات کی سالانہ پیداوار کا اندازہ حسب تحریر مسٹر ٹکیبل ساڑھے سترہ ملین پونڈ ہوتا ہے یعنی [illegible] کروڑ پونڈ یہ پیداوار دنیا کی تاریخ مین بے مثال ہے اوراسی سی تمامی اہالیان افریقہ جنوبی کی بسر اوقات ہے۔ اس کارخانہ کو اوٹھا دو تو افریقیہ مین ابھی خاک اڑنے لگتی ہے۔ رینڈ سے ایک نہر طلاء جاری ہے جو ہر مہینہ مین ([illegible] ساورن (نام سکہ طلائی) بہا کرلاتی ہے اورافریقیہ کے باشندون اورتجارتی کارخانون کو سیراب کرتی ہے۔ اسی سے تقریباً جملہ ریلون کا جوافریقہ جنوبی مین جاری ہین سود دیا جاتا ہے اورکیپ کالونی وآرنج فری اسٹیٹ ونیٹال و پریٹوریا کی گورنمنٹ کا خرچ بھی اسی سے اداکیا جاتا ہے۔ اس بارِ عظیم کو جولوگ اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہین وہ اہلِ برطانیہ سے ہین۔ جو جوہانسبرگ مین رہتے ہین اوراون کی جمعیت بہت قلیل ہے یعنی سب ملاکر تقریباً [illegible] آدمی ہونگے جو ادنی انگریزی شہرون کی آبادی سے بھی کم ہے اورباوجود اُن کارگذاریون اورمحنتون کے جن مین وہ سرگرم ہین اورجو

فائدہ عظیم وہ انگریزی زبان بولنے والی قوم کو پہونچا رہے ہین فرقہ اہل برطانیہ سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اون سے بڑہکر کس مپرس حالت مین پڑا ہو یا جس سے اونکے ملک مادری کو اس درجہ غفلت ہو۔ اونکے حقوق اونکے ہتیار اور اونکی آزادیان سب اون سے چہین لی گئین اور انگلستان نے جو ظاہرا اون کی طرف سے دست اندازی کی وہ ایسی تہی کہ اونکی حالت پر نوحہ خوانی کرکے اون کو اور بہی خفیف کیا۔

جسوقت ٹرانسوال کی حکومت پاک نفس اور ایماندار لوگون کے ہاتہہ مین ہوگی اوسوقت وہان کی بڑی بڑی تجارتین نمایان ہونگی جو اس وقت پوشیدہ ہین اور اونکو فروغ حاصل ہوگا۔ وہان کی زمین اور آب وہوا نہایت ہی عمدہ ہی اور جسوقت ملک آباد ہو جائیگا۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئیگا۔ تو اوس ملک کا غلہ اونکے لئے کافی ہوگا بلکہ کہانیکی چیزین اس افراط کے ساتہہ ہونگی کہ ضرورتون سے بچکر باہر بہی بہیجی جائنگی۔

بحر ہند کے جہازو خانی مین جو کوئلہ صرف ہوتا ہے وہ سب اوسی ملک سے حاصل ہوسکیگا اور افریقیہ جنوبی کی جو آیندہ ترقی ہونے والی ہے اوسکے تمام کارخانون کی سر پرستی اسی ملک سے ہوگی۔ خواہ وہ کارخانے لوہے چمڑے یا غالبًا روئی کے ہون مگر لوہے کے تو ضرور ہی ہونگے۔ ٹرانسوال دنیا کے اعلیٰ درجہ کے زرخیز حصّون مین سے ہے وہان صرف ایک چیز یعنی عمدہ

حکومت کی ضرورت ہے جو بوروں اور انگریزوں دونوں کے حق مین مفید ہوگی۔
اوس حکومت کے لئے فرشتے نہین درکار ہین۔ بلکہ وہ ایسی ہونی چاہیئے
جیسی کہ اس زمانہ مین گورے لوگون کی سیدہی سادہی حکومت گورے لوگون
پر ہوا کرتی ہے۔ جہان سب لوگ پابند قانون ہوا کرتے ہین اور مساوی حقوق
رکہتے ہین۔ بس اسکے سوا اور کسی چیز کی ضرورت نہین۔ مسٹر کروگر نے اہل برطانیہ
کی آمد کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے اب بھی لاکھون آدمی
خوش خوش وہان آکر آباد ہوتے ہین" +



باب پنجم

حالات از ابتداے واپسی ملک تا زمانِ حملہ جیمسن

پہلے باب مین جو اعداد درج کیے گئے ہین وہ اُس زمانہ کے متعلق ہین جو بورون کو ٹرانسوال واپس ملنے کے بعد گزرا ہے۔ ابتدا مین حالات حسب دستورِ سابق رہے بجز اسکے کہ جو مزارعین گورنمنٹ انگریزی کے خیر خواہ تھے وہ اس امر کے شاکی تہے کہ بغیر پوچھے گچھے ہملوگ بورون کے حوالہ کر دے گئے اور جو قومین کہ خاص اوس ملک کی تھین اور جنکو بورون سے ویسی ہی نفرت ہے جیسی کہ بورون کو اہل برطانیہ سے اون مین بڑی ہل چل پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ شکست اُٹھانے کے بعد جو ملک واپس کر دیا گیا ہے تو یہ کمزوری کی دلیل ہے۔ ڈیوک۔ آف۔ آرگایل جو اوس زمانہ مین مجلس وزراے انگلستان کے ایک رکن تھے اوںھون نے ابھی حال مین باعلان اس امر کو بیان کیا ہے کہ مسٹر گلیڈاسٹون کی یہ بحث تھی کہ درحالیکہ قبل از جنگِ کوہ مجوبا صلح کا پیام دیا جا چکا تہا تو۔ اب اگر صرف انتقام لینے کے لیے جنگ جاری رکھی جاے تو دولت برطانیہ جو قوی تر دولت ہے

اوس کے ذمہ خونریزی کا الزام عاید ہوتا تھا۔ ایسے خیالات خداترسی کی طرف منسوب ہو سکتے ہین نہ سیاست مدن کیجانب کیونکہ اوسکا انجام یہ ہوا کہ جسقدر خونریزی مین اوسوقت یہ قضیہ سطے ہوجاتا اب اوس سے بیس حصہ زیادہ خونریزی کی نوبت آئی ۔

ٹرانسوال مین جو بورون کو کامیابی ہوئی اوس سے فری اسٹیٹ اور کیپ کالونی مین جو اون کے عزیز اور ہم قوم تھے اونکے دلون مین بھی نئی نئی امنگین اور امیدین پیدا ہوگیئن۔ دولت برطانیہ کا یہ خیال تھا کہ جتنی ریاستین ہین وہ سب زیر حکومت وحفاظت برطانیہ رہین مگر اسوقت افریقۂ جنوبی مین جو اہالیان ڈچ تھے اونکے دماغ مین یہ خیال پھر دوبارہ پیدا ہوا کہ بحر ہند سے لیکر بحر اٹلانٹک تک ڈچون کی ایک ریاست جمہوری قایم کیجائے اور اٹلانٹک تک پہونچکر ریاست اہل جرمنی سے الحاق کرلیا جائے تاکہ اہل برطانیہ کی جو آبادیان جنوب مین واقع ہین اون کا سلسلہ قطع ہوجائے اور آخر مین۔ آرنج فری اسٹیٹ اور اون نوآباد بورون کو جو کیپ کالونی مین باقی رہ گئے تھے ہموار کرکے اہالیان ڈچ کی ایک عظیم الشان حکومت قایم کرلین کہ وہ تمامی افریقۂ جنوبی پر حکمران رہے۔ اب ایک گروہ قایم کیا گیا جو اہالیان افریقیہ کے نام سے مشہور ہوا اوس کا مدعا یہ تھا کہ تحریر اور تدبیر سے افریقہ اور انگلستان مین اس خیال کو ترقی دین اسکا حریف ایک

دوسرا گروہ پیدا ہوا اور وہ جماعت افریقۂ جنوبی کے نام سے موسوم ہوا۔ اوسکا منشاء یہ تھا کہ اہل برطانیہ کی حمایت کیجاے۔ اسمین کوئی شبہ نہین کہ اہل برطانیہ اور بورون مین باہمی رنجشین زیادہ تر ان ہی دونون حریف گروہون کی شورش انگیز اور مخالفانہ تحریرون سے پیدا ہوئین۔

جب بورون کو ٹرانسوال واپس کردیا گیا تو یہ مضمون پیش آیا۔ جاہل نیم شایستہ مزارعین نے یہ خیال کیا کہ اہل برطانیہ نے ڈر کر اور دبکر ایسا کیا اور ایک حد تک اون کا یہ خیال صحیح بھی تھا کیونکہ گورنمنٹ برطانیہ کو ضرور یہ خوف پیدا ہوا تھا کہ اگر جنگ برپا رہی تو ڈچ لوگون کی اُن نئی آبادیون مین جو افریقۂ جنوبی کی اور ریاستون مین ہین کہین عام طور پر غدر نہ ہو جاے مگر بورون سے یہ بڑی نادانی ہوئی کہ انہون نے اس خوف کو کمی جرءت اور کمی سپاہ کے سر تھوپا حالانکہ ہمدردئ انسانی خوف کی وجہ تھی اور گورنمنٹ برطانیہ یہ چاہتی تھی کہ بورون کو التفات آمیز طریقہ کے ساتھ اپنا دوست بناے مگر بور نشۂ فتحمندی مین مخمور تھے اور اونہون نے یہ سونچکر کہ ہم پر خدا کی رحمت ہے اور ہم ہر طرح انگریزون سے اعلیٰ اور افضل ہین اون کے ساتھ فوراً وہ برتاو شروع کردیا جو کسی قوم مغلوب کے ساتھ کیا جاتا ہے جو ڈچ اور انگریز وہان آباد اور اونکے شریک حال تھے اون مین سے اکثرون کی اب یہ حالت پہونچی کہ ٹرانسوال مین اونکا رہنا دشوار ہوگیا اور وہ اپنی

اپنی کاشتین جس قیمت پر فروخت ہوسکین فروخت کر کے راہی ہوئے۔

۱۸۸۴ء سے پہلے جتنے لوگ ٹرانسوال مین آباد تھے اونکے حقوق مساوی تھے اور قبل اسکے کہ عہدنامہ لندن پر دستخط کئے جائین مسٹر کروگر نے (جو اوسوقت خود لندن مین موجود تھے) حلفًا یہ اقرار کیا تھا کہ یہ صورت ہمیشہ قایم رہے گی کانفرس دجلسہ) مین جو الفاظ اونکے منہ سے نکلے تھے وہ یہ ہین۔

"تمام غیر ملکی اشخاص کو اس وقت برگران ٹرانسوال کے مقابلہ مین مساوی حقوق حاصل ہین اور ہمیشہ رہین گے"۔

عہدنامہ ۱۸۸۴ء کے اوس فقرہ مین جس کا مین حوالہ دے چکا ہون اس اقرار کی تصدیق کی گئی ہے مگر جبوقت بورون کو خودمختاری حاصل ہوئی تھا اونہون نے قوانین مین ترمیم شروع کی اور غیر ملکیون کے حقوق کے پر کتر دیے۔ ابتدا مین کچھ اُس کا زیادہ اثر نہ ہوا کیونکہ غیر ملکیون مین سے اکثرون نے ملک کو خیرباد کہہ سنایا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ معلوم ہوا کہ ٹرانسوال کی مالی حالت پھر عود کیا چاہتی ہے جیسی کہ قبل انتزاع ریاست ۱۸۷۸ء مین تھی۔ چونکہ بورون کے نزدیک ٹکس دینے سے بدتر کوئی اور چیز نہین ہے اسلئے ملک کی آمدنی مین سے کچھ بھی باقی نہ تھا۔ اور انتظام ریاست کی کشتی بمشکل چل رہی تھی۔ مگر دفعتًا ہوا پلٹی اور بادمراد کے جھونکے آنے لگے ۱۸۸۴ء کے قبل یہ ظاہر ہوچکا تھا کہ وہان سونیکی کان ہے۔ پہلے جو سونا برآمد ہوا اوس کی مقدار قلیل تھی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ تھوڑی ممکن

سطح زمین کے نیچے بکثرت موجود ہے۔ اس تغیر کا جو اثر ملک پر پڑا اوسکو مسٹر ہیگرڈ نے یون بیان کیا ہے (کتاب جنگ بور طبع جدید ۱۸۹۹ء ملاحظہ طلب ہے) "چند سال کے بعد ایسا واقعہ پیش آیا جو افریقہ جنوبی مین انقلاب عظیم پیدا کر نیوالا تھا۔ یعنی وٹ واٹرس رینڈ مین معدن ہاے طلا کا ظاہر ہونا جو زرخیزی اور ثبات مین دنیا کے بہترین معدنون مین سے ہین۔ اِن کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہی ہزارہا آدمی ٹوٹ پڑے جن مین زیادہ تر قوم اینگلو سیکسن کے لوگ تھے اور اُس میدان مین جہان مین نے بچشم خود صحرائی جانور ونکو چرتے دیکھا ہے دفعتاً شہر جوہانس برگ آباد ہو گیا۔ اور اوس مین ہر اقلیم و دیار سے مختلف فرقہ کے لوگ یعنی کمپنی قایم کرنے والے کان کھودنیوالے تاجر اور مزدور آکر آباد ہو گئے۔ کم سے کم ابتدا مین ٹرانسوال پر اس کا ویسا ہی اثر پڑا جیسا کہ سوکھے وہانون پر کثرت بارش سے ہوتا ہے اسوقت ملک کی یہ حالت پہونچی تھی کہ عنقریب اوسکا دیوالا نکلا چاہتا تھا۔ مگر اب ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے سحر کردیا اوس کے خزانے روپیہ سے بھرنے لگے بورون کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ اونکو ٹیکس دینے سے نفرت ہے۔ دنیوی آسودگی کی نسبت اونکا ایک یہ خیال ہے کہ ہمکو اوسی جگہہ رہنے سے یہ راحت حاصل ہوگی جہان مصارف انتظامی کسی دوسرے شخص کے ذمہ ہون یہ صورت تو میری دانست مین سوا مملکت منا کو کے روے زمین پر کسی شایستہ قوم مین نہ پائی جاے گی معمولاً

یہ صورتین نہ کسی قوم و قبیلہ کو حاصل ہوتی ہین نہ بالذات اور لوگون کو - مگر ریاست جمہوری افریقیہ جنوبی کے خوش قسمت باشندونکو یہہ دن نصیب ہوئے ایک مدت دراز تک وہ لوگ عیش و آرام کے ساتھہ اپنے اپنے کہیتون مین زندگی بسر کرتے رہے - اور بیچارے جو ہانس برگ کے رہنے والے حشرات الارض کی طرح رینڈ مین کوہ کنی کرتے اور اونکو رقم کثیر نقد پہونچاتے رہے اوسکے بعد اعتراضون کا دروازہ کہل گیا جیسا کہ ایسی حالت مین ہوا کرتا ہے - یوٹ لینڈرس یعنی غیر ملکیون شرایط عہدنامہ یاد تھے اور یہ بھی یاد تھا کہ وہ زمانہ اور تہا جب عہدنامہ مذکور تحریر ہوا تھا مگر اوسکی پابندی چلی جاتی ہے - پس اونہون نے اشارۃً یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم لوگون کو بھی حقوق برگر عطا کیے جائین"

یادداشت مصنّف

بور خود طالب زر تھے - مگر دوسرون پر معترض ہوئے تھے اونھون نے یہ خیال کیا کہ اگر ہم یوٹ لینڈرس کی نسبت رائے دینگے تو اونکی تعداد اصل انتخاب کرنے والون سے جلد بڑھ جائیگی - اوس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بار ٹیکس ازسرنو سب پر تقسیم کیا جائیگا - اختیارات جو لوگون کو حاصل تھے وہ اون سے لیے جائینگے خرابیون کی اصلاح کیجائیگی - اصلی باشندگان ملک کے ساتھہ انصافانہ برتاو ہوگا - عدالتون کا قطعی انتظام کیا جائیگا - مختصر یہ ہے

کہ وہ سب سامان اونکے پیش نظر ہوگا جن سے اونکو نفرت کامل تھی اور جنکو
وہ حکومت انیگلو سیکسن کا پیش خیمہ جانتے تھے ۔

ان باتون کے علاوہ اونکو یہ بھی اندیشہ تہا کہ سلطنت انگلشیہ کا پھر پھریرہ پھر وہان اوڑنے لگے گا اس لئے قانون وضع ہونے لگا اور رفتہ رفتہ یوٹ لینڈرس سے وہ سب حقوق لیلئے گئے جو بحیثیت باشندگان ٹرانسوال اونکو حاصل تھے اخبارون تقریرون کی آزادی اور عام جلسون کے حقوق سب سلب کرلئے گئے اسمین شک نہین اگر حکومت برطانیہ اوس وقت استقلال سے کام لیتی اور بورون کی اون بیجا خواہشون کا سر کچل دیتی تو آج یہ روز سیاہ دیکھنا نصیب ہوتا۔ مگر حکومت برطانیہ بہت دیر مین چونکتی ہے خاصکر اوسوقت جبکہ نتیجہ صریحًا دل پسند خلایق نہین ہوتا ۔

اب روز بروز سال بہ سال یہ تنغص بڑہتا گیا اور یوٹ لینڈرس کے دلون مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جسقدر ہم دولت پیدا کرتے ہین اوس کا جزء اعظم بورون مین صرف ہوتا ہے اور ملک کے اخراجات کے لیے وہ کچھ بھی نہین دیتے بلکہ جسقدر اختیارات ہین وہ سب انہین کے ہاتھ مین ہین۔ ہر سال ایک جدید قانون وضع کیا جاتا تھا یہان تک کہ غیر ملکی کے واسطے کسی ملکی حق کا ملنا غیر ممکن ہوگیا تہا۔ مگر معدن ہاے طلاء کی حرص ایسی دل آویز تھی کہ ملک مین ہزارہا بندگان خدا کی سیل آرہی تھی اور لوگ قرب وجوار جوہانسبرگ مین بستے چلے

جاتے تھے جنگ موجودہ کے قبل جو طلا برآمد ہوتا تھا اوس کی مقدار اگر بلحاظ مالیت شمار کیجاے تو (لملٹ پونڈ) ہوتی ہے یہ مقدار ساری دنیا کی پیداوار کے مقابلہ مین ایک ثلث سے زیادہ ہے منجملہ اس دولت کے (ملٹ) پونڈ سے زیادہ خزانۂ عامرہ مین داخل ہوتا تھا۔ اور وہان کی آبادی کے لحاظ سے خزانہ مذکور کا شمار دنیا کے خزائن مملو مین ہونے لگا تہا مگر دولت کے پیدا کرنے والون کا کوئی احسان نہین مانا جاتا تھا ان کی ذلتین ہوتی تہین۔ اون پر مضحکہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات سخت ظلم و ستم توڑے جاتے تھے اور ہمیشہ ناجائز قوانین سے وہ دبائے جاتے تھے۔ اہل یورپ سے جو شخص ٹرانسوال مین تہا۔ خواہ وہ انگریز ہو یا جرمنی حتیٰ کہ اہل ہالینڈ بھی جو اس دولت کے پیدا کرنے مین مصروف تھے گورے چمڑے والے غلام سمجھے جاتے تھے بلکہ اسی نام سے پکارے جاتے تھے حصول دولت کے ساتھ بورون کے حوصلون نے بھی پانون پھیلائے اور اونہون نے اپنے نزدیک سمجھ لیا کہ جس امر کا اونکو مدت سے خیال تہا اب اوس کا وقت آگیا ہے یعنی اہالیان ڈچ کی ایک ایسی زبردست اور مستحکم ریاست جمہوری قایم ہو کہ تمامی افریقہ جنوبی مین اوسکی دہاک بیٹھ جائے اور اوسکے سامنے حکومت برطانیہ بالکل پست نظر آئے ماہ دسمبر ۱۸۹۵ء مین سب باتون کی انتہا ہو گئی۔ کچھ دنون تک جوہانسبرگ مین وہ لوگ جو اصلاح کے خواہان تھے طوفان اوٹھاتے رہے۔ اونہون

نے جلسے کئے رزولیوشن پاس ہوئے اور ان مین اپنا تمام دکھڑا روئے۔
کیپ ٹاون اور لندن کو عرضداشتین بہیجین اور عہدنامون کے بعض شرایط پر
ناخوشی ظاہر کی اور اس امر کی استدعا کی کہ حکومت مذکور دراندازہوا اور اونہین
داد ملے۔ علاوہ اسکے جوجو اصلاحین مطلوب تھین اون کی ایک یادداشت
تیار کیگئی۔ اور یہ قرار پایا کہ ۶ جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک جلسہ عام کیا جائے اور
اوسکے ذریعہ سے یادداشت پارلمینٹ ٹرانسوال مین پیش کیجائے۔ اگر یہ لوگ
انھین باقاعدہ تدبیرون پر اکتفا کرتے تو کچھ ہرج نہ تھا۔ اور غالباً اونہین
کچھ داد بھی ملجاتی کیونکہ نہ صرف حکومت برطانیہ کی توجہ اس جانب مائل ہوچکی
تھی بلکہ خود ٹرانسوال مین ایک ایسا گروہ تھا جو پریزڈنٹ کی طرز رفتار کے خلاف
تھا۔ مگر اصلاح کرنیوالون کے پیشوائیون نے ان باقاعدہ طریقون پر سکوت
نہ کیا۔ بلکہ ایک ساعت منحوس مین دوسری قومون سے امداد کے طالب
ہوئے۔

یہ وہ زمانہ ہے جبکہ صوبہ روڈیسیہ حکومتِ برطانیہ کی ریاستہائے محفوظہ
مین داخل ہوچکا تھا مگر ایک کمپنی بہ اختیاراتِ فرمان شاہی اوسپر حکمران تھی۔
اب تک یہان ایک سادہ مزاج غیر جنگجو قوم حبشی جو مشونو کھلاتی تھی متفرق طور
پر آباد تھی۔ یہ صوبہ ایک وسیع ملک کا ہے جسکا سلسلہ دریائے زمبسی
تک چلا گیا ہے مسٹر روڈس جو کیپ کالونی کے وزیر اعظم تھے اور خیالات

شاہانہ رکھتے تھے اور جن کی تمام عمر بھی ایک آرزو رہی اور اب بھی ہے کہ کل
افریقہ حکومت برطانیہ کے زیرنگین ہو جاوے اونہون نے اس صوبہ کو حکومت
برطانیہ کی حفاظت مین لیلیا تہا اوسکا خاص ناظم ایک شخص ڈاکٹر جیمسن تہا جس کا نام
پانچ سال سے تمام عالم مین مشہور ہو رہا ہے ۔ مسٹر روڈس نہ صرف کیپ کالونی
کے وزیراعظم اور روڈیشیہ کے (جو اونکے نام سے مشہور ہوا ہے)
حاکم تھے ۔ بلکہ معدن ہاے الماس واقع کمبرلی کے مالکان خاص مین سے تھے
(یہ وہ معدن ہین جنمین سے سال پیوستہ سات کڑور پونڈ کا الماس برآمد ہوا تہا)
علاوہ اسکے معدن ہاے طلا واقع جوہانس برگ کے بڑے حصہ دارون مین سے
تھے ۔ جب ۱۸۹۵ء مین ڈاکٹر جیمسن جوہانس برگ گئے تو وہان کے پیشوایان اصلاح
پسند نے اپنی تمام تکلیفین اور شکایتین اون سے بیان کین ۔ اور اونکو یہ باور کرایا
کہ جوہانس برگ کی رعایا مین ایسی برہمی پہیلی ہوئی ہے کہ بور گورنمنٹ کے خلاف
آج کل مین بغاوت ہوا چاہتی ہے ۔ اس بغاوت سے یہ نہین پایا جاتا کہ ریاست
جمہوری کی بربادی مقصود تھی ۔ اصلاح کرنیوالون کی یہ خواہش نہی کہ طرز
حکومت جمہوری مین فرق نہ آوے ۔ مگر وہ یہ چاہتے تھے کہ بورون کو جو حقوق
حاصل ہین وہ اونہین بھی حاصل ہون ۔ ڈاکٹر جیمسن سے یہ امر طے ہو چکا تہا
کہ اگر بغاوت ہوئی اور اہل یورپ کو (جو ہانس برگ مین آباد ہین) خوف
وخطر پیدا ہو تو اونہین ہزار بارہ سو پولس سوار لیکر اونکی مدد کو آنا ہوگا ۔ امین

شک نہین کہ اس خصوص مین ایک تحریر لکھی جاچکی تہی اور اوسپر دستخط بھی ہوگئے تھے گو تاریخ کی جگہ اوس مین خالی رکھی گئی تہی - یہ تحریر جوہانس برگ کے پیشواؤن کی جانب سے تھی اور اوس کا مضمون یہ تھا کہ "جیمسن" اپنے ہم وطنون کی آکر امداد کرین - جیمسن یہ تحریر لیکر اپنے ملک کو واپس آئے اور وہان آکر پیفکنگ مین جو دونون ریاستون کے سرحد پر واقع ہے اوہنون نے پولس جمع کرنا شروع کردیا یہ مقام جوہانس برگ سے بہت ہی قریب ہے اور (۸۰) میل کے فاصلے پر ہے جیمسن اپنے سردار مسٹر روڈس سے ہمیشہ خط و کتابت رکھتا تھا مسٹر روڈس نے بھی اس عزم کو منظور کرلیا تھا - اور ان دونون مین ہمیشہ خطوط اور تار برقیون کا تبادلہ ہوا کرتا تہا تھا باشندگان جوہانس برگ کی یہ حالت تھی کہ وہ خفیہ طور پر توپین اور بندوقین منگوارہے تھے اور جون جون وقت قریب آتا تھا وہ مختلف وجہون سے یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ اب بغاوت نہ ہوگی - پہلی وجہ یہ تھی کہ وہ آپسمین یکدل نہ تہے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ جوہل چل اور بیدلی جوہانس برگ مین پھیلی ہوئی تہی - اوس سے پریزیڈنٹ کروگر پر خوف طاری ہوا اور اوسکے افعال سے یہ پایا جاتا تہا کہ وہ اب دب گئے اور یوٹلینڈرس کے ساتھہ رعایت کرنے پر آمادہ ہین اس سبب سے وسط ماہ ڈسمبر مین ایک راز دار قاصد جیمسن کے پاس بہیجا گیا اور اوسکے ذریعہ سے اونکو اطلاع دی گئی کہ اب آپ آنیکا قصد نہ کرین - معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر روڈس نے بھی اسی قسم کی ہدایت

کی تھی مگر جیمسن نے اس مہم کا مصمم ارادہ کرلیا تھا سب سے بڑی وجہ جس سے اسکو توقف کرنا چاہیئے تھا یہ تھی - کہ تعداد معینہ کے موافق ابھی آدھے لوگ بھی جمع نہ ہونے پائے تھے اسپر بھی وہ اپنے عزم مین ثابت قدم تھا - اوس نے تار کاٹ دئے تاکہ اوس تک احکام نہ پہونچ سکین اور ۲۹ ڈسمبر کو تخمیناً (۱۸۰) آدمی ہمراہ لیکر سرحد میفکنگ سے اسنے عبور کیا اور مارا مار جوہانس برگ پہونچا - اوس کا یہ خیال تھا کہ بوئرون کی جانب سے کوئی مزاحمت نہوگی مگر یہ سراسر اوس کی غلطی تھی یہان جو کچھ ہوتا تھا پریزیڈنٹ کروگر کو اُس کی خبر پہونچ جاتی تھی - اس لئے جسقدر بوئر کسان ممکن ہو سکے اسنے فوراً اونکو جمع کیا اور جیمسن کی جماعت کو کروگر ڈروپ مین آکر روکا یہ ایک چھوٹا سا شہر جوہانس برگ سے تقریباً (۱۵) میل کے فاصلہ پر ہے - بوئرون کو نہ صرف مقام کے لحاظ سے فوقیت حاصل تھی بلکہ اون کی تعداد حملہ آور گروہ کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کے اختتام کے بعد جو دوپہر سے برپا تھی اور دوسری صبح تک رہی جیمسن اور اوسکے آدمیون نے ہتیار ڈالدئے اور سبکے سب اسیر کرکے پریٹوریا بھیجدئے گئے (۲ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء)

اس ناسزا حملہ نے جو در اصل مصلحانِ جوہانس برگ کی تحریک سے ہوا تھا ہر چیز کو تہ و بالا کردیا - یوٹلینڈرس جو ابتک حق پر تھے وہ جادۂ انصاف سے بالکل منحرف ہوگئے - اور جیمسن اور اوس کے ہمراہیون کی نسبت اسکے سوا اور کیا خیال کیا

جاتا تھا کہ وہ قزاق اور واجب القتل ہین۔ ہم اون کی مردانگی اور جرارت کی
بیشک تعریف کرینگے مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی کہینگے کہ اونکا یہ فعل سراسر
حماقت آمیز اور لائق تعزیر تھا۔ پہلے یہ بحث پیش ہوئی کہ حملہ کرنیوالے
جو مع ہتیار گرفتار ہوئے ہین کیون نہ قتل کیے جائین۔ مگر پھر جب سر ہرکیولز رابنسن
ہائی کمشنر کیپ ٹاؤن سے پریٹوریا کو آئے تو اس قول و قرار کے بعد کہ جیمسن
اور اوسکے عہدہ دارن پر حسب ضابطہ انگلستان مین مقدمہ قایم کیا جائے گا
پریزیڈنٹ کروگر نے قیدیون کو اونکے حوالہ کردیا اور وہ انگلستان بھیجدیے
گئے۔ وہان اونپر مقدمہ قایم ہوا اور اونکو سزاے قید دی گئی حکومت
برطانیہ کے جو عہدہ دار حملہ مین شریک تھے۔ اُن کی فوجی سندین ضبط کرلیگئین
اب کروگر کو یہ موقع اچھا ہاتھ آیا کہ باشندگانِ جوہانس برگ کی جانب متوجہ
ہو۔ اِن لوگون نے اپنے ہتیار دیدیے تھے۔ اِسلیئے اُسکے بس مین تھے جس وقت
کہ ہائی کمشنر پریٹوریا مین تھے تو اونکے پاس مسٹر چیمبرلین کا ایک تار اس مضمون
کا آیا کہ باشندگا جوہانس برگ سے ہتیار لینے کا جو انتظام کیا جائے تو ساتھ
ہی اُسکے پریزیڈنٹ کروگر سے یہ بھی وعدہ لیا جائے کہ اونکی شکایتون کو وہ
دفع کردین۔ مگر ہائی کمشنر کو جب یہ یقین دلایا گیا کہ مدت دراز سے خفیہ سازشین
ہورہی ہین تاکہ حکومتِ جمہوری کا نام و نشان تک باقی نرہے تو وہ پریٹوریا سے
رخصت ہوکر کیپ ٹاؤن کو واپس گئے اور اون لوگون کے حق مین کچھ نکرسکے۔ غالباً

اونہون نے یون خیال کیا ہوگا کہ "خود کردہ را چہ علاج" اسمین کوئی شبہ نہین
کہ اس معاملہ مین سر ہرکیولز رابنسن کی روش بالکل مناسب حال تہی۔ اس امر
کا اظہار تمام عالم پر نہایت ہی ضروری تہا کہ ایسے ناجائز حملہ سے گورنمنٹ انگلشیہ
کو کوئی سروکار نہین ہے اس مطلب کو اونہون نے بہت اچھی طرح ادا کیا اور
مسٹر روڈس کو اپنے عہدۂ وزارت اور ڈائرکٹری چارٹرڈ کمپنی روڈیشیہ سے مستعفی
ہونا پڑا۔ گو مسٹر روڈس کو ملکی معاملات سے مجبوراً قطع تعلق کرنا پڑا۔ مگر اب بھی
وہ افریقہ کے سر برآوردہ لوگون مین شمار کئے جاتے ہین۔ یہ بڑے دولتمند
ہین اور اپنے روپیہ کو اس کوشش مین صرف کیا کرتے ہین کہ افریقہ مین
حکومت برطانیہ روز افزون ترقی کرتی رہے یہ انہین کی کوششون کا نتیجہ ہے
کہ اسوقت بہت دور تک وسط افریقہ مین ریل پہونچگئی ہے اور چند سال مین
کیپ سے قاہرہ تک جسکا سات ہزار میل کا فاصلہ ہے ایک مسلسل لائن ہوجائیگی
اس وقت وہ کمبرلی مین محصور ہین اور وہان تہوڑی سی فوج انگریزی کے ساتھ
بورون کی ایک جماعت کثیر سے مقابلہ کر رہے ہین جو محاصرہ کئے ہوئے ہے۔
اب مجھکو پریٹوریا اور پریزیڈنٹ کروگر کیطرف مخاطب ہونا چاہیئے جسوقت
اہل شہر سے ہتیار لے لئے گئے تو اصلاح کرنیوالی کمیٹی کے سب ارکان جرم
بغاوت مین گرفتار کر لئے گئے۔ اور پریٹوریا کے قید خانہ مین بند کئے گئے
اسکا سبب وہی خط تہا جو اون لوگون نے جیمسن کی طلب مین بھیجا تھا

جسپر پیشوایون کے دستخط تھے۔ یہ خط ایک کنجی اور اوس خفیہ مراسلہ کے ساتھہ جو سفرون مین لکھا ہوا تھا جیمس کے اسباب مین سے برآمد ہوا تھا۔ چند مہینے قید مین رہنے کے بعد ایک شخص کے سوا سب نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا جن چار شخصون نے خط پر دستخط کئے تھے اونکو سزاے موت دیگئی اور باقی ماندہ مختلف مدتون کے واسطے قید کئے گئے آخر مین تمام سزائین مبدل بہ جرمانہ ہوگئین جو پیشوا تھے۔ اونپر پچیس ہزار پونڈ یعنی ڈہائی لاکھہ سے زیادہ اور دوسرون پر کم کم جرمانہ کیا گیا۔ اس ظلم سے ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ جرمانہ کی صورت مین بورون کے خزانہ مین داخل ہوگیا۔



باب ششم

از حملۂ جیمسن تا جنگِ حال

اب جنگ کی داستان ختم ہوا چاہتی ہے اور وہ اسباب جن سے اس
لڑائی کا آغاز ہوا وہ بھی قریب اتمام ہین - چونکہ گذشتہ چند سال کے واقعات سے
کم و بیش تمام لوگ واقف ہین اسلیئے اس مقام پر اونکی صراحت نامناسب معلوم
ہوتی ہے -

حملۂ جیمسن کا شروع نتیجہ یہ ہوا کہ روڈیسہ جو ٹرانسوال کی جانب جنوب واقع
ہے وہان کی بہادر اور جنگجو قوم متابیل بگڑ گئی اور ایک وحشیانہ جنگ کے بعد
آخر کار مطیع اور مغلوب ہوئی -

خود ٹرانسوال مین بھی یوٹلینڈرس کی حالت سنبھلنے کے قابل نہ رہی کیونکہ
اونہون نے اپنی حماقت اور نادانی کی وجہ سے بہت برا کوچہ اختیار کیا تہا اونکی
دادرسی کا موقع ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور جو لوگ کہ اونکے ہمدرد تھے اونکے
دل بھی اونکی طرف سے بالکل لوٹ گئے تھے - مگر شکایتون کا دفتر کھلا ہوا تھا
اور روز بروز اون مین ترقی تہی - نئے نئے قانون جاری ہوتے جاتے

تھے۔ جن سے فقط ظلم تازہ مقصود تھا۔ بور عہدہ دار اونکو عام طور پر بُرا بھلا کہتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک موقع پر ایک بور پولیس سپاہی نے ایک انگریز کو گولی ماردی وجہہ یہ تھی کہ اُس کی بی بی آرام کر رہی تھی اور اُسنے سپاہی کو سونے کے کمرہ مین جانے کی ممانعت کی تھی۔ اس ظلم کا کچھہ انصاف نہ کیا گیا اب جون جون زمانہ گذرتا گیا اور یہ خبرین طشت از بام ہوئین تو اوسوقت انگلستان مین ایک عام جوش پیدا ہوا کہ ملک کی حرمت اور ٹرانسوال مین ہموطنون کی حالت درست کرنے کے خیال سے کچھہ نہ کچھہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اب یوٹلینڈرس کی شکایتون کے گڑے مُردے پھر اکھڑنے لگے اور ہوم گورنمنٹ اور ہائی کمشنر کیپ ٹون کے درمیان یہ بحثین چھڑ گئین۔ اسی اثناء مین حملہ جیمسن نے ٹرانسوال مین ایک دوسرا رنگ پیدا کیا۔ بورون نے یہ ٹھان لی کہ یوٹلینڈرس کی ہرگز حمایت نہ کرینگے۔ مگر ڈاکٹر جیمسن کی غضبناک کوششون نے اونکے کان کھولدئے کہ اگر وہ لوگ کمک ندین گے تو یوٹلینڈرس انگریزون سے ملکر جنگ پر آمادہ ہوجائین گے۔ مگر اس سے اونکو ذرا بھی ہراس نہ ہوا کسی قدر تجربہ سے انہون نے خیال کر لیا کہ انگریز بڑے بزدل ہین۔ وہ لڑ نہین سکتے اونکے پاس فوج نہین ہے اور ما سوا اسکے ولایت کا آزاد فرقہ کبھی لڑنے پر رائے نہ دیگا۔ ذیل کا خط بورون کی جہالت اور حماقت کا آئینہ ہے۔ یہ لڑائی کے تھوڑے دن قبل اخبار لنڈن ٹائمس مین شایع ہوا تھا۔ اور ضمیمہ کے طور پر

مسٹر رائیڈر ہاگرڈس نے اوسے اپنی کتاب مین درج کیا تھا۔ اب مین اوس خط کو اونکی رائے کے ساتھ اس مقام پر نقل کرتا ہون۔

بور کے منصوبون پر ایک بور کا خیال

مین ایڈیٹر کے تمہیدی فقرات کے ساتھ اس خط کی نقل کرتا ہون جو اخبار ٹائمس ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مین طبع ہوا تہا۔ وہ خط اہل فہم کے مطالعے کے قابل ہی بہت کچھ بلکہ زیادہ تر اس کا حصہ بے سروپا خلاف قیاس باتون۔ یاوہ ہوائی فقرون اور بالکل لاف زنی سے مملو ہے صرف تعریف اس بات کی ہے کہ نفرت اور کراہت کے بدرنگ رنگون سے اُسے خوب رنگا ہے۔ مگر اس طوفان بدتمیزی سے (جو کسی نیم تعلیم یافتہ کیپ ڈچ کی جماعت افریکنڈر ایر شمیت ایلورٹو کا اٹھایا ہوا ہے) ایسے واقعات ظاہر ہوتے ہین کہ جو سچے ہین اور جنکو دل مین جگہ دینا چاہیئے مین خاص کرکے مسئلہ فراہمی غلہ کی نسبت کہتا ہون اور اسوقت جبکہ جنگ چھڑ جائیگی اور غلہ کی ضرورت ہوگی اور نرخ بڑہ جائے گا تو سلطنت جرمنی کی کیا رفتار ہوگی۔ (فقرہ سوم مراسلہ ”پی۔ اس“ ملاحظہ ہو)

میرے پاس ایک مراسلہ آیا ہے جس کا عنوان ”بورون کی جہالت ہے“ اور یہ بہت موزون ہے کاتب ایک مشہور و معروف ڈچ ہین۔ اور کیپ کالونی کے ڈچ ضلع مین ایک مشہور شہر ہے وہین کا وہ پتہ دیتے ہین۔

خط درج ذیل ہی

جناب من - آپنے اپنے اخبار مین اکثر یوروں کی جہالت پر مضامین لکھکر اپنا دل ٹھنڈا کیا ہے - ہملوگ ایسے جاہل نہین جیسے انگریز اخبار نویس یا انگریز مدبرین اور نہ ایسے بیوقوف ہین جیسے آپ حضرات ہملوگ اپنی حکمت عملی کو خوب جانتے ہین اور اُس مین فرق نہین آنے دیتے ہملوگ نہ کسی کے مطیع ہین اور نہ ہم لوگونکو کسی کی مخالفت کا خوف ہے - آپکی کیثر کنسرویٹو جماعت آپکی قلیل ریڈیکل جماعت کی مٹھی مین ہے - اور آپ کی ریڈیکل جماعت ہمارے دور اندیش اور بلند نظر پریسیڈنٹ کے قابو مین ہے - ہم لوگون نے اپنی خواہش سے تاخیر کی اور ایسا ہی ہوا دریز مبیزی سے لیکر کیپ تک ہم لوگ افریقہ پر حکمران ہین - کیپ کالونی کے تمام اہل افریقہ مدتون سے اسی دہن مین تھے کیونکہ اس راز سے ہمین دونون خوب واقف ہین -

ٹرانسوال مین طلاء کی اصل قیمت کم سے کم دو لاکھ ملین پونڈ ہے اور اس بات سے جسطرح ہملوگ واقف ہین اوسی طرح شہنشاہ جرمن اور روس بھی واقف ہین - آپ طلاء کی قیمت کم سے کم سات سو ملین پونڈ ٹھہراتے ہین - مگر جرمن اور فرانس کی یہ خواہش نہین کہ آپ طلاء کے بیشمار ذخیرون پر قابض ہو جائین وہ یہ کہکر آپ کا دل خوش کرتے ہین کہ جنوبی افریقہ مین مداخلت نکرینگے مگر اس بات سے ہاتھ دہو رکھیئے ... وہ ضرور ایسا کرینگے اور آسانی

اونہیں لڑائی کا پہلو ملجائیگا اور ظاہر و باطن آپ کو جنوبی افریقہ سے نکالنے کے لیے ہمارا ساتھ دینگے ۔

ہم لوگ جانتے ہیں کہ آپ عظیم الشان سلطنتوں کے حملوں کو روکنے کے لیے قبل سے کوئی تدبیر نہ کرینگے کیونکہ مخالف یعنی صلح پسند جماعت مصارف کی بحث چھیڑ دیگی - اور آپ کے سست مجہول - ناہموار - بخس مخمور مزدور لوگ آپ کی مدد کے لیے ٹیکس نہ دینگے اور نہ اسکے روادار ہونگے کہ آپکو بحیثیت قوم بقا نصیب ہو -

۳ ہم لوگوں کو یورپ اور امریکہ کے فوجی عہدہ داروں سے معلوم ہوگیا ہی کہ آپ کی سلطنت کو اس وجہ سے آزادی ہے کہ آپ میں صبر و شکیب کا مادہ موجود ہے اور اگر ابھی شہنشاہ ولیم - روس یا فرانس سے ملجائیں تو آپ کو صفحۂ دنیا سے نیست و نابود کردیں وہ جب چاہیں آپکو اتنے فاقے دیں کہ آپ مغلوب ہوجائیں اور خود بخود آپ اپنے کو اونکے حوالہ کردیں - پھر امریکہ جو کہے وہ آپ کو ماننا ہو - وہ غلہ کی آمد کم کردے تو آپ کے مزدور پیشہ لوگ گران نرخ پر لینے کو مجبور ہوجائیں اور آپسمیں وہ لوٹ مچے اور خانہ جنگیاں ہوں کہ مزدور پیشہ سلطنت غیر سے بذریعہ جنگ اعانت طلب کریں - کیونکہ انگلستان ویکس اور ایرلینڈ کے مزدوروں میں حب الوطنی کا مطلق جوش نہیں -

۴ ہم جانتے ہیں کہ گذشتہ پچاس برس میں آپکے ملک نے بہ نسبت اور

ملکون سے بڑی ترقی کی ہے۔ کیونکہ آپ کے یہان امریکہ و فرانس کی طرح خانہ جنگیان نہین ہوئین۔ جن سے آپ کی رگین مضبوط ہوتین یا جرارت و بہادری مین ولولہ پیدا ہوتا اور اسوجہ سے آپ کے یہان کے لایق لوگ ولنٹیر فوج مین داخل ہونا پسند نہ کرینگے۔ پھر ایسی حالت مین لامحالہ آپ کو آخر لوگون کو لڑائی کے لئے بھرتی کرنا ہوگا اور ان مین ایسے لوگ ہونگے جن کے قوائی جسمانی ضعیف۔ عقلی اور اخلاقی قابلین مفقود۔ اور ہرگز اس قابل نہ ہونگے کہ جنگ کے کام آسکین۔

ف ۵ ۔ آپ کے جنگی افسر بہت ہی لغو اور فضول ہین۔ اونکے دماغ عرش پر ہین وہ کم مشق ہین اون مین اتنی قابلیت نہین کہ گورے آدمیون کے ساتھ میدان جنگ مین لڑسکین آفریدیون نے آپکے ناطقے بند کردے اور سوڈانیون پر اسلئے آپ نے فتح پائی کہ ان بیچارون کے پاس ایک بندوق تک نہ تھی۔

ف ۶ ہم جانتے ہین کہ آپکے لوگ جو آپ ہی کی خوگیری کی بھرتی ہین۔ خلقتاً نحیف و زار ہین اُن کا ساجسم مرض عیاشی سے پہلا ہے اور آپ کے سرکاری نقشون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ کی تکلیفین برداشت نہین سکتے۔

ف ۷ ہمین معلوم ہے کہ تمام برٹش قوم پر زوال آرہا ہے وہان پیدایش کا بازار سست ہوچلا ہے آپکے بچے ضعیف و ناتوان بیمار اور بدشکل پیدا ہوتے ہین اور آپ کے ملک مین زیادہ تر عورتین یا ہر قسم کے لولے لنگڑے

مدقوق ضعیف بیمار اور سودائی ہوا کرتے ہین یا جنکو صرع یا سرطان کا عارضہ
ہوتا ہے اور جن کی آپ دل لگا کے حفاظت اور پرورش کرتے ہین ۔
ف ۸ ہملوگ خوب واقف ہین کہ دس مین نو حصہ آپکے مدبرین سلطنت
اور اعلے درجہ کے عہدہ دار بحری یا بری عوارض گردہ مین مبتلا ہین جن سے
اون کی ہمتین اور ارادے بالکل پست ہو گئے ہین اور اسوجہ سے جہانتک
بس چلتا ہے وہ زمہ داریونکے کامون سے بہت بہاگتے ہین ۔
ف ۹ ہم لوگ جانتے ہین کہ آپکی بحری فوج زیادہ ہے ۔ مگر اوسکی قوت زبردست
نہین اور اس کا تمام جسم نمکحرامی سے پہوٹ گیا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ نشانات
کے کتابون کی چوریان ہوا کرتی ہین ۔ افسرون پر حملے ہوتے ہین ۔ انکنون کو عمدًا
نقصان پہونچایا جاتا ہے ۔ لوگ فرار ہوتے چلے جاتے ہین اور ان تمام باتون
کو آپکے افسرون کی ہوشیاریان روک نہین سکتین ۔
ف ۱۰ ہملوگونکو خبر ہے کہ آپ کی کنسرویٹو گورنمنٹ بالکل ہی دہوکے کی ٹٹی ہی
اور اوسنے ۱۸۸۸ء مین انگریزی توپخانہ کی قوت بالکل کم کر دی ۔ ہملوگ یہہ بہی
جانتے ہین کہ اب اوسکا منشا نہین کہ آپ کی ملیشیہ سپاہ کو قواعد سکہائی جائے
یا جنگی بیڑون سے لڑائی کا کام لیا جائے یا والنٹیرون کو اسباب جنگ کے
لئے کافی روپیئے دیئے جائین تاکہ وہ اچہے نشانہ باز اور مستعد سپاہی ہون ۔
ہملوگ جانتے ہین کہ برٹش سپاہی یا جہازی نہ صرف اہل جرمن ۔ فرانس اور

اور امریکہ کے نشانون بازون سے بالکل گھٹے ہوئے ہین۔ بلکہ جاپانیون۔ افریدیون چلیون۔ پردیون۔ بلجیون اور روسیون کے مقابلہ پہ ادنی درجہ کے ہین۔

ف ۱۱ ہملوگ جانتے ہین کہ کسی برٹش گورنمنٹ مین اتنا دم نہین کہ جنگی یا بحری تربیت پر لوگون کو مجبور کرسے۔ کیونکہ اہل انگلستان زیادہ تر جرمنون۔ روسیون اور فرانسیسون کے زیر حکومت رہنا پسند کرینگے بہ نسبت اسکے کہ وہ اپنی سرکار کی مجبورانہ خدمت کرین۔

ف ۱۲ ۔ہم لوگ واقف ہین کہ ہملوگ انگریزی کتون کے محکوم نرہینگے ہملوگ افریقہ سے اونکو نکال باہر کرینگے۔ اور دوسری بہادر قومین جن مین جنگی خدمتون کی قید ہے اور شجاعان یورپ جنکا لوہا مانے ہوئے ہین وہ آپس مین آپکی ریاستون کا حصہ بخرہ کر لینگے۔

کیپ ڈچ اور بورون کی جہالت کا اب نام نہ لیجئے دیکھیے تھوڑے دنون مین آپ کی حماقت خود ثابت ہوئی جاتی ہے اور آپ کی شہزادی بہت جلد شہنشاہ جرمن کی خوشامدین کرینگی کہ آپ لوگون کو ان مصیبتون سے نجات ملے۔ کیونکہ ابھی آپکی رسوائیون کا خاتمہ نہین ہوا ہے۔

تینتس ۳۳ برس سے کیپ ڈچ موقع کا منتظر تہا۔ اب خدا خدا کرکے وہ دن آگیا اور اب وہ قید اطاعت سے اپنے کو الگ کرلیگا۔ اور تین لاکھ شجاعانِ ڈچ آپ کو

پیروں سے روند ڈالینگے۔ میں آپ سے اب سچ سچ کہتا ہوں اور اس تحریر سے سب حال
آپ پر بخوبی ظاہر ہو گیا ہو گا۔

آپ کا وغیرہ۔ پی۔ اس
۱۲؍ اکتوبر

اس خط سے بوروں کے جوش اور نفرت کا اندازہ معلوم ہو سکتا ہے جو انہیں خاص انگریزوں کے ساتھ تھی۔ مگر واقعات یہ کہ مسٹر ۱۸۹۵ء سے کروگر پر یہہ ظاہر کر دیا۔ کہ ایک بات ایسی آ گئی ہے کہ اب سوائے جنگ کے کسی طرح مفر نہیں اور اس لئے وہ لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ حیرت ہے کہ حملے کے آٹھ مہینے قبل ہائی کمشنر لارڈ لاک نے جب پریٹوریا اور جوہانس برگ کی سیر کی تو وہ بوروں کی عداوت اور یوٹلینڈرس کی بیدلی دیکھکر نہایت متعجب ہوا اور اسنے سکریٹری کالونی سے یہہ خواہش ظاہر کی کہ میف کنگ میں مسلح فوج رکھنی چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت باشندگانِ جوہانس برگ کی حفاظت ہو۔ بس یہی کام جیمسن سے ہوا۔ فرق یہہ تھا کہ اسنے ذاتی طور پر کیا۔ مگر لارڈ لاک بحیثیتِ نائب برٹش گورنمنٹ ایسا کرتے۔

غالباً کروگر کو اس بات کی اطلاع تھی۔ اور یہہ ایک قسم کی تنبیہہ تھی کہ اگر کروگر اور اوس کے بوروں نے وہ راہ اختیار کی جو مدنظر ہے تو ایک نہ ایک دن باشندگانِ جوہانس برگ ضرور جنگ پر آمادہ ہو جاینگے۔

نقشہ ذیل اپنی آپ شہادت دیتا ہے جو سلطنت جمہوری جنوبی افریقہ (ٹرانسوال) کی سرکاری رپورٹ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اخبار "ٹروتھ" مطبوعہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۹ء میں یہ دوبارہ شایع ہوا تھا۔ اخبار جسکا ابھی ذکر کیا گیا۔ بوروں کا بڑا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔

"۱۸۹۵ء اور ۱۸۹۶ء میں جو دوگنا اور چوگنا خرچ بڑھ گیا۔ اس کا بیان ایسا مطلب خیز ہے کہ فروگذاشت کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

سنہ ع	فوجی	تعمیرات	وہایند مخصوص	خدمات متفرقات	جمع
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۸۸۹ء	۷۵و۵۳۴ پونڈ	۳۰۰و۰۱۷ پونڈ	۵۸و۷۳۷ پونڈ	۱۷۱۰و۸۸ پونڈ	۴۰۵و-۴۱۹ پونڈ
۱۸۹۰ء	۴۴۲۴ ۴۳۹	۱۷۳۳۳۱	۵۸ ۱۶۰	۵۰۷۵۷۹	۴۲۹۹۹
۱۸۹۱ء	۷۳۹۰۰۱	۷۶۴۹۴	۵۲۴۸۶	۴۹۲۰۹۴	۱۱۷۹۲۷
۱۸۹۲ء	۵۲۵۰۹۵	۹۳۴۱۰	۴۰۲۷۶	۳۶۱۶۷۰	۲۹۷۳۹
۱۸۹۳ء	۵۰۰۵۵۹	۱۳۲۱۳۲	۱۴۸۹۸۱	۲۰۰۱۰۶	۱۹۳۴۰
۱۸۹۴ء ف	۵۲۸۹۲۶	۱۶۳۵۷۴	۷۵۸۵۹	۲۶۰۹۶۲	۳۸۱۵۸

ف۔ جون کے مہینے میں لارڈ لاک نے پریٹوریا کا سفر کیا تھا۔

سنہ	فوجی	تعمیرات	وظائف مخصوص	خدمات متفرقات	جمع
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۸۹۵ء	۱۴۸۵۲۳۴	۸۳۸۸۶۲	۲۰۵۳۳۵	۳۵۲۷۲۴	۸۷۳۰۸
سنہ ۱۸۹۶ء	۲۰۰۷۳۷۲	۱۳۸۷۲۴	۶۸۲۰۰۸	۷۰۱۰۲۲	۴۹۵۰۱۸
سنہ ۱۸۹۷ء	۱۷۹۳۲۷۹	۱۳۵۳۴۵	۲۴۸۶۸۴	۱۰۱۲۸۶۶	۳۹۶۳۸۴
سنہ ۱۸۹۸ء (پہلے نو مہینے)	۸۰۴۸۷۷	۱۰۰۸۷۴	۱۵۷۵۱۹	۳۸۳۰۳۳	۱۶۳۴۵۱

ان اسلحہ و سامان جنگ کے اعتبار سے جو بورون کے پاس موجود ہین ظاہرا کسی قدر راستی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ یہ اعداد حقیقتاً صحیح نہین اور دوسرے تین ابواب کا زیادہ تر حصہ توپون کی خریداری فراہمی اسباب اور قلعون کی تعمیر مین صرف ہوا ہے۔ اسوجہ سے نامہ نگار اس پی کا یہ بیان جس کے مراسلہ کی مین نے نقل کی ہے بہت صحیح معلوم ہوتا ہے "کہ تیس برس سے باشندگان کیپ ڈچ موقع کے منتظر تھے۔ اب ان کا وقت آگیا ہے وہ طوق اطاعت اتار پھینکینگے اور تیس ہزار شجاعان ڈچ آپ کو پامال کر ڈالین گے مین نے آپ سچ کہا ہے۔ اور اس خط سے آپ پر حقیقت کھل گئی ہوگی"

اسکے بعد پھر کون کہہ سکتا ہے کہ انگریزون نے بورون سے انکی آزادی یا

ف ۳ - بغاوت جس کا انجام فوج کشی ہوا۔

اون کا ملک لینے کے خیال سے خواہ مخواہ جنگ ست کی۔ یہ سمجھئے کہ وہ خود لڑنے پر تلے ہوئے تہے۔ کیونکہ بقول اون کے "اونکا وقت آگیا تہا" اور وہ یہ سمجھے ہوئے تہے کہ آتش بغاوت صرف ٹرانسوال ہی مین نہ پہیلیگی۔ بلکہ اوس کے شعلے تمام کالونی مین بہڑک اوٹہینگے۔

اس اثنا مین جیسا کہ قبل ذکر ہوا۔ یوٹلینڈرس کی شکایتون کی نسبت خط وکتابت جاری تہی۔ اور گورنمنٹ بور پر ظاہر کر دیا گیا تہا کہ عہدنامہ لندن ۱۸۸۴ع کے اُس شرط کی تعمیل نہ کیگئی جس نے تمام باشندگان ٹرانسوال کے مساوی حقوق کی ذمہ داری کی تہی۔ مسٹر ہیکرڈ نے اس نامہ و پیام کا لب لباب اسطور پر لکہا ہے اور اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر مین بہی اُسے نقل کرون۔

دو برس سے زیادہ ہوتا ہے کہ سر الفرڈ ملنر افریقہ جنوبی کے ہائی کمشنر مقرر ہوکر گئے۔ اوسوقت سے باعانت گورنمنٹ ملکہ معظمہ وہ اس امر کی کوششین کرتے رہے کہ یوٹلینڈرس کی شکایتین رفع ہوجائین۔ اور جو کدورتین سلطنت انگریزی اور حکومت جمہوری ٹرانسوال کے درمیان پیدا ہوگئی ہین۔ وہ بالکل مٹ جائین۔ آخر کار کوششین نتیجہ خیز ثابت ہوئین اور سر الفرڈ ملنر اور پریزیڈنٹ کروگر دونون یکجا جمع ہوئے۔ اس اجتماع کو جلسہ بلوم فونٹین کہتے ہین جسکے انعقاد کو چار مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔ اس صحبت مین سر الفرڈ نے یہ سمجھکر کہ یہ کوئی

سخت سوال نہین ہے اور علاوہ اِسکے وہ لوگ ٹرانسوال کے دوسرے باشندون کیطرح مساوی حقوق کے مستحق ہین پریزیڈنٹ سے یہ استدعا کی کہ جو یوٹلنڈرس ملک کو اپنا گھر سمجھکر آباد کیا چاہتے ہین وہ پانچ برس کی بود و باش کے بعد فرنچیز (آزادی) کے مستحق سمجھے جائین۔ اس تجویز کو مسٹر کروگر نے نامنظور کیا۔ کیونکہ حکومت کی آزادی مین فرق آتا تھا۔ خیر جلسہ برخاست ہوا۔

اس وقت سے اب یہ خیال پیدا ہوا کہ جنگ ضرور ہوگی۔ شاہی گورنمنٹ کے متعدد مراسلون اور درخواستون پر پریذیڈنٹ اور واکسرا دنے فرنچیز کے وعدے کئے۔ مگر اونکے ساتھ چند شرایط ایسے تھے جن سے اُن مین گھتیان پڑ گئین تھین اور جنکو شاہی گورنمنٹ قبول نہین کرسکتی تھی اوس کی مثال یہ ہے کہ ۱۹ اگسٹ کو جو پانچ برس کی مدت بود و باش کا وعدہ کیا گیا تھا اُسکی ساتھ یہ پیچ بھی لگادی گئی کہ آیندہ اندرونی معاملات سلطنت جمہوری مین دست اندازی نہ کیجائیگی۔ اور سلطنت ملکہ معظمہ پھر آزادی کی نسبت مصر ہو۔ اور اگر آیندہ اختلافات پیدا ہون تو پنچایتی اصول تسلیم کرنا ہوگا۔

اگر گورنمنٹ ان شرایط کو قبول کرتی تو اُسکے یہ معنی تھے کہ ٹرانسوال کے سر سے حکومت ملکہ معظمہ کا سایہ اوٹھہ جاتا۔ کیونکہ اُن لوگون کی آیندہ مداخلت مشروط تھی۔ اسلیئے کہ وہ مجبورانہ اسکا خیال رکھین۔ مگر فرنچیز جو ایک سال کے لئے عطا کی گئی تھی وہ دوسرے سال منسوخ یا فضول سمجھی جاتی تھی۔

یہہ بھی قابل لحاظ ہے کہ اس مسئلہ ونچر سے جانبین کی رنجشین نہین دفع ہو سکتی ہین۔ گو اس امر کو ظاہرا بہت قوت دی گئی تھی اگر کچھہ یوٹلینڈرس ریاست بور مین بطور باشندہ رہنا پسند کرتے تو ایسی حالت مین یہ کہنا دشوار ہے کہ اس مسئلہ خاص مین شاہی حکومت کیا مدد دیسکتی تھی گو وہ حالت اون لوگون کے لئے مفید ہوتی۔ اب جو سلوک کہ ہماری ہندوستانی رعایا باشندہ ٹرانسوال کے ساتھہ ہو رہا ہے اُس اعتبار سے ہملوگون کو کہنا چاہیئے ۔

اولاً جو نئے برجر کہ پیدا ہوتے وہ چھوڑے ہوئے ملک کی ضرورتون اور خواہشون کا متعلق خیال نہ کرتے اور یہ بھی سمجھتے کہ شرطِ اطاعت نے انہین مخالفت پر مجبور کر دیا ہے کم سے کم اگر وہ مدد دے بھی سکتے جیسے سالہا سال کا عرصہ گذرتا تو یہ سلطنت کی دانائی اور شان کے خلاف تہا کہ وہ اُن لوگون کی عمدہ خدمتون پر بھروسہ کرتی جنکو کبھی اُس سے تعلق تہا۔

تمام اخبارون اور اکثر مقامون مین یہ مشہور ہے۔ کہ جو ہانس برگ اور اوس کے یوٹلینڈرس نے اس حالت کو انتہا تک پہونچایا ہے۔ لبرل فارورڈ اور وہ حضرات جو ایڈیکل ہیکورٹس کہے جا سکتے ہین اون مین عام طور پر ہنگامہ ہے کہ یہ لڑائی یوٹلنڈرس اور اہل دول کے لئے برپا ہوگی مگر یہ خیال سراسر غلط ہے ہان یہ ضرور ہے۔ کہ یوٹلنڈرس کے عنون نے بھوڑا بنکر حکومت ٹرانسوال کی بدنظمیون مین ایک زخم پیدا کر دیا ہے۔ اور جنوبی افریقہ کے ڈچون کے

کانون مین کچھہ ایسا پھونکدیا ہے کہ آخر کار حکومت جمہوری جنوبی افریقیہ اپنے کو آزاد سلطنت شاہی کے لقب سے پکارنے لگی - یہ امر مسلم ہے کہ یوٹلینڈر لوگ اور اوسکے میگنٹس جس نام سے کہ رینڈ کے اہل دول پکارے جاتے ہین سلطنت شاہی کی جنگ غالب سے بے انتہا فائدہ اوٹھائینگے -

مگر چونکہ لڑائی کا انجام یہ ہوگا کہ ہر سال لاکھون کی آمدنی دوسرے کے کیسون مین پہونچ جاے گی اسلئے یہ قیاس نہین کیا جا سکتا کہ جنگ اس غرض سے کیگئی ہے سچ تو یہ ہے کہ کوئی پرائے شگون کیلئے اپنی ناک نہین کٹائیگا یہ ملکی نہین بلکہ شاہی مسئلہ ہے اور سلطنت کی بہبودی کے خیال سے اسکا تصفیہ ہوجانا چاہیئے -

اب پیام وسلام کا ذکر کرتا ہون - وعدے وعید پہلو تہی - عہد و پیمان تسلی آمیز فقرے دوسرے جلسون کی تجویز یہ سب باتین انواع و اقسام کی حیرانیون کے ساتھہ برابر پیش ہوا کین - آخر کار ۲۲ ستمبر کو مسٹر چمبرلین نے آپ کو بذریعہ سر الفرڈ ملز گورنمنٹ جمہوری جنوبی افریقیہ کو اطلاع دی کہ اب اُن باتون مین گفتگو بیکار ہے اور گورنمنٹ ملکہ معظمہ مجبور ہے کہ اس معاملہ پر پھر غور اور ایسے قواعد منضبط کرے جن سے فساد کا خاتمہ ہو جاے جسے سلطنت جمہوری کی عرصہ دراز کی حکمت عملی نے جنوبی افریقیہ مین پھیلا رکھا تھا -

گورنمنٹ آئندہ مراسلہ مین اپنی تجویزون سے آپکو مطلع کریگی "

اسکے جواب مین پریزیڈنٹ کروگر کا آخری خط آیا کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر انگریز اپنی تمام

فوجین سرحدی مقامون سے اوٹھا لین کمک کے لئے ولایت اور ہندوستان سے بھی فوج نہ آنے دین اور اون تمام فوجون کو جو اسوقت جہاز پر ہین اونھین بھی ہرگز اترنے نہ دین بھلا ایسی بے سر و پا باتون کا کیا جواب ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۸ گھنٹے کے بعد بور فوجین سرحد نٹال کے پار ہوگئین اور میدان کارزار گرم ہوگیا۔

مگر یہ جنگ صرف ٹرانسوال کے بورون ہی کے ساتھہ نہ تھی۔ بلکہ آرنج فری اسٹیٹ کے بور بھی جن کے ساتھہ ہمیشہ سے دوستانہ برتاو تھا اس لڑائی مین شریک ہوگئے اور کھلم کھلا کہنے لگے کہ اگر جنگ چھڑی تو ہم اپنے ٹرانسوال کے بھائیون کا ضرور ساتھہ دینگے اونہون نے جیسا کہا ویسا ہی کیا مگر اس سے ہم لوگ خشمگین نہ ہوئے اور اب بورونکی طرح وہ بھی ہمارے خون کے پیاسے ہو رہے ہین ان واقعات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ یہ بیجا جنگ ہے۔ اسمین کلام نہین کہ چند ڈچ بورون کے مقابلہ مین انگلستان ایک اولوالعزم اور باعظمت سلطنت ہے کسقدر باعظمت۔ اسکا ثبوت بورونکو تین مہینے کی لڑائی کے بعد خود ملگیا تھا۔ مگر یہ لڑائی امریکہ کی خانہ جنگی سے زیادہ بیجا نہین جسے چالیس برس کا زمانہ گذرا جبکہ فدرلون (اہل معاہدہ) نے ٹھان لی تھی کہ بہتر ہوگا کہ اپنی جان سے ہاتھہ دھوئین بہ نسبت اس کے کہ صوبجات متفقہ کو تباہ ہونے یا سلطنت سے نکل جانے دین۔

اسمین شک نہین کہ انسان کی توجہ اور ہمدردی زیادہ تر قلیل جنگ آزما لوگون کیطرف مائل ہوگی جو ایسی چیز کے لئے لڑتے ہین جسکو وہ ویسے عزیز

رکھتے ہین۔ وہ اُسے آزادی کہتے ہین مگر دراصل وہ آزادی نہین بلکہ ایک قسم کی مطلق العنانی ہے یا یہ کہیے کہ تھوڑون کا بہتون پر ظلم ستانی کا حق۔ جنگ امریکا مین بہت سی قومین خاص کر کے انگریز اہلِ جنوبی صوبجات کے ہمدرد تھے جو جوایک جمِ غفیر کا مقابلہ کر رہے تھے۔ مگر اب چونکہ اسکے نتیجہ سے ہر شخص واقف ہے کوئی خواب مین بھی نہین کہتا کہ وہ بیجا جنگ تھی۔ یہی حال اس لڑائی کا ہی جب لوگ یہ خیال کرینگے کہ برسون سے بور لڑائی کی تیاریان کر رہے تھے انگلینڈ سے بغاوت پر آمادہ تھے اور وقت کے منتظر تھے تو آپ ہی سمجھ جاینگے کہ انگریز اسلیے نہین لڑتے کہ چند معدنیاتِ طلا پر قابض ہو جاین یا کئی ہزار یوٹلنڈر کے لئے آزادی حاصل کرین بلکہ اسلیے کہ بحیثیتِ سلطنت اُن کا وجود قائم رہے اگر انگریز جنوبی افریقہ کا خیال دل سے اُٹھا دین اور ڈچ بورون کی شرطون پر عمل کرین تو سلطنت انگلستان اور سلطنتون مین دوسرے درجہ کی شمار کیجایگی اور جیسا کہ نامہ نگار اِس۔ پی۔ نے پیشین گوئی کی ہے۔ "اور زبردست سلطنتین جہان فوجی خدمتون کی قید ہے اور جنکا لوہا شجاعان یورپ مانے ہوئے ہین وہ آپسمین ملجلکر اُن کی ریاستون کا حصہ بخرہ کرینگے" ۔

مگر خدا کا شکر ہے کہ ابھی وہ دن کوسون دور ہے۔ ہان اگر اس لڑائی سے کوئی نتیجہ حاصل ہوگا۔ تو وہ یہ ہے کہ تمام عالم پر آشکار ہو جایگا۔ کہ سلطنت انگلستان کس تمول اور قوت کی سلطنت ہے۔ اُس سے جو کچھ قصور ہوئے

ہیں اور اسمین شک نہیں کہ وہ بہت ہیں یا جو غلطیاں ہوئی ہیں اور وہ حقیقتاً کم ہیں مگر ان تمام باتون مین سے ایک بڑی بات یہ نکلتی ہے کہ صفحۂ عالم مین جہان کہین انگریز آباد ہین اُن مین ایک ہی قسم کا جوش اور ایک ہی طرح کی دلسوزی نمایان ہے اور جس عرصہ مین خدانخواستہ انگلینڈ کسی بلا مین مبتلا ہو تو تمام لوگ کمرین باندھکر اُٹھ کھڑے ہونگے اور بقاے سلطنت اور ملکہ معظمہ کی سلامتی کیلئے جان دینے کو تیار ہوجائینگے - دور افتادہ ہندوستان بھی اُس ہمدردی مین شریک ہے باوجودیکہ بوجوہ چند یہان سے افواج کا بھیجنا نامناسب سمجھا گیا - مگر کوئی رسالہ ایسا نہین جسکی باچھین نہ کھل جائین اگر ابھی میدان جنگ مین جانیکی اجازت عطا ہو - اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد سے لیکر ایک سپاہی تک سب کے سب مادر عالیشان پر اپنی جانین نثار کرنیکو آمادہ ہین - خدا کرے یہ جوش اور دلسوزی آئے دن قایم رہے

اگر اس جنگ کا مدعا یہ ہے کہ تمام سلطنت اتفاق اور یگانگت کے پائدار رشتہ سے مضبوط باندھی جاے تو یہ بیان مبالغہ آمیز نہ ہوگا کہ جو خون پانی کیطرح بہا ہے وہ بیکار ضایع نہین گیا

اب مین کتاب کو اس دعا پر ختم کرتا ہون الٰہی ہماری ملکہ معظمہ کو ہر آفت سے محفوظ رکھے اور سایہ سلطنت مین دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے

تمت بالخیر